انتساب

اپنی والدہ محترمہ خالدہ خاتونؒ کے نام
جنہوں نے زندگی کے آخری لمحات تک ہمارا
اور ہماری اولادوں کا خیال رکھا۔
اپنے والد عمادالحق صدیقیؒ کے نام
جن کا اس دنیا سے ناطہ بہت کم عمری میں ٹوٹ گیا تھا
مگر ہمیں دین کا علم حاصل کرنے کا شوق
اور اس کا شعور دے گئے
ان تمام والدین کے نام جو اپنے بچوں کو
دنیا کے بہترین انسان بنانے کی فکر رکھتے ہیں
اور اس کے لیے عملی کوششیں بھی کرتے ہیں

حرف اوّل

اس کتاب کا موضوع بچے ہیں۔ بچے کسی مسلمان کے ہوں یا غیر مسلم کے دنیا کے کسی خطہ میں رہتے ہوں میڈیا کی بڑھتی ہوئی یلغار نے سب والدین کو پریشان کر دیا ہے اور بچوں کو خودسر اور نکما بنا دیا ہے سوائے چند ہوشمند والدین کے جو اپنے بچوں کے اخلاق Moral Values پر زیادہ توجہ دیتے ہیں بچوں میں Marie Scray کا دیکھنا اور ایسی کتابیں پڑھنا بہت Cool سمجھا جاتا ہے۔ پُر تشدد اور جنسی جرائم سے بھرپور فلمیں تو عام تھیں ہی اب نت نئے Videogames بھی اس میدان میں آ گئے ہیں۔ جنہوں نے بچوں سے ان کا بچپن چھین لیا ہے۔ وہ گھنٹوں ویڈیو گیمز کھیلنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ماں باپ نئے نئے گیمز بچوں کی خوشی کی خاطر خریدتے ہیں۔ مگر اس کی پرواہ نہیں کرتے کہک وہ ان گیمز سے کیا سیکھ رہا ہے۔ Stealing Killing Shoting وغیرہ۔ ایسے بچے خودرو کانٹوں بھری جھاڑیوں کی طرح معاشرہ میں اُگ رہے ہیں اور سب لوگوں کو بشمول والدین کانٹے چھبو کر دکھ دے رہے ہیں۔

بچوں کی تربیت پر یوں تو بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی جب تک دنیا کی آبادی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہ نہایت ہی نازک اور اہم شعبہ ہے جو قومیں اپنی نئی نسل کی تربیت کے بارے میں فکرمند ہوتی ہیں اور ان کی بہتری کے لیے تمام ذرائع وسائل اختیار کرتی ہیں وہی اس دنیا میں ترقی کرتی ہیں یہ کتاب خاص طور پر ان نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے لئے لکھی گئی ہے جن کی شادی ابھی نہیں ہوئی اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شروع کرنا چاہتے ہیں یہ ان والدین کے لئے بھی ہے جو نئے نئے والدین بنے ہیں اور بچوں کی تربیت سے بالکل ناواقف ہیں بلکہ اس کتاب کا محرک ایسے ہی جوڑے ہیں جو بچوں کی حرکتوں سے پریشان ہو کر بزرگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اپنے بڑے تو ان کے پاس نہیں ہیں دور کہیں اپنے وطن میں بیٹھے ہیں یہ کتاب ان کے لئے بہترین تحفہ ہے یہ ان لوگوں کے لئے بھی جو اپنے بچوں کی تربیت سے غافل رہے مگر اپنے پوتے پوتیوں نواسے نواسیوں کی بہترین

تربیت کا انہیں خوب موقع ملا ہے کیونکہ فی زمانہ امریکہ میں دادی و نانی کا بہترین مصرف بے بی سٹنگ Baby Sitting کرنا ہے ان کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کا بہترین موقع ہے۔

اکثر جوڑوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں سے بے انتہا محبت کرنے والے مہربان، صابر، ایماندار اور اسی طرح بہت سی خوبیوں سے بھرپور والدین بن کر دکھائیں لیکن جب وہ حقیقی والدین بن جاتے ہیں تو ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ محبت کے ساتھ ساتھ کہاں صبر کرنا ہے کس موقع پر غصہ دکھانا ہے اور کہاں بچے کے ساتھ درگزر سے کام لینا ہے اور کس موقع پر اس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیۓ۔ ان کے ذہن میں کچھ سنی سنائی باتیں یا جو کچھ اپنے گھر میں دیکھا اور اچھے جذبات ہوتے ہیں جس سے وہ اپنے بچے پالتے ہیں ان کو چاہیۓ کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ کریں اور شعوری طور پر پورے خلوص کے ساتھ اس مقصد کو لے کر بچوں کی پرورش کریں کہ وہ ان کو صحت مند، خوش باش اور ماحول میں Well adjusted مسلمان بچے بنائیں گے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ بچوں میں مروجہ دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ بہت چھوٹی عمر سے ہی اعلیٰ اخلاقی اقدار Moral Values کو سمونے کے لئے محنت کی جائے ہم میں سے اکثر یہ ہی سوچتے رہتے ہیں کہ بچے ابھی چھوٹا ہے ذرا بڑا ہوگا تو تمیز سکھائیں گے یہ کتاب بچے کی جسمانی صحت کے راز نہیں بتاتی اس پر تو کافی لٹریچر آپ کو مل ہی جاتا ہے میں خود 8 بچوں کی ماں ہوں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں اور پھر پوتے نواسے New Grand Child اس لئے ان کو پالنے میں مجھے جو مشکلات پیش آئیں اور غلطیوں سے جو میں نے سیکھا۔ وہ سب اس کتاب میں درج کر دیا ہے۔ اس طرح یہ ایک Theory Bool نہیں ہے کہ بس سوچا ایسا اور ایسا ہونا چاہیۓ بلکہ یہ عملی تجربات پر مبنی کتاب Book ہے اس کتاب کے Contents کے لئے میں نے بہت سی مفید کتابوں کا مطالعہ کیا ہے جو دوسرے ممالک کے مصنفین کی بھی ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ سے تو بہت کچھ بیان کیا ہے۔

اس میں بہت سے عنوانات ہیں آپ اتنی زیادہ Head Lines دیکھ کر پریشان نہ ہو جائیے گا کہ بھئی ان سب پر تو عمل بہت مشکل ہے۔ اپنے حالات کے مطابق آپ ضروری باتیں منتخب کرلیں اور ان کو تربیت کے لیے آزمائیں ان شاء اللہ بہت کام آئیں گی۔ اس میں لکھی بہت سی باتیں یقیناً آپ کو معلوم ہوں گی اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے ان کو اتنا اہم نہ سمجھا ہوگا۔ یقین کیجئے ایک چیز بھی غیر ضروری نہیں ہے آزمائش شرط ہے اور کامیابی لازم ہے۔ ان شاء اللہ۔

میری دعا ہے اس کتاب سے لوگ کما حقہ فائدہ اٹھائیں اور ان کے ہاتھوں ان کے بچے بہترین انسان بن کر اٹھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تدبیروں کے ساتھ دعا ایک بڑا ہتھیار ہے اس سے ضرور کام لینا چاہیۓ۔ آپ کے مشوروں کی منتظر رہوں گی۔ ضرور نوازئے گا۔

آپ کی بہن

نادرہ انصاری

باب اوّل

1) شادی کی غرض وغایت

2) شادی کے لئے انتخاب میں کن چیزوں کوملحوظ رکھا جائے

i) شادی 4 بنیادوں پر کی جاتی ہے۔(حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

2) شرافت ونجات۔اصل بنیاد

3) کنواری لڑکیوں سے شادی کوترجیح دینا

4) شادی کی پہلی رات میں خیال رکھنی والی باتیں

5) شادی کے ثمرات (اولاد) کے لئے قرآنی دعائیں

1) انسانی فطرت کا بنیادی تقاضہ

2) اجتماعی فلاح

3) اخلاقی زوال سے معاشرہ کی حفاظت

4) روحانی ونفسیاتی سکون

5) ایک خاندان کی تعمیر

یہ میرا بچہ ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بھی خوب نظام ہے۔رزق،اولاد،عمرسب اسی کی تقسیم ہے،زمین آسمان کی بادشاہی اللہ کی ہے وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے عطا فرماتا ہے یا جسے چاہتا ہے لڑکے لڑکیاں دونوں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے وہ بڑے علم اورقدرت والا ہے۔

اولاد کے بارے میں یہ ارشاد ربانی سورۃ الشوریٰ آیت 49 میں آیا ہے۔

اولاد کواللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھا جائے جس کواس نے چاہا عطا کردی اوراس کا شکر یہ ہے کہ اس کی بہترین تربیت کے لئے اپنے آپ کوتیار کیا جائے اس دنیا میں ہر اہم کام کرنے کے لئے اسے لائسنس Licence کی ضرورت ہوتی ہے گاڑی چلانا ہو یا ہوائی جہاز یا کوئی اور پیشہ ہو اس کے لئے Theory اور Practicale سے گزرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح جب ہم اولاد سے نوازے جاتے ہیں تو ہمیں یہ ضرورمعلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اب ہم اس کے ساتھ کس طرح Deal کریں تاکہ وہ بہترین انسان بنے اور ہماری یہ جو ذمہ داری ہے اس کو بہترین طریقہ سے ادا کرسکیں۔ معاشرہ کا بہترین فرد ہو والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنے ہمارے پاس اللہ جل جلالہ کی کتاب جس میں بڑی تفصیل سے اولاد کے اورماں باپ کے حقوق بیان کئے گئے ہیں اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں یہ بات بھی محفوظ ہے کہ آپ نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ کیسا سلوک رکھا اپنے نواسوں اور دوسرے صحابہ کے بچوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھا۔اس لئے تربیت کے ضمن میں صرف سنی سنائی باتیوں سے کام نہ لینا چاہئے بلکہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اگر ماں Stress میں ہے تو بچوں کوڈھنک کر غصہ اُتارتی ہے اور باپ Stress میں ہے تو بچوں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے ان کی چھوٹی سی غلطی پر برس پڑتا ہے۔ہمیں یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ کیا اتنی بات پر اتنا زیڑادہ غصہ کرنے کا ہمارا حق بنتا ہے یا ہم اپنا غصہ بچے پر نکال رہے ہیں اور اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں کہیں لاڈ پیار کیا جتا ہے تو

وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اس سے بچے کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب ہونے لگتے ہیں جس کا فوری اندازہ اس وقت نہیں ہوتا مگر جب بچہ بڑا ہوتا اور کچھ طاقتور ہو جاتا ہے اس وقت وہ اس کا اظہار کرتا ہے اور ماں باپ کے ساتھ گفتگو میں بدتمیزی کا مظاہرہ کرتا ہے۔اس وقت بچہ کی شخصیت کو مضبوط بناتا ہے اس کا اظہار بچہ کی طرف سے بزرگوں کا ادب اور والدین کی اطاعت سے ہوتا ہے وہ لمحات والدین کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہوتے ہیں۔

یقیناً یہ بچہ آپ کا بچہ ہے کمزور ہے آپ کے کنٹرول میں ہے ہم جیسا چاہتے ہیں اس کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اس کا مالک سمجھتے ہیں اس کے لئے ہر آسانی ہر ضرورت ہم ہی پورا کرتے ہیں مگر یہ ملکیت ہرگز ہمیں یہ سٹرفیکیٹ مہیا نہیں کرتا کہ ہم جیسے چاہیں اس کے ساتھ رویہ رکھیں۔کل جب بچہ طاقتور ہوگا بڑا ہوگا جیسی اس کی شخصیت Personlaty تیار ہوگی تو پھر ہم اس کے کنٹرول میں ہوں گے۔آج ہی سے آیئے ہم عہد کریں کہ ہم اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے کہ بہترین ماں باپ بنیں۔ اپنی شخصیت کی ان صفات کو کنٹرول کریں جو بچہ پر بُرے اثرات ڈالتی ہیں یعنی ہم بچہ کی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنی بھی اصلاح کرتے جائیں گے۔

ذرا سوچئے جن کو اللہ نے بانجھ بنایا ہے دنیا کی کوئی تدبیر ان کو ماں باپ بنانے کا کام نہیں آسکتی۔خوش نصیب ہیں وہ والدین جن کو اگر بغیر خواہش کے اولاد عطا ہوئی جو والدین بچہ کی ذمہ داری سے گھبرا کر اولاد کی پیدائش کو روکنے والے انجکشن، دوائیں اور نس بندی کے طریقے اختیار کرتے ہیں کہ 5 سال یا 10 سال بچہ نہ ہو ایسا ہرگز نہ کیجئے۔خدارا ایسا نہ کیجئے۔ماں باپ بننے کے اس Challenge کو خوش دلی سے قبول کیجئے ذہن شفاف ہو اور اولاد کو مصیبت نہ تصور کیا جا رہا ہو تو بچہ کی چھوٹی چھوٹی معصوم حرکتیں والدین کو وہ خوشیاں دیتی ہیں جو نہ کسی دولت سے خریدی جاسکتی ہیں نہ کسی Comedy Show سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔آپ کا یہ احسان کہ یہ میرا خون ہے یہ میرا بچہ ہے یہ میری Genes لے کر آیا ہے۔دل کی گہرائیوں پر یہ احساس سکون اور طمانیت بھر دیتا ہے

اس سے بے لوث پیار کیجئے۔اس سے مل کر کھیل کر خوشی حاصل کیجئے۔یہ خوشیاں مفتی Free ملتی ہیں۔ آپ کو کہیں چل کر نہیں جانا پیسے بھی خرچ نہیں کرنے پڑتے۔قارون کی دولت اللہ نے آپ کی جھولی میں ڈالی ہے سوچئے جب باپ تھکا ہرا کام سے شام سے کام کو گھر واپس آتا ہے اور بچہ "بابا" "بابا" کہہ کر آپ کی ٹانگوں سے لپٹ جاتا ہے بار بار Kiss کرتا ہے، گود میں بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ کے دن بھر کی تھکان پل بھر میں دور ہو جاتی ہے۔اسی طرح ماں جب Job سے گھر واپس آتی ہے دن بھر اپنے ننھے کے بارے میں سوچتی ہے پھر گھر آکر شام کو اس کو سینہ سے لگا کر سارے دن کی کلفت بھول جاتی ہے جو ماں کام نہیں کرتیں گھر میں ہوتی ہیں بچہ کو ہر دم پیار و محبت مہیا کرتی ہیں اور جواباً جب وہ آپ کو دیکھ کر ملکوتی مسکراہٹ سے آپ کو دیکھتا ہے تو ماں کا دل خوشی سے بھر جاتا ہے اس کو Raise کرتے ہوئے Enjoy کرنا سیکھئے اس کے کام کرنا کیسی پیاری مصروفیت ہے اس کو اللہ کی ذات سے روشناس کرنا کیسی عبادت ہے یہ بڑی اللہ نے آپ کو عطا کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "ماں باپ ہی تمہاری جنت ہیں اور ماں باپ تمہارے لیے جہنم ہیں" ایک جگہ فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے "ماں کا حق باپ سے 3 گنا زیادہ ہے" جب عورتیں بچوں کے کاموں میں تھکتی ہیں بیزار ہونے لگتی ہیں تو ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد کر لینا چاہئے۔جنت جیسی بڑی نعمت سستے داموں نہیں ملتی اس کو حاصل کرنے کے لئے محنت تو کرنی پڑے گی۔محنت اپنی اولاد کے لئے کرتے ہیں اور صلہ اللہ تعالیٰ بے حساب عطا فرماتے ہیں سبحان اللہ! کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جنت کمانے کا۔

اسی طرح Ultasound سے آج کل جنس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو اگر کسی کے ایک لڑکی پہلے ہی ہے اور دوبارہ بھی لڑکی کا پتہ چلتا ہے تو ماں ایسا حمل گرانے کی کوشش کرتی ہے اسی لئے انڈیا India میں ہر سال سینکڑوں نہیں ہزاروں لڑکیاں Abort کرادی جاتی ہیں جو کہ Genocide ہے یعنی دنیا میں آنے سے پہلے قتل کردی جاتی ہیں ہمیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے خدا کی اس عطا کو خوشی سے قبول کرنا چاہئے جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ ہی ہمارے لئے بہتر ہوتا ہے کون جانے

ہماری آرزوؤں اورتمناؤں کا حاصل لڑکا ہمیں مل بھی جائے تو بڑا ہوکر وہ ہمارے لئے مصیبت اوررنج کا باعث بنے۔

حاملہ عورت کا Ultrasound کروانے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بچے میں جسمانی نقص ہے یا Doensyndeome ہے۔ڈاکٹرز بھی ایسے حمل کو گرانے کے لئے رضا مندی لیتے ہیں مگر ہماری بحیثیت مسلمان یہ سوچ ہونی چاہئے کہ یہ میرے رب کی تقسیم ہے وہ جس کو جو چاہے دیتا ہے اس نے مجھے امتحان کے لئے چن لیا ہے میں اس امتحان میں پوا اُترنے کی کوشش کروں گی۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسی ماؤں نے جب بچہ کو جنم دیا تو وہ صحت مند پیدا ہوئے۔اور یہ بھی ہوا ہے کہ کبھی حقیقتاً وہ بچہ ویسے ہی نقص لے کر پیدا ہوا جیساا سے بتادیا گیا تھا۔ایسی ماؤں کو چاہئے کہ ایسے کمزور ناقص اعضاء والے بچوں کو پال کر اللہ رب العزت کی جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں یقیناً جو اس رب کے امتحان میں کامیاب ہوگیا وہی دراصل بڑی کامیابی ہے بچہ کا اسقاط حمل کروالینا ہرگز کامیابی نہیں ہے بلکہ جنت حاصل کرنے کے اس پرچہ میں فیل ہوجاتے ہیں۔

آپ کو اللہ نے بچہ دے دیا ہے اب آپ کو والدین کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے بچے کی تربیت کے لئے کس قسم کے ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے وہ کون سے عوامل ہیں جن سے اس تربیت کے عمل میں رکاوٹ ہوتی ہے اور وہ کون سے ذرائع ہیں جو تربیت میں مددگار ہوتے ہیں آئندہ صفحات میں ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔

شادی کی غرض وغایت

اس باب میں شادی کی ضرورت واہمیت پر بات کی جائے گی۔ بچے تو آج کل بغیر شادی کے بھی ہوجاتے ہیں اوران کو اکثر خوش آمدید Welcome نہیں کیا جاتا اِدھراُدھر چھوڑ کر جان چُھڑا لی جاتی ہےاور مختلف ایجنسیاں اور یتیم خانے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں یہاں ہم پہلے شادی کی ضرورت واہمیت پر بات کریں گے کیونکہ اس کا نتیجہ یاثمر بچے کی شکل میں ملتا ہے۔

شادی کے فوائد:

شادی کے بے شمار فوائد ہیں:

1)انسانی فطرت کا بنیادی تقاضہ۔

2)اجتماعی فلاح۔

3)نسب کی حفاظت۔

4)اخلاقی زوال سے معاشرہ کی حفاظت۔

5)جنس پرستی سے پھیلنے والی بیماریوں سے بچاؤ۔

6)روحانی اورنفسیاتی سکون۔

7)ایک خاندان کی تعمیر۔

اب ہم باری باری ان سب پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

انسانی فطرت کا بنیادی تقاضہ:

سورہ نور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے"**وانکحوا الایامیٰ منکم**"(بے نکاحوں کے نکاح کردیا کرو) اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے اس فطری تقاضہ کو دباکر دنیا و دین کے کام نہیں کروانا چاہتا۔بلکہ اس کے لئے ایک شرعی قانون بنادیتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جس نے

نکاح کی استطاعت رکھتے ہوئے نکاح نہ کیا اس سے میرا کوئی تعلق نہیں" **مَن رَغِبَ سنتی فلیس منّی.**

نکاح اسلام سے قبل عرب جاہلیت میں بھی رائج تھا۔ اس کے مختلف طریقے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت نے آکر اس کو بہت مفید اور باضابطہ بنا دیا۔ مثلاً پہلے مرد کے لئے نکاح کی کوئی حد مقرر نہ تھی۔ اسلام نے اسے "4" تک محدود کر دیا۔ پہلے مرد جب چاہتا طلاق دیتا جب چاہتا رجوع کر لیتا۔ عورت ساری زندگی مرد کے رحم و کرم پر رہتی۔ اسلام کی وجہ سے 3 طلاقوں کی حد مقرر کی گئی۔ 3 مرتبہ طلاق کے بعد عورت اس کے قبضہ سے نکل جاتی ہے اور اسی طرح پہلے عورت کو طلاق لینے کا کوئی حق نہیں تھا اسلام کی وجہ سے اسے طلاق لینے یعنی "خلع" ملا۔ اگر وہ خود نکاح میں نہ رہنا چاہے تو خلع حاصل کر کے جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔

اسی طرح رہبانیت بھی فطرت کے خلاف ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**لا رھبانیة فی الاسلام**" (اسلام میں رہبانیت نہیں ہے) یعنی مرد و عورت نکاح کے بغیر زندگی گزارتے ہیں جیسے عیسائیت میں عورتیں Nuns کہلاتی ہیں اور مرد Monts ہوتے ہیں۔ فطرت کے اس دباؤ کے نتیجے میں بے حیائی اور فحاشی فروغ پاتی ہے۔ Statics بتاتے ہیں کہ یہ لوگ بھی فطرت کے تقاضے سے مجبور ہو کر جنسی جرائم کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک بیوی رکھنے کی جبری پابندی کی وجہ سے مرد بہت سے دوسری عورتوں سے جنسی تعلقات رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے جس کو گرل فرینڈ Girlfriend کا خوشنما نام دیا جاتا ہے اسلام نے مردوں کو ان کی جنسی ضروریات پوری کرنے کے لیے بیک وقت 4 کی اجازت دی ہے یہ عورتوں کے لئے بہترین صورت ہے کہ مرد دائرہ نکاح میں ان کو لائے اس کو اپنی ذمہ داری سمجھے اور اس کی تمام ضروریات کو پورا کرے اور وراثت کی حقدار ہو۔

اجتماعی فلاح:

انسانی نسل کی بقاء کے لئے شادی ضروری ہے قرآن مجید میں سورہ النحل آیت 72 میں فرمایا

"اللہ نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے بنا دیے اور تمہارے جوڑے سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے بنائے۔" دوسری جگہ سورہ النساء آیت 1 میں فرمایا "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی ایک جان سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں کے ذریعہ سے بے شمار مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔" یہ 2012ء ہے اور آج کل یہ وبا دنیا میں زوروں پر ہے کہ مرد مردوں سے جنسی لذت حاصل کر رہے ہیں (عمل قوم لوط) اور عورتیں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کر رہی ہیں۔ جن کو Gaysadasbians کہا جاتا ہے اور آپس میں ایسی شادیوں کے بعض ریاستوں میں قانون بھی پاس کرا دیئے ہیں۔ اب سوچئے ذرا انسانی نسل کہاں سے بڑھے گی وہ تو وہیں ٹھہر کر رہ جائے گی اور نفسیاتی بیماریاں الگ پھیلیں گی وہ الگ نقصان ہے کہ فطرت کے خلاف چل کر بھی ایک مرد کو عورت کی طرح رہنا پڑتا ہے اور ایک عورت کو ان میں مرد کی طرح رہنا پڑتا ہے۔

اخلاقی زوال سے معاشرہ کی حفاظت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے گروہ نوجوان! تم میں سے جو نکاح کی طاقت (مالی استطاعت) رکھتا ہوا سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اس لئے کہ نکاح نگاہ کو جھکائے رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کے سلسلے میں موثر ترین ہے جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو اسے چاہئے کہ وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ جنسی شہوت کو توڑتا ہے" ہم دیسی لوگ 22 سال کے لڑکے کو بچہ سمجھتے ہیں اور اس کے والدین اصرار کرنے پر بھی شادی کی اجازت نہیں دیتے کہ بچہ ہے ناسمجھ ہے ابھی عمر ہی کیا ہے۔ پھر وہ جنسی بار گناہ کا مرتکب ہوتا ہے والدین اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ گناہ کو آسان بنا لیا گیا ہے اور نکاح کو مشکل۔

معاشرہ میں بیماریوں سے بچاؤ:

نکاح نہ کرنے کی وجہ سے معاشرہ میں جب جنسی ضرورت پوری کرنے کے لئے انسان دوسرے

ذرائع اختیار کرتا ہے جیسے زنا Pornography Adultery اور Fitness کے نام پر ننگے جسم بے حیائی کے الفاظ جنسی جرائم سے بھرپور فلمیں Prostitute کا کاروبار خوب چلتا ہے Gaysalesbians بھی اسی کی شاخیں ہیں تو اس کے نتیجے میں معاشرہ میں بیماریاں پھیلتی ہیں High Blood Pressure، آنتوں کے امراض، Aids، آتشک اور سوزاک جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں جو نسل انسانی کا خاتمہ اور جسم کو کمزور ترین کر دیتی ہیں اور کسی بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

روحانی اور نفسیاتی سکون:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورہ الروم آیت 21 میں فرماتے ہیں ''اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے ہی جانوں سے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اللہ نے تمہارے درمیان مودت ورحمت پیدا کر دی۔ غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔''

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شادی چاہئے Arranged ہو اور اجنبی مرد اور اجنبی عورت جب نکاح کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ایسی محبت پیدا کر دیتا ہے کہ اگر کبھی اختلاف بھی ہو تو بہت جلد محبت غالب آجاتی ہے سارا دن کام کرنے کے بعد مرد جب اپنی Family کے ساتھ بیٹھتا ہے تو سب Tenision ختم ہو جاتی ہے اور آسودہ Satisfaction اس کے چہرہ پر آجاتا ہے اسی طرح عورت بھی اگر گھر میں House Maker بن کر رہتی ہے اور گھر کے تمام ضروری کام کاج کر کے بچوں کو سنبھال کر تھک جاتی ہے تو شوہر کو شام کو گھر پر دیکھ کر ہی خوشی اور آرام پاتی ہے اور یہ سکون محبت خوشی جس ماحول میں ہو وہ بچوں کے لئے آئیڈیل ماحول ہوتا ہے۔

خاندان کی تعمیر:

شادی کی برکت سے عورت کے دل میں ماں کے جذبات بیدار ہوتے ہیں اور مرد کے دل میں

باپ بننے کی تمنا اُبھرتی ہے دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں عورت گھر کی ملکہ ہے وہ اس کے انتظام کو چلاتی ہے اور مرد گھر میں مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے باہر کے محنت مشقت کے کام خوش دلی سے کرتا ہے، گھر کو تمام آفات ومصائب سے بچانے کے لئے اپنی جان لڑا دیتا ہے اور یوں دونوں اپنے اس آشیانہ کی تعمیر میں لگے رہتے ہیں اور اپنی نسل کی پرورش مل کر کرتے ہیں۔ اگر کہیں Singeparat ہوتے ہیں وہاں ایک پر دونوں کا بوجھ آجاتا ہے یعنی ایک ماں بچہ ہے تو اس کو باپ کا کردار بھی نبھانا پڑتا ہے اور ایسا شاذ ہی ہوتا ہے کہ مرد اپنے ایک بچہ کو پالے وہ اپنی ماں کے سپرد کر کے دوسری شادی کر لیتا ہے۔ ایسے بچوں کی شخصیت میں ایک کمی اور حسرت رہ جاتی ہے۔

شادی کس سے کی جائے؟

نیک اولاد کے حصول کے لئے سب سے پہلی سیڑھی نیک بیوی ہے اور نیک شوہر کا انتخاب ہے دونوں لڑکے اور لڑکی دین اسلام کی صحیح سمجھ رکھتے ہوں اور اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور اسی حیثیت سے مصروف ہوں۔ انسانوں کی ظاہری صورت کتنی ہی شرع کے مطابق ہو یعنی لڑکا ڈاڑھی رکھتا ہو اور لڑکی حجاب لیتی ہو اور عمل ان کا ایسا ہو کہ لڑکا بڑا جھگڑالو مشہور ہو اور لڑکی نامحرم لڑکوں سے ملنے میں کوئی عار نہ سمجھتی ہو بلکہ اپنے Malefriends کے ساتھ دوستی میں Contortable ہو تو یہ اسلام پر عمل کرنے والے کی تعریف میں نہیں آتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تمہاری شکلوں اور مال کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے'' اس سے میرا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ظاہری صورت کو نہ دیکھا جائے۔ مدعا صرف یہ ہے کہ جیسے ظاہری اسلامی صورت بنی ہے سیرت بھی اس کے مطابق ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ''عورت سے 4 بنیادوں پر شادی کی جاتی ہے 1 اس کے مال کی وجہ سے 2 اس کے نسب کی وجہ سے 3 اس کی خوبصورتی کی وجہ سے 4 اس کے دین کی وجہ سے۔ تو تم دیندار عورت سے شادی کرو۔'' ویسے آج کل شادیاں کرنے کے لئے لڑکے لڑکیاں ایک لفظ Click استعمال کرتے ہیں کہ

لڑکی تو اچھی ہے مگر اندر سے Click نہیں ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی میں روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت سے اس کے عزت دار ہونے کی وجہ سے شادی کی یعنی (اونچا Status) ہے تو اللہ اس کو ذلیل کردے گا جس نے مال کے سبب کی تو اللہ اس کو محتاج کردے گا جس نے عورت کے اونچے خاندان کی وجہ سے کی تو اللہ اس کو کمینہ بنادے گا جس نے کسی عورت سے نگاہ کو جھکائے رکھنے اور اپنی شرمگاہ کو حرام کاری سے محفوظ رکھنے کے لئے اور صلہ رحمی کو اپنا شعار بنانے کے لئے شادی کی تو اللہ اس کو عورت کے ذریعہ اور عورت کو اس شخص کے ذریعہ خیر و برکت سے نوازے گا۔"

لڑکیوں کے سرپرستوں کے لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اگر تمہارے پاس ایسا شخص نکاح کا پیغام لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق سے تم خوش ہو تو پھر اس کے ساتھ نکاح کر دو ورنہ زمین میں فتنہ وفساد برپا ہوجائے گا۔(ترمذی)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے والوں میں ہمیں تاریخ میں واقعہ ملتا ہے کہ مبارکؒ ایک امیر شخص کے غلام تھے۔ نیک نفس، باحیا، قومی اور محنتی تھے۔ آقا کے بہت چہیتے تھے۔ ان کے آقا کی ایک خوبصورت لڑکی تھی جس کے بہت پیام آتے تھے ایک مرتبہ اس نے مشورہ کے طور پر مبارک سے پوچھا کہ کس سے شادی کی جائے تو انہوں نے وہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم 4 بنیادوں پر شادی کرنے والے حدیث سنادی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر آقا سوچ میں پڑ گیا اپنے آپ کو تو لا پھر کہا میری لڑکی نیک ہے اور میری نظر میں تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں تم کو اگر میری بیٹی سے شادی منظور ہے تو مجھے بتادینا پھر مبارک کی رضامندی پا کر ان کو آزاد کیا اور اپنی بیٹی کی شادی ان سے کردی اور ان دونوں پاک نفسوں سے جو اولاد پیدا ہوئی ان کا نام کون نہیں جانتا وہ "عبداللہ ابن مبارک" جن کا رتبہ بہت اونچا ہے وہ مسلمانوں کے ایک بڑے امام ہیں۔

اس کے برخلاف جن والدین کی بیٹی نیک ہوتی ہے اور شادی کرتے وقت وہ صرف لڑکے کی

ڈگریاں اور مال و دولت معاشرہ میں مقام و مرتبہ دیکھتے ہیں چاہے وہ فاسق و فاجر ہو تو ایسی شادی کا انجام یہ ہوتا ہے کہ لڑکی شوہر کے دباؤ میں آکر خود وہی روش اپنا لیتی ہے وہ نہ صرف ترک حجاب کرتی ہے بلکہ غیر مردوں سے بے حجابانہ ملاقاتیں، رقص و موسیقی والی پارٹیاں اٹینڈ کرتی ہے بلکہ اس پارٹی کے ایٹی کیٹ (Etiquette) شراب Serve کرنا اور پینے کی بھی عادی ہوجاتی ہے ایسے جوڑے کی نظر میں فضیلت اخلاق کی قدر و قیمت ختم ہوجاتی ہے اور پھر ان سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس کی تربیت فساد، گنہگاری اور بے حیائی کے خطوط پر ہوتی ہے چاہے دنیاوی لحاظ سے وہ کتنے ہی ڈگری یافتہ اور خوب کمائی کرنے والے صحت مند لوگ ہوں۔

شرافت ونجابت:

انسانوں کی مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں کوئی خیر کی طرف مائل ہوتا ہے اور کوئی شر کی طرف چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسان خیر و شر کی کانیں ہیں ان میں سے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر اخلاق کے مالک تھے وہ اسلام قبول کرکے دینی سمجھ بوجھ حاصل کرکے بعد میں مزید بہتر ہوگئے۔"
(ابوسعید خدری۔ دارقطنی)

ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گھوانے کے اوپر اُگی ہوئی سچزی سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھور کی ہریالی یا سبزی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین عورت جو بداصل ہو برے ماحول میں پروان چل ڑھ رہی ہو۔" (ابوسعید خد٥ری۔ مسند الشہاب)

نبی کریم صلی اللہ علیہ اسلم نے فرمایا "اپنی نسل کے لئے اچھے جوڑے کا انتخاب کرو اس لئے کہ خاندان اثرات نسل درنسل چلتے ہیں۔" (ابن ماجہ) اور ہم کفو (مساوی درجہ) میں شادی کرو۔

اب تو سائنسی علوم Genology سے بھی یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ ہی سے ماں باپ کے اخلاق، جسمانی و عقلی خوبیوں کو حاصل کرنا شروع کردیتا ہے اور وہ والدین جو خود

اخلاقی خوبیاں رکھتے ہوں پھر اپنے بچی کی تربیت اچھی کریں تو وہ بچہ دینی، اخلاقی اعتبار سے کامل ہوگا۔

اجنبی لوگوں میں شادی کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان یا قریبی رشتہ کی عورتوں سے شادی کو پسند نہیں کیا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ''قریبی رشتہ داروں میں شادی نہ کرو۔ اس طرح اولاد کمزور ونحیف پیدا ہوتی ہے۔'' یہ وہ سچائی ہے جس کا اعلان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے 1433 سال پہلے کر دیا تھا آج کی سائنسی ریسرچ یہ بتاتی ہے کہ مسلسل قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے سے اولاد جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہے اس میں ذہانت کی کمی ہوتی ہے خاندان کی بُری عادتیں منتقل ہوتی ہیں اور بیماریاں بھی بچوں میں آجاتی ہیں۔

کنواری لڑکیوں سے شادی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کنواری لڑکیوں سے شادی کرو اس لئے کہ ان کا منہ نہایت شیریں اور ان کا رحم کثرت اولاد کے لائق اور وہ بہت کم مکروفریب کرنے والی اور تھوڑے اخراجات پر خوش ہونے والی ہوتی ہیں (جابر بن عبداللہ، ابن ماجہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ ذات الرقاع سے واپس ہو رہے تھے ان کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پوچھا جابر کیا تم نے واقعی شادی کر لی ہے (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر 17 برس تھی) میں نے کہا ''ہاں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''شادی شدہ عورت سے کی یا کنواری سے؟'' میں نے کہا شادی شدہ (بیوہ یا طلاق یافتہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نوجوان لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی؟ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی'' میں نے کہا ''یارسول اللہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے سات لڑکیاں چھوڑ گئے اس لئے میں نے بڑی عمر کی عورت سے شادی کی جو ان تمام کی تربیت کر سکے ان کے سروں میں کنگھی چوٹی کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تب تو تم نے ٹھیک ہی کیا۔''

ان حدیثوں سے یہ اصول معلوم ہوا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنی عمر کے مطابق ہی شادی کرنا چاہئے۔ اس طرح زندگی زیادہ Enjoy کر سکتے ہیں مگر جہاں ضرورت ہو وہاں بڑی عمر کی طلاق یافتہ یا بیوہ عورت سے بھی شادی کی جا سکتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے عورت بے سہارا ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور اس سے کوئی کنوارا مرد شادی کرے ان بچوں کی خاطر ان کی تربیت کرے تو یہ بھی ثواب کا اور اچھا کام ہے اور اس میں والدین لڑکے کے ہوں یا لڑکی کے ان کو مخالفت نہیں کرنی چاہئے بلکہ لڑکی اور لڑکے کے اچھے جذبات کی قدر کرنی چاہئے دوسری صورت طلاق یافتہ مرد بچوں والا ہے یا بیوی مر گئی ہے تو اگر کوئی لڑکی خلوص سے اس کے بچوں کی محبت کے لئے شادی کرتی ہے تو وہ بھی اجر کماتی ہے لذت ولطف تو حاصل ہوتا ہی ہے شادی شدہ زندگی سے اور مروت سکون اور رحمت بھی پیدا ہوتی ہے اجر کے لئے کی گئی شادیوں میں کامیابی یقینی ہے اگر کبھی حالات کی تنگی سے پریشان ہو کر اجر کی طرف نگاہ کر لیں سب تنگیاں آسان ہو جائیں گی اور پچھتاوے سے بھی دور رہیں گے ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ نے سب طرح کی عورتوں سے شادی کی ہے کنواری تو بس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی تھیں باقی سب بیوہ طلاق یافتہ بڑی عمر کی اور مختلف قبائل اور جگہوں مصر وغیرہ کی تھیں۔

شادی کی پہلی رات (سہاگ رات)

لڑکی اور لڑکی کو جس شادی کا انتظار ہوتا ہے وہ گھڑی جب آجاتی ہے تو آیئے دیکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی رات کیسی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کیا عمل کیے؟ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سجایا (اچھے کپڑے میک اپ زیورات) پھر ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے میں لے گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گھونگٹ اٹھایا (کپڑا جو چہرہ پر ڈالا جاتا ہے) اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھونٹ

گھونٹ کر پیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف پیالہ بڑھایا انہوں نے شرما کر سر جھکا لیا پھر انہوں نے دودھ کا پیالہ لیا اور پیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب دولہا دولہن کے پاس آئے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ (اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بھلائی کا مطالبہ کرتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس سے تیری حفاظت طلب کرتا ہوں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جس نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی تھی اور اسے ڈر تھا کہ وہ اس کے ساتھ کوئی اچھا معاملہ نہیں کرے گی آپ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا جب اس کو پاؤ تو دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھنا پھر یہ دعا پڑھنا ''**اللھم بارک لی فی اھلی و بارک لھم نی اللھم اجمع بیننا ما جمعت بخیر و فرق بیننا اذا فقت بخیر (طبرانی)** ''ترجمہ: یا اللہ میرے اہل و عیال میں برکت عطا فرما اور ان کے لئے میرے اندر برکت عطا فرما جب تک ہمیں اکٹھا رکھے تو خیر اور بھلائی کے ساتھ رکھے اور جب علیحدہ کرے تو خیر اور بھلائی سے علیحدہ فرما۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مرد عورت کے ساتھ سوئے تو وہ عمل کرنے سے پہلے اگر ذیل کی دعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے جو اولاد عطا فرمائیں گے وہ شیطانی اثرات سے پاک ہوگی'' دعا یہ ہے **بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطن و جنب الشیطن مارزقتنا (بخاری)** ترجمہ: (اے اللہ ہم دونوں کو شیطان کے شر سے محفوظ فرما اور جو اولاد ہمیں دی ہے اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما)

اولاد کے حصول کے لئے

مقبول قرآنی دعائیں

وہ ازواج (Couples) جو اولاد کی نعمت سے ابھی تک محروم ہیں ان کو چاہیے درج ذیل قرآنی دعائیں مانگا کریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑھاپے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی **رَبِّ ھَبْ لِی من الصالحین** اے اللہ مجھے صالح اولاد عطا کر گڑ گڑا کر اللہ کے حضور مانگی ہوئی دعا مقبول ہوئی اور جواب آیا۔

فبشرنٰہُ بِغُلٰمٍ حلیم (اور ہم نے اسے صبر کرنے والے لڑکے کی خوشخبری دی) (سورہ الصافات آیت 100،101) اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام عطا فرمایا۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں دعا مانگی۔

رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا

(میرے پروردگار مجھے اپنی جانب سے ایک پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعائیں سننے والا ہے) (سورہ آل عمران آیت 38)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یحییٰ (Yahya) نامی لڑکے کی خوشخبری دی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے حضور گڑگڑانے سے اللہ تعالیٰ اپنی عطا فرماتا ہے اور ضروری نہیں کہ بوڑھے ہونے کا انتظار کیا جائے دعائیں جب جس عمر میں چاہیں مانگی جاسکتی ہیں کسی بھی آستانے یا مزار پر جانے کی ضرورت نہیں ہے جب داتا وہ ہی ہے تو اسی کے دربار میں جایا جائے اور پیشانی زمین پر رکھ کر اخلاص و یقین کے ساتھ دعا کی جائے اس کی مشیت ہوگی تو وہ ضرور سنے گا۔

Chapter2 باب دوم صفحہ 16-22

اولاد کی پیدائش کی فضیلتیں

بچے کی وفات پر اللہ کا انعام

بچے کے حقوق

نیک والدین کی نیکی کا بچوں پر اثر

حمل کا دورانیہ Days Of Pregancy

بچے کی پیدائش کی خبر

کان میں اذان اور اقامت کہنا

تحنیک کرنا

سر کے بال اُتارنا (مونڈنا)

نام رکھنا

کنیت رکھنا

عقیقہ کرنا

ختنہ کرنا

رضاعت (ماں کا بچہ کو اپنا دودھ پلانا)

ماں کے دوھ کے فوائد

اولاد کی پیدائش کی فضیلتیں

شادی کے بعد ہر جوڑے کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ اولاد سے نوازا جائے اور ماں باپ کے عظیم رتبہ پر فائز ہوں۔ چاہے اور چاہے جانے کی خواہش اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت سے اتنی زیادہ ودیعت کر دی ہے کہ جن جوڑوں کو اللہ تعالیٰ اولاد عطا نہیں کرتا وہ دوسروں کے بچوں کو گود لے Adopt کرتے ہیں اور یوں اپنی خواہش کی تکمیل کرتے ہیں ان جوڑوں پر اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہوئی جو شادی کے ابتدائی سالوں میں ہی والدین بن جاتے ہیں اور وہ جوڑے بڑے بدنصیب ہیں جو ماں باپ بننے سے بچنے کے لئے مختلف مانع حمل ذرائع اختیار کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے جو اثرات After Effects ہوتے ہیں ان سے اپنے آپ کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر لیتے ہیں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مانع حمل ٹیکہ لگوایا تو 5 سال کے لئے تھا مگر اولاد ہونے میں اب Oplications ہوگئیں اور اب پریشانی میں مبتلا ہیں وقفہ 5 سال کے بجائے 10 سال ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کی اس عطا کو جب بھی نوازے خوش دلی سے قبول کیجئے کبھی بھی اولاد کو ایک بوجھ تصور نہ کیجئے کہیں Career پورا کرنے کی فکر ہے تو کہیں لذت و تفریح میں خلل کا خیال ہے کہیں جسمانی خوبصورتی کے متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ کے فضل سے چھٹکارا پانے Abbortion کی کبھی کوشش نہ کیجئے یہ اولاد قتل ہے حاملہ ہونے کو ذہنی کوفت اور الجھن ہرگز نہ بنایئے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت جب حاملہ ہوتی ہے اور بچہ پیدا ہونے اور دودھ پلانے کی مدت تک کے دوران اس کا درجہ اس سپاہی کے برابر ہے جو اسلامی سرحدوں پر اپنی ڈیوٹی دیتا ہے ایک عظیم اجر کا مستحق ہوتا ہے اگر اس مدت حمل یا مدت رضاعت کے دوران وہ عورت وفات پا جائے تو اسے شہید کا بلند مرتبہ دیا جاتا ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو عورت کنواری مر جائے یا حاملہ مر جائے یا زچگی Delivery میں وفات پا جائے یا بچہ کی پیدائش کے 40 دن کے اندر وفات پا جائے وہ شہید کے

عظیم مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے۔"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس حاملہ عورت کا حمل خود گر جائے (عورت نے خود Abort نہ کرایا ہو) ایسا بچہ بھی اپنی ماں کو جنت میں لے جانے کا سبب بنے گا۔ اس لئے کہ ماں نے صبر کیا اور اللہ کی رضا میں راضی رہی۔

بچے کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا انعام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کسی بندے کا بچہ وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے جو روح قبض کرنے پر مقرر ہیں تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی وہ کہتے ہیں ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے دل کا ثمر لے لیا وہ کہتے ہیں جی ہاں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں اس نے آپ کی تعریف کی اور کہا ہم اللہ کے ہیں اور لوٹ کر ہمیں اسی کے پاس جانا ہے یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے ایک محل تعمیر کرو جنت میں اور اس کا نام بیت الحمد رکھو" (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس عورت کے تین بچے کم عمری (بلوغت سے پہلے) وفات پا گئے اور وہ ان کی وفات پر اللہ کی خوشنودی کے لئے صبر کرے گی تو وہ بچے جہنم سے اس کے لئے آڑ بن جائیں گے (بخاری)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کسی کے تین بچے بلوغت سے پہلے وفات پا گئے وہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر کھڑے ہوں گے ان سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ کہیں گے ہم اپنے ماں باپ کے بغیر جنت میں نہیں داخل ہو سکتے حکم ہو گا جاؤ تم اور تمہارے ماں باپ سب جنت میں چلے جاؤ" (طبرانی)

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہر عورت ہر طرح سے فائدہ میں ہے حاملہ ہوتی ہے تو ثواب کماتی

ہے بچہ مر جائے تو وہ اس کے لئے جنت میں جانے کا سبب بنتا ہے اگر بچہ زندہ رہے اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے تو وہ اس کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتا ہے اگر حافظ قرآن اولاد ہوتی ہے تو اس کا صلہ یہ ہوتا ہے کہ روز قیامت والدین کو سونے کا تاج پہنایا جائے گا۔ سبحان اللہ! رب کے انعامات تو بے شمار ہیں۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ ان کو وصول کرنے والا بنائے۔

بچے کا حق

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک اپ اپنے بیٹے کی نافرمانی کی شکایت لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکے کو بلوایا اور اسے باپ کی نافرمانی اور اس کے حقوق سے لاپرواہی برتنے پر ڈانٹا۔ لڑکے نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا "کیا بیٹے کا بھی باپ پر کوئی حق ہے؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "کیوں نہیں؟ تو فرمایئے وہ حق یہ ہے کہ 1 باپ اپنی اولاد کے لئے ایک پاکیزہ ماں کا انتخاب کرے 2 اس کا اچھا نام رکھے 3 اور اسے قرآن مجید سکھائے" لڑکے نے کہا "میرے باپ نے ان میں سے ایک حق بھی ادا نہیں کیا" میری ماں ایک آتش پرست (آگ کو پوجنے والی) کی سوڈانی لونڈی تھی اور میرا نام انہوں نے "جعل" (گوبر میں رہنے والا کیڑا) رکھا ہے اور مجھے قرآن مجید کا ایک حرف بھی نہیں سکھایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے باپ سے فرمایا "تم لڑکے کی نافرمانی کی اس کے برے سلوک کی شکایت لے کر آئے ہو جبکہ تم نے اس کے حقوق کے بارے میں رب کی بھی نافرمانی کی۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف یہی حقوق ہیں اولاد یہ تو چند ایک ہیں۔ ہم تفصیل سے اولاد کے دوسرے حقوق پر بات کریں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ والدین کا بھی احتساب خود اپنے آپ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں کہاں بچے کا حق مار رہے ہیں اور ان کی اولاد اگر نافرمان ہے تو ایسا ان کو بنانے میں خود ان کا کتنا حصہ ہے؟

نیک والدین کی نیکی کا اثر بچوں پر

سورہ کہف کا مطالعہ کیا جائے جہاں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے وہ دیوار سیدھی کر دی جو گر رہی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا اس لئے اللہ نے چاہا کہ وہ دونوں بڑے ہو کر اس کو نکالیں اور فائدہ اٹھائیں اس قصہ کی تفسیر میں مشہور عالم دین ڈاکٹر لقمان شلعی لکھتے ہیں کہ باپ کی نیکی اولاد کی جانی اور مالی حفاظت کا سبب بنتی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی اولاد کی کئی پشتوں تک حفاظت فرماتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ صالح آدمی کی اولاد اس کی اولاد کی اولاد اس کے خاندان والوں اور اس کے اردگرد کے خاندانوں کی حفاظت فرماتا ہے وہ ان کے درمیان جب تک ہوتا ہے سبھی اس کی وجہ سے حفظ و امان میں ہوتے ہیں۔

(ترمذی۔ابن مردویہ)

والدین کو چاہیئے کہ صبح و شام ایک مرتبہ یہ دعا ضرور پڑھیں تاکہ ان کے اہل وعیال عافیت سے رہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل دعا صبح و شام پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلک العافیة فی الدنیا والاخرة اللھم انی اسئلک العفو والعافیه فی دینی دنیای و اھلی و مالی اللھم استر عوراتی و امن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی و من خلفی و عن یمینی و شمالی و من فوقی و اعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی (ابوداؤد. ابن ماجه. ابن حاکم)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل وعیال اور مال و دولت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ! میرے عیبوں

پر پردہ ڈال دے اور مجھے ڈر اور خوف میں امن عطا کر۔اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں طرف سے میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

حمل دورانیہ Days Of Pregancy

جب عورت حمل سے ہو تو اس کو نہ صرف خود اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے بلکہ اس کے شوہر اور گھر میں رہنے والے تمام لوگوں کو ایک اچھا ماحول فراہم کرنا چاہیئے۔حاملہ کو جذباتی سکون کی ضرورت ہوتی ہے گھر میں نئے بچے کی آمد کی خبر سے خوشی کا ماحول ہونا چاہیئے۔بہترین غذا کا انتظام ضروری ہے تاکہ بچہ اچھی طرح نشونما پا سکے۔وہ مائیں جن کی غذا اور صحت کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے ان کے بچے Mal Nutrition کا شکار ہوتے ہیں اور Premature Birth ہو جاتی ہے۔یاد رکھئے بچہ ماں کے پاس امانت ہے اس کی یا گھر والوں کی غفلت سے یا حاملہ کے گھر میں لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے یا حاملہ کی خراب اور غلط عادات مثلاً سگریٹ نوشی یا غصہ کی زیادتی یا کھانا ٹھیک سے نہ کھانا وغیرہ کی وجہ سے بچہ معذور Disabelled ہو سکتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر غمزدہ ہو جانا یا چیخنا چلانا سب عوامل بچے کی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اس کی نشونما پر برا اثر ڈالتے ہیں۔

اس زمانہ میں ماں کو اچھی اسلامی کتابیں پڑھنا چاہیئے۔قرآن و حدیث کا روزانہ مطالعہ کرنا چاہیئے۔قرآن کی CD کو ضرور سننا چاہیئے۔خوشبو کا استعمال بھی ماں پر اچھا اثر ڈالتا ہے یعنی وہ خوشی محسوس کرتی ہے اس لئے آج کل ASrona Therapy سے بہت کام لیا جاتا ہے صفائی ستھرائی کا اپنا خاص خیال رکھنا چاہیئے قرآنی درس کی محفلوں میں شرکت کرنی چاہیئے یہ سب چیزیں ماں کے Neeves System اعصابی نظام پر اچھا اثر ڈالتی ہیں' رنج و فکر سے ماں اپنے آپ کو دور رکھے۔اگر کوئی مصیبت و بلا میں گرفتار ہو جائے تو قضا و قدر پر ایمان رکھتے ہوئے اس مصیبت سے بخیریت گزرنے کی کوشش کی جائے اور دعا بھی کی جائے اپنے آپ کو پریشانی میں مبتلا نہ کیا جائے ماں

کی سوچ اس کے احساسات اس کا ماحول اس کا سننا (گانے ہوں یا قرآن) اس کا جو کچھ بھی پڑھنا (فحش ناول فلمیں رسالے پڑھے یا صحابہ وصحابیات کے قصے پڑھے ۔قرآنی قصے پڑھے قصص الانبیاء پڑھے ان سب کے منفی اور مثبت اثرات ہوتے ہیں ماں ایسے خیالات رکھے کہ وہ بچہ کو اسلام کا مجاہد بنائے گی جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے میں اپنی قوتیں صرف کرے گا اگر بچی ہوگی تو وہ صحابیات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کرے **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** کا ورد رکھے یہ وہ دعا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تھا انہوں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخیریت نکل آئے ۔ماں اگر مطالعہ کی عادی ہو تو اس سے کیا اثرات ہیں ۔ڈاکٹر Masian Diamond کیلی فورنیا یونیورسٹی برکلے میں اس کی ٹیم نے ریسرچ کا یہ رزلٹ پیش کیا ہے Stimulating eviroment has a huge intwenee on the ultimate level of intelligence اسی لئے یہ دیکھا گیا ہے کہ مذہبی مطالعہ کے ساتھ ساتھ یہودی حاملہ عورتیں Maths کے مشکل ترین سوالات شوہر کے ساتھ بیٹھ کر حل کرتی ہیں یہ بات سب جانتے ہیں کہ یہودی زیادہ تر بہت ذہین ہوتے ہیں اور ریسرچ نے یہ ثابت کر دیا کہ حاملہ عورتیں اگر ذہانت بڑھانے والی چیزوں میں Involve ہوں تو ذہین بچے جنم دیتی ہیں ۔

بچے کی پیدائش کی خبر

جن والدین کے پاس دنیا میں ایک بچہ آتا ہے وہ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا اس کی آمد پر خوش ہونا چاہئے اور اس کی پیدائش کی خبر خوشی سے اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو سنانی چاہئے ۔اسی طرح سے اپنی کمیونٹی میں اپنی خوشی کو Share کرنے کی صفت پرورش پاتی ہے ۔یہ رسم زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول پیر کے روز پیدا ہوئے اور ثوبیہ نامی لونڈی نے جا کر یہ خبر آپ کے چچا ابولہب کو سنائی اس نے اس خوشی کے موقع پر اسے آزاد کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبولیت بخشی ۔حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے

ابولہب کو خواب میں بُرے حال (اس کی اسلام دُشمنی کے سبب) میں دیکھا ۔اس نے کہا کوئی دن سکھ آرام کا نہیں گذرتا سوائے پیر کے کہ اس میں سزا میں کمی کر دی جاتی ہے ۔

یہ سراسر جہالت ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر خوشیاں منائی جائیں اور مٹھائی تقسیم کی جائے اور لڑکی کی پیدائش پر کوئی خوشی نہ منائی جائے بلکہ رنج محسوس کیا جائے یاد کر لیا جائے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی 4 بیٹیاں ہی تھیں اور ان کا نام نامی آج بھی چل رہا ہے آپ کا نام آپ کے اچھے اعمال اور بچوں کے اچھے اعمال کی وجہ سے زندہ رہتا ہے وہ چاہے لڑکی ہو صرف لڑکوں کی عطا سے نہیں ۔جس کو خبر سنائی جاتی ہے وہ بھی آپ سے محبت محسوس کرتا ہے اور قربت‘ محبت‘ اعتماد اور اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے ۔

کان میں اذان اور اقامت کہنا

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”کہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیدائش کے بعد ان کے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی“ (ابوداؤد)

حافظ ابن القیم تحفۃ المودود میں بیان کرتے ہیں کہ اذان کی آواز سن کر شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور اللہ کی کبریائی کا نقش بچہ کے دل و دماغ میں بیٹھ جاتا ہے اس طرح وہ اس دین فطرت پر رہتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے ۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنے سے بچہ ”اُم الصبیان“ (سوکھنے کی بیماری) سے محفوظ رہتا ہے ۔

تحنیک کرنا (گھٹی دینا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح بخاری میں روایت کرتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا میں اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اس کی تحنیک کی اس کے لئے برکت کی دعا کی اور پھر مجھے واپس کر دیا۔

تحنیک کیا ہے؟ کھجور کو اپنے منہ میں چبا کر اس کے منہ میں دائیں بائیں اور تالو پہ رکھ دیتے ہیں اس طرح بچہ کا منہ پورا بھر جاتا ہے۔ یہ سنت رسول ہے اگر کھجور میسر نہ آئے تو کسی میٹھی چیز سے کام لیا جاسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہو کہ بچہ کی زبان منہ اور تالو کو تقویت پہنچے اور بچہ ماں کا دودھ پینے کے لئے تیار ہو جائے بہتر یہ ہے کہ تحنیک کرنے والا یا گھٹی دینے والا مرد یا عورت صالح و متقی ہو تا کہ بچہ پر اس کے اثرات پڑیں۔

سر کے بال اُتارنا

آج کل چونکہ امریکی اپنے بچوں کے سر کے بال نہیں مونڈواتے۔ ہم مسلمان والدین بھی یہ سوچنے لگے ہیں کہ ہمیں یہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یاد رکھئے یہ سنت رسول ہے جن سنتوں کو ادا کر کے ہم آسانی ثواب کما سکتے ہیں اس سے اپنے آپ کو کیوں محروم رکھیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سب بچوں حسن، حسین، زینب اور اُم کلثوم کے سر کے پورے بال اُتروائے اور ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کی۔ (موطا امام مالک)

سر کے تمام بال مونڈے جائیں سر کا کچھ حصہ مونڈنا جیسے صرف بیچ سر کا مونڈنا یا دائیں بائیں سے مونڈ دیا اور بیچ سے چھوڑ دیا قزع یا کہلاتا ہے اور اس کی اجازت نہیں ہے (بخاری و مسلم) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

بچے کے سر کے بال سات دن کے اندر یا ساتویں دن منڈوانا مستحب ہے اور بالوں کے ہم وزن چاندی یا صدقہ خیرات کرنا چاہیئے اس کے بہت سے فائدے ہیں بچے کا سر مضبوط ہوتا ہے اس کے مسامات کھلتے ہیں اسی طرح اس کی قوت بصارت، سماعت اور قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سر کے بالوں کے وزن چاندی دینا یا چاندی کے برابر صدقہ کرنا اجتماعی کفالت کا

ذریعہ ہے اسی طرح معاشرہ میں باہمی تعاون رحم اور دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کا جذبہ سامنے آتا ہے۔

نام رکھنا

بچے کا اچھا نام رکھا جائے جس کے معنی اچھے ہوں کیونکہ روز قیامت لوگ اپنے والدین کے نام سے پکارے جائیں گے (رواہ احمد)

بچے کا نام پہلے دن ہی رکھ دیا جائے یا ساتویں دن رکھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں آج کل انٹرنیٹ پر اور دکانوں پر مسلم نام Muslum Names نامی کتابیں ملتی ہیں ان سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ ناموں کا اثر بچوں کی شخصیت پر پڑتا ہے اس لئے نہ ایسے نام رکھے جائیں اور نہ ہی ایسے ناموں سے پکارا جائے جو ان کے لئے ہنسی مذاق اور توہین کا سبب بن جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام تبدیل کر دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی عاصیہ (گنہگار) کا نام بدل کر جمیلہ (خوبصورت) رکھ دیا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ پاک کے نزدیک بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں“ یعنی اللہ کے ناموں سے پہلے عبد لگا کر نام رکھے جاسکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام یعنی محمد پر نام رکھا کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔

ان ناموں کے رکھنے سے منع کیا گیا ہے جن میں غیر اللہ کی عبدیت کے معنی پائے جائیں جیسے عبدالکعبہ، عبدالنبی، پیر بخش، حسین بخش وغیرہ

بچے کا نام اگر عبدالرزاق ہے تو پورا نام لیا جائے صرف رزاق نہ کہا جائے اسی طرح احد اور صمد بھی ہیں لفظ خدا چونکہ اللہ کے لئے مخصوص ہو گیا ہے اس لئے ایسا نہ کیا جائے جیسے ایک صاحب کا نام قدرت

خدا تھا اور وہ فون اٹھانے پر یہ کہا کرتے خداKhuda Speaking بات کر رہا ہوں۔

نام کسی قوم کی اخلاقی پستی یا بلندی، عدم تشخص یا بے مقصد زندگی کی غمازی کرتے ہیں اس لئے ایسے ناموں سے گریز کیا جائے جو رومانوی Romantic ہوں یا ان کے معنی بُرے ہوں صرف مروجہ مشہور دوسری مشرک قوموں کے نام رکھنے سے بچا جائے۔ صحابہ کرام وصحابیات، تابعین، امت کے صلحاء اور مشاہیر اسلام کے نام رکھے جائیں اور بچوں کو ان کے کارناموں اور نیکیوں سے آگاہ کیا جائے مثلاً کسی بچہ کا نام عمر یا خالد ہے تو ان کے حالات زندگی پڑھ کر سنائے جائیں یا کسی بچی کا نام عائشہ یا خدیجہ ہے تو ان کی Biographies سے بچوں کو متعارف کیا جائے کہ آپ سے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ ان جیسا بننے کی کوشش کریں گے۔

Parapsychology کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نہ صرف نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اثرات رکھتا ہے پروفیسر کہتے ہیں میں نے ''رحیم'' اور ''پرویز'' کا معائنہ کیا تو ''رحیم'' سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور ''پرویز'' سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی نظر آئی۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس از حکیم محمد طارق محمود چغتائی)

سید التابعین حضرت سعید ابن مسیّبؒ روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے بتایا حزن (رنج وغم سختی) فرمایا تم اپنا نام سہل رکھ لو۔ میں نے کہا میرے باپ نے جو نام رکھا ہے میں اسے نہ بدلوں گا۔ سعیدؒ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ ماننے کے سبب اور اس نام کی تاثیر کے اثرات رنج اور سختی ہمارے خاندان میں آج چلی آ رہی ہے۔

کنیت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو بھی کنیت سے پکارتے تھے کنیت سے بچوں کا احترام ظاہر ہوتا

ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ کنیت کے لئے نام کسی بچے کا باپ ہونا ضروری نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکر نام کا کوئی بیٹا نہیں تھا اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوحفص تھی اور حفص نام کا کوئی بیٹا نہیں تھا کنیت کسی خاص شغل پر رکھی جا سکتی ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوتراب تھی کیونکہ وہ ایک مرتبہ زمین پر لیٹے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس نام سے پکارا یا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوہریرہ تھی کیونکہ انہوں نے بلیاں پال رکھی تھیں اور وہ ان کے ساتھ ہوتی تھیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابولقطان تھی۔

بچوں میں اگر کوئی جسمانی نقص ہے تو اسے بہرا، اندھا، لنگڑا، لولا یا بدھو کہہ کر نہ پکارا جائے اس طرح پکارنا برے القاب سے خلاف اسلام ہے (سورہ الحجرات 11)

عقیقہ

عقیقہ کے لغوی معنی کاٹنا ہیں اردو زبان میں جو عاق کا لفظ بولا جاتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کو عاق کر دیا یعنی قطع تعلق کر دیا اسی لفظ سے نکلا ہے اصطلاح شرع میں نومولود بچے کی جانب سے پیدائش کے ساتویں دن جو بکرا یا بکری ذبح کی جائے اسے عقیقہ کہتے ہیں یہ سنت ہے اور مستحب ہے (سلمان بن عباد۔ بخاری)

حضرت سلمان بن عمار سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے عقیقہ ہے اس کی جانب سے تم خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے آلائش (سر کے بالوں) کو دور کر دو۔

حضرت سمرہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہونے تک گروی ہے اس کی جانب سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کی جانب سے دو بکریاں یا بکرے اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری یا بکرا ہے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ احمد۔ ترمذی)

صرف رقم خیرات کرنے سے عقیقہ نہیں ہوتا اور سنت کے خلاف طریقہ ہے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں ساتویں دن عقیقہ مستحب ہے چوتھے آٹھویں یا اکیسویں دن بھی کیا تو کافی ہے۔

عقیقہ کا گوشت خود بھی کھائیں اور دوست رشتہ دار غرباء و مساکین کو کھلائیں یا تقسیم کریں سب صورتیں جائز ہیں عقیقہ میں چاہے بکرا، بکری ذبح کرے یا دنبہ یا اونٹ یا گائے مگر ایک بچے کے لئے پورا ایک جانور ہوتا ہے قربانی کی طرح حصہ کر کے آپ ایک گائے میں 4 بچوں کا عقیقہ نہیں کر سکتے۔

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا کہ عقیقہ کے جانور کے ذبح کے وقت کیا دعا کرے جواب دیا بسم اللہ کہہ کر اسی نیت پر ذبح کرے جس پر قربانی کرتا ہے اور عقیقہ کے وقت بچے کا نام لے کر کہے کہ یہ اس کا عقیقہ ہے۔

دعا:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین لا شریک له و بذالک امرت و انا اول المسلمین

ختنہ

لغت میں اس زائد کھال (Skin) کو کہتے ہیں جو مرد کے عضو تناسل (Sexorgan) کے سرے پر ہوتا ہے اس زائد کھال کو کاٹ دینے سے نظافت اور پاکیزگی کا اہتمام ہوتا ہے۔ پیشاب یا منی وغیرہ اس کھال میں رہ جائے تو گندگی اور بدبو پیدا کرتے ہیں جس کے سبب انسان کینسر کا (اس عضو کے) کا شکار بھی ہوسکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے 80 سال کی عمر میں حکم الٰہی کی وجہ سے ختنہ کروایا۔(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 5 باتیں انسانی فطرت میں سے ہیں 1 ختنہ کرنا 2 زیر ناف

کے بال مونڈنا 3 مونچھ کٹوانا 4 ناخن کاٹنا 5 بغل کے بال صاف کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ساتویں دن ختنہ کروایا بہتر یہ ہی ہے کہ والد یا سرپرست پیدائش کے بعد کے شروع کے دنوں میں ختنہ کروادے ہاں اگر بچہ کمزور ہے تو Delay کیا جاسکتا ہے نومسلموں کا ختنہ چاہے وہ کسی عمر کے ہوں کروایا جائے گا کیونکہ ختنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کی پیروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسلامی شعار ہے۔

رضاعت (ماں کا دودھ بچے کو پلانا)

بچہ جیسے ہی دنیا میں آتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا رزق بھی اس کے ساتھ ماں کی چھاتیوں Breast میں اُتار دیتا ہے موجودہ زمانہ میں بچوں کے حقوق سے محرومی کی جو برائیاں رواج پا گئی ہیں ان میں سے ایک ماؤں کا اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلانے سے گریز کرنا ہے۔ مارکیٹ میں مختلف طبی فارمولوں سے تیارہ شدہ بہت سے خشک دودھ کے ڈبے آسانی دستیاب ہیں بلکہ فارمولا دودھ مائع شکل میں بھی مل جاتا ہے جس کے استعمال کے نتیجے میں نہ ماؤں میں وہ محبت پیدا ہوتی ہے جس کی دھمکی عرصہ دراز سے مائیں دیتی آتی ہیں ''تجھے دودھ نہ بخشوں گی اگر نافرمانی کی'' نہ ہی بچوں میں وہ محبت بیدار ہوتی ہے کہ ماں کے دودھ پینے کا حق ادا کرنے میں پیش پیش رہے۔ ماں کی خدمت کے سلسلے میں (سورہ لقمان آیت 4) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے اس کی ماں ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے اسی لئے ہم نے اسے نصیحت کی کہ میرا شکر ادا کرا اور اپنے والدین کا شکر بجالا۔ میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔'' سورہ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔ یہ مدت اس لئے ہے کہ جو رضاعت کی

تکمیل کرنا چاہے اور جس کا بچہ ہے (باپ) اس کے ذمہ ماؤں کا کھانا، کپڑا معروف کے مطابق ہو اگرچہ طلاق ہو چکی ہو۔''

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پلانے والی ماؤں کو بشارت دی ہے فرمایا: ''ہر وہ قطرہ دودھ کا جو ماں اپنے بچے کو پلاتی ہے ماں کو اس کا ثواب اتنا ملتا ہے جیسے کسی کو زندگی دینا ہے۔''

جن ماؤں کو کوئی طبی یا شرعی عذر ہے ان کی تو مجبوری ہے مگر جن کی کوئی مجبوری نہ ہو وہ اگر اپنے بچوں کو اپنے دودھ سے محروم رکھتی ہیں ان کے لئے سخت عذاب کی وعید ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات جب جنت دوزخ کے مناظر دکھائے گئے تو ایک جگہ دیکھا کچھ عورتیں ہیں جن کی چھاتیوں (Brest) کو مستقل سانپ کاٹ رہے ہیں پوچھنے پر بتایا گیا یہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا تھا۔

وہ محبت اور وہ تمہارا گرمی احساس جو بچے کو ماں کی گود میں جا کر ملتا ہے وہ کسی مصنوعی طریقہ دودھ کی بوتل سے بچے کو نہیں مل سکتا۔

ماں کے دودھ کے فوائد

بچے کی پیدائش کے فوراً بعد ماں کی چھاتیوں سے دودھ سے پہلے ایک گاڑھا زرد رنگ کا مادہ نکلتا ہے جس کو Colostrum کہتے ہیں اس کے اندر کثیر مقدار میں Vitmin A ہوتا ہے جو بچے کی Groth کے لئے ضروری ہے اسی وجہ سے بچے میں Infection سے Resistant پیدا ہوتی ہے ماں کا Colostrum پینے والے بچے ان تمام بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں جیسے نمونیا Diahrea وغیرہ۔

ماؤں کا بچوں کو دودھ پلانا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہے۔ ماں کے دل میں ماں بننے کا احساس فخر پیدا کرتا ہے اور احساس خودی کو بلند کرتا ہے۔ یہ دودھ بغیر کسی محنت کے ہر وقت تیار ملتا ہے۔ جب بھی ضرورت ہو صحیح درجہ حرارت Temperature پر ہوتا ہے۔ اس کے

خراب ہونے کے کوئی Chances نہیں ہوتے۔ دودھ پلانے سے ماں کا Womb رحم بھی سکڑتا ہے اور جلد ہی اپنی نارمل حالت میں آجاتا ہے ماں کا دودھ خشک کرنے والی عورتیں جو گولیاں استعمال کرتی ہیں بعد میں ان کو Breast Cancer کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ دودھ پر خرچہ بھی نہیں آتا ڈبے کا دودھ کافی مہنگا ملتا ہے اپنے طور پر بہترین فارمولا بنانے کے باوجود ماہرین کا کہنا ہے کہ کوئی دودھ طاقت اور صحت کے لحاظ سے ماں کے دودھ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسلمان ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا دودھ جب پلائے تو **بسم اللہ و علی برکت اللہ** پڑھے اور جب بچہ دودھ پی چکے تو **الحمد للہ** کہے کبھی لیٹ کر دودھ نہ پلائے کیونکہ دودھ کا بہاؤ Flow تیز اتنا تیز ہوتا ہے کہ بچہ ٹھیک سے پی نہیں پاتا اور وہ اس کے کان میں اگر چلا جاتا ہے تو Inteetin کا سبب بنتا ہے اگر کھانا پکانے کے فوراً بعد دودھ پلایے جبکہ ماں خود گرمی محسوس کر رہی ہو تو دودھ نہ پلائے اس سے بچہ کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے یعنی پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے اسی طرح اس کے بال گیلے ہوں اور وہ سردی محسوس کر رہی ہو تو ایسی حالت میں دودھ پلانے سے بچہ کو زکام ہو سکتا ہے۔

ماں کو اپنی غذا کا خوب خیال رکھنا چاہئے High Protein Diet کھائے تاکہ بچہ بھی صحت مند رہے۔

Chapter # 3 باب سوم (تیسرا باب) صفحہ 29-39

اولاد کی تربیت میں حائل ہونے والے عناصر

1) والدین کے باہمی جھگڑے

2) طلاق

3) جنسی اور دیگر جرائم سے بھرپور عوامل

4) والدین کی غفلت

5) غربت وافلاس

چوتھا باب

بچوں کی اسلامی تربیت کے انعامات

اسلامی تربیت کی اہمیت وضرورت

اولاد کی تربیت میں حائل ہونے والے عناصر

ذیل میں ہم ان عناصر پر غور کریں گے جو تربیت میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں ہم انہیں پہچانیں ان سے بچیں تا کہ ہماری کوششیں بارآور ہوسکیں۔

والدین کے باہمی جھگڑے

جن گھر میں میاں بیوی میں اختلاف اتنا زیادہ ہو کہ اکثر اوقات بدزبانی، مار پیٹ اور چیخ و پکار مچی رہے وہاں بچہ کی نفسیات پر یہ عوامل بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ ماں جہاں باپ سے اُلجھتی رہتی ہے اور باپ ماں کو ہر وقت پریشان رکھتا ہے تو قدرتی طور پر بچوں کو زیادہ وقت نہیں دے پاتے۔ ان کی پرورش ونگہداشت میں وہ دل سوزی اور محبت نہیں ہوتی جو چھوٹے بچوں کا حق ہے ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھا جاتا نہ کھانا وقت پر نہ سونا وقت پر ان کے اسکول ہوم ورک کی فکر اور نہ ہی ان کی جذباتی صحت کا خیال کہ وہ کس قدر خوفزدہ ہوا ہے گھر کے ماحول سے جو بچے بڑے ہوتے ہیں تو ان سے چیخ کر بات کی جاتی ہے ان کو چھوٹی چھوٹے باتوں پر سزا دی جاتی ہے اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شوہروں کا غصہ مائیں بچوں پر نکالتی ہیں باپ کے گھر سے جاتے ہی بچوں کی پٹائی شروع کر دیتی ہیں۔ یاد رکھئے بچہ کمزور ضرور ہے مگر حساس بھی ہے یہ سب اس کے دماغ میں Feed ہو رہا ہے جیسے ہی وہ ذرا طاقت پکڑتا ہے بڑا ہوتا ہے وہ ماں سے اسی طرح چیخ چلا کر بات کرتا ہے چیزیں گھر کی ادھر ادھر پھینکتا ہے اور دروازے کو Slam کرتا ہے اور کمرے کے اندر چلا جاتا ہے پھر ذرا اور بڑا ہوتا ہے اب وہ باہر کی دنیا میں قدم رکھتا ہے جہاں وہ سمجھتا ہے اسے سکون ملے گا زیادہ تر وقت باہر ہی گزارتا ہے اگر لڑکی ہے تو وہ اپنی سہیلیوں میں خوب خوش رہتی ہے اور زیادہ تر باہر کی تفریحات میں دلچسپی رکھنے لگتی ہے ایسے بچوں کو اگر نصیحت کی جائے تو کارگر نہیں ہوتی اور بدقسمتی سے ایسے بچوں کو بُرے دوست مل جائیں تو وہ ان کو سکون آور دوائیں (نشہ آور) اور شراب کا خوگر بنا دیتے ہیں اب وہ بالکل ہی بگڑ جاتے

ہیں مکمل بے راہ اور شتر بے مہار بن کر ماں باپ اور سوسائٹی کے لئے ذلت کا باعث بنتے ہیں۔

اس سے یہ بات سامنے آئی کہ تربیت کے لئے ماں باپ کے درمیان ہم آہنگی اور محبت و رحمت کا ماحول ہونا چاہئے اور ماں باپ دونوں میں سے اپنی انا بدمزاجی پر قابو پا کر جو بھی بچوں کی خاطر قربانی دے سکے اسے ضرور دینا چاہئے اپنے کچھ حقوق کو چھوڑ دینا چاہئے اور ماحول کو پُرسکون بنانا چاہئے ورنہ بعد میں صرف پچھتاوے رہ جاتے ہیں۔

طلاق:

آج کل معاشرہ میں طلاق کی شرح جس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے وہ بہت افسوس ناک ہے۔ طلاق دینا اور خلع لینا بہت آسان ہے آپ کے لئے مگر جس جوڑے کی اولاد بھی ہو اس کو 70 مرتبہ سوچنا چاہئے کہ کیا اس طلاق کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ طلاق کی صورت میں ناپسندیدہ شوہر سے تو چھٹکارا مل جاتا ہے مگر بچہ کی دیکھ بھال معاش کا انتظام یعنی رہنے اور کھانے پینے کا انتظام اسے خود ہی کرنا پڑتا ہے آسان لفظوں میں اسے یوں سمجھئے کہ ماں اپنے بچوں کو زمانے کے فتنوں کے سپرد کر کے گھر سے کمانے نکل جاتی ہے ایسے مثال دیکھی گئی ہے کہ ایک ماں جس کے 5 بچے تھے۔ طلاق کے بعد بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے دن رات Job کی۔ باپ تو طلاق دے کر غائب ہو گئے۔ ماں نے ان کے پیٹ تو بھر دیے مگر بلوغت کی عمر تک پہنچتے تک ہر بچہ ایک Monster بن کر اُٹھتا گیا۔ جو کچھ ماحول نے ان کو بنادیا وہ بن گئے نہ باپ نہ ماں کسی کی نگرانی نہ تھی۔ نہ وہ ماں کی بات سنتے نہ کسی اور کی۔ ماں گھبرا کر پہلی مرتبہ Sundy Schom میں مسجد میں لے کر آئی کہ وہ ان کی تربیت کر دیں۔ مسجد کے مولوی صاحب کچھ سکھا دیں وہ ہر ایک سے رو رو کر التجا کر رہی تھی خدارا میرے بچوں کی مدد کریں ان کو اسلام سکھا دیں۔ میرے پاس تو کبھی وقت ہی نہیں تھا اول تو وہ بچے مسجد آنے کو تیار نہ ہوتے تھے بڑی مشکل سے وہ لاتی تھی دوسرے انہوں نے آکر دوسرے بچوں کو بدتمیزیاں سکھانی شروع کر دیں۔ ماں جو پڑھی لکھی نہ ہو وہ کتنا اپنی محنت سے کمالے گی۔ مگر اس کی بچیاں 14 سالہ اور

15 سالہ بہترین لباس پہنتی تھیں ہاتھوں کی انگلیوں میں سونے اور ہیرے کی انگوٹھیاں ہوتی تھیں یہ سب کہاں سے ان کے پاس آجاتے ہیں۔ ان کے پوچھنے پر وہ چیختے چلاتے تھے اور ماں کو گھر سے نکل جانے کو کہتے تھے۔ اب نہ وہ ان کو مار سکتی ہے نہ ڈانٹ سکتی ہے اس لئے کہ بچوں پر زیادہ کے لئے 911 کا نمبر موجود ہے فوراً پولیس آجاتی ہے اور بچوں کو Forster Homes لے جائیں گے۔ ایسے بچوں سے ہم اچھائی نیکی محبت و شفقت کی توقع کیوں کر کر سکتے ہیں جنہوں نے نہ ماں کی شفقت دیکھی نہ باپ کی محبت۔ باپ نے طلاق دے کر پلٹ کر نہ پوچھا اور ماں ان ننھے بچوں کے لئے روٹی اور کپڑے اور مکان کے چکر میں لگی رہی۔

طلاق شدہ عورتیں جو شادی کر لیتی ہیں ان کے بچوں کا حشر بھی کچھ اچھا نہیں ہوا۔ دوسرا باپ ان کو ذہنی طور پر اپنی اولاد تسلیم نہیں کرتا اور موقع بہ موقع ذہنی اور جسمانی Abuse کرتا رہتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر Boyfriend بچہ والی ماں کو قبول نہیں کرتا بلکہ یہ شرط رکھ دیتا ہے کہ بچے کو چھوڑ کر آنا ہو تو آجاؤ۔ چنانچہ ایسے قصہ ٹی وی پر آتے رہتے ہیں کہ ایک ماں نے اپنے بچوں کو گاڑی میں بٹھا کر پانی میں دھکا دے دیا اور بچے ڈوب کر مر گئے۔ ماں اپنے Boyfriend کے ساتھ چلی گئی یا ڈگی میں ننھے بچے کو بند کر دیا جب وہ مر گیا تو اسے کہیں پھینک دیا اور خود کلب میں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ داد عیش دیتی رہی بچے کی گمشدگی کی خبر بچے کے نانا نانی نے پولیس میں رپورٹ درج کرا دی۔ آپ یہ ضرور کہیں گے کہ یہ غیر مسلموں کی مثالیں ہیں مگر ہمارے بچے اسے ماحول میں پل رہے ہیں اسلام اگر ہے تو انہیں ان برائیوں سے Immune نہیں کر دیتا۔ پچھلے سال ہیوسٹن ایک مسلم بیوہ خاتون نے اس کے اپنے بچے نے قتل کرا دیا۔ کسی کو Hire کیا کہ میری ماں مجھے پیسے Money نہیں دیتی اور مجھے پتہ ہے کہ اس کے پاس ہے چنانچہ چاقو کے وار سے اس کی ماں قتل کر دی گئی اور بدقسمت بیٹا پکڑا گیا۔ اس نے قبول کر لیا کہ میری ماں کی گاڑی پرانی تھی اور اس نے مجھے نئی دلوائی تھی میرے بُری نشہ کی حرکتوں کے لئے وہ اب پیسہ نہیں دیتی تھی اس لیے میں نے ایسا کیا۔ نہایت عبرت کا

مقام ہے۔

ضرورت بات یہ ہے کہ شوہراور بیوی دونوں ایک دوسرے کو سمجھیں اور بچے ہونے کے بعد بھی Undersranding نہ ہواور طلاق ناگزیر ہوجائے یعنی اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہوتو بچوں کی طرف سے غافل نہ ہوں۔ مسلسل ان کی تربیت میں لگے رہیں چاہے ان کی بنیادی ضروریات کھانے کپڑے میں کمی کردیں مگر ان میں اعلیٰ اخلاق Devolep کرنے کی کوشش میں لگے رہیں اوراس وقت سے محفوظ ہوجائیں جب بچے بڑے ہوجاتے ہیں اور مدہوش والدین بچوں کو دیکھ کر ہوش میں آتے ہیں اوراس وقت بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔

جنسی اور دیگر جرائم سے بھر پور عوامل

ان میں ریڈیو ٹیلی ویژن تو تھا ہی اب کمپیوٹراور ویڈیو گیمز بھی میدان میں آ گئے ہیں فلموں کا حال تو سب کو معلوم ہے دنیا میں عام طور پر سے اورامریکہ میں خصوصاً جو Movies بن رہی ہیں ان میں فحاشی اور عریانیت بڑھتا جارہا ہے۔ Moves کسی قسم چاہے Advanture Scray ہوں یا Family Issue وال ہوں سب میں تشدد مار دھاڑ اور جنس پرستی غالب ہوتی ہے عام لوگوں میں اس تفریح کا اتنا رجحان بڑھ گیا ہے کہ Dish اور Cable کی Movies تو ہیں ہی ان ان فلموں کے علاوہ Red Box سے نئی نئی فلمیں لاکر دیکھی جاتی ہیں اس کے علاوہ Bluefilms کی مارکیٹ الگ ہے جو بے حیائی اور فحاشی پہلے باہر Club اور تھیٹرز میں Cinema میں تھی اب وہ گھروں میں آ گئی ہے۔ماں باپ عریاں فلمیں لاکر اپنی تفریح کے لئے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں جن کو آپ چھوٹا سمجھ رہے ہیں۔ وہ سب دیکھ کر اپنے اندر جذب کررہا ہے بولنے والے بچے ہوتے ہیں وہ اپنے ساتھی بچوں کو بتاتے ہیں کہ رات کیا دیکھا اوران کے ساتھ نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں بڑے ہونے تک ان کو چسکا پڑ جاتا ہے اور وہ اپنے کمرے بند کرکے خود دیکھتے ہیں ایسے بچے اخلاقی طور پر تباہ ہوجاتے ہیں حرام اور حلال کی تمیز باقی نہیں رہتی یہ بھی دیکھا گیا

ہے کہ ایک ہی گھر میں چچا بھتیجی، بہن بھائی اوراس سے بڑھ کر باپ اور بیٹی میاں بیوی کی طرح رہ رہے ہوتے ہیں۔

امریکی تہذیب کو تو آپ جانے دیجئے یہاں مسلمان گھرانوں کیک بات ہورہی ہے کچھ گھرانوں میں تو بالکل اخلاقی حس ختم ہوگئی ہے امریکہ میں 30، 40 سال سے رہتے رہتے دین مذہب سے بے گانہ اور امریکی تہذیب کے عادی ہوگئے ہیں افسوس کا مقام ہے بقول شاعر

وائے ناکامی متاع کارروان جاتا رہا
کارروان کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

دوسری بڑی غلطی بعض گھرانوں میں یہ کی جاتی ہے اوراس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ہم تو انڈین فلمیں دیکھتے ہیں جو عریانیت اور فحاشی تشدد میں گندی زبان میں انگلش فلموں سے کم نہیں ہوتیں۔صرف زبان کا فرق ہوتا ہے بلکہ اس سے دوسرا بُرا اثر بچوں پر پڑتا ہے کہ بچے ہندو کلچر کے زیر اثر آ جاتے ہیں اب باہر ماحول امریکی لادین کلچر (تہذیب) سکھا رہا ہے اور گھر میں ہندو کلچر تہذیب کھائی جارہی ہے۔ ایسے ماحول میں پلنے والے بچے اخلاقی لحاظ سے کیا بن کر اٹھیں گے دنیاوی تعلیم کی ڈگریاں تو ضروران کے پاس ہوں گی۔

اسی طرح آج کل بچے نت نئے Video Games لاکر کھیلتے ہیں ماں باپ بھی بچوں کو خوش کرنے کے لئے نئے سے نیا گیم خرید کرلاتے ہیں ان کی فرمائش پر یہ دیکھے بغیر کہ وہ کیا Game ہے Popular Game میں Stealing Shorting Killing کے گیمز ہیں بچے دن رات ایسے گیمز کھیلتے ہیں تو ان کے ذہن پر ہونے والے اثرات ان کو بڑے ہونے پر یہ ہی کام کرواتے ہیں یہ خبریں عام ٹی وی پر دیکھی جاتی ہیں کسی بچہ نے Shoting کرکے اسکول کے 26 بچوں کو ماردیا۔2Des 2012 کو یہ واقعہ Conneticiot میں ہوا۔ بڑا دلدوز سانحہ ہے پچھلے سال کہیں اور High School سے خبر آئی تھی کہ وہاں Shoting کی گئی اور بچے مار

دیے گئے کبھی کوئی گھس کر تھیٹر میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو نشانہ بنا دیتا ہے اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ Guns کی دکانیں کھلی ہیں سب کے لئے جو چاہے اسلحہ خریدے۔ پھر مجرم پر مقدمہ چلتا ہے مگر وہ Insane قرار دے دیا جاتا ہے اور معمولی سزا پاتا ہے۔

یہ لمحہ فکریہ ہے والدین کے لئے کہ وہ اپنے بچوں کو کیا مہیا کر رہے ہیں اور پھر امید رکھتے ہیں کہ وہ اچھے شہری اور اچھی اولاد بنیں گے۔ مرد جو گھر کا قوام بنایا گیا ہے اسلامی شریعت میں وہ صرف بیوری پر رعب جمانے اور حاکمیت کے لئے نہیں بنایا گیا ہے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اپنے گھر کو ان تمام بُرے اثرات سے پاک رکھے جو ایک مسلمان گھرانے کے لئے زہر قاتل کا درجہ رکھتی ہے اور اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سے ادا کرکے کہیں بیوی کو شعور آ گیا ہے تو وہ فکر کرے اور اپنے گھر کو بہترین مثالی گھرانہ بنانے کی کوشش کرے میں یہ نہیں کہتی کہ کمپیوٹر کا استعمال چھوڑ دیں بچے بلکہ کمپیوٹر صرف کام کے لئے استعمال ہو اور بےکار تفریح Chatting Facebot میں زیادہ وقت گزارنے سے گریز کیا جائے اسی طرح ویڈیو گیمز دیکھ کر خریدے جائیں جو بہتر ہوں اس کو کھیلنے کا بھی وقت مقرر کیا جائے اسی طرح معلوماتی فلمیں زیادہ رکھی جائیں اور تفریحی فلمیں کم از کم دیکھی جائیں تفریحات کے دوسرے ذرائع بھی اختیار کیے جائیں۔

والدین کی غفلت

بعض والدین بڑے خوشحال ہوتے ہیں بڑے بڑے گھر، سامان سے آراستہ ہر عیش کی چیز میسر۔ مگر شوہر بزنس بڑھانے میں مصروف ہے اور گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ گزارنے کے لئے اس کے پاس وقت نہیں ہے اور بیوی شوہر کی بے توجہی کی وجہ سے اپنا وقت کمیونٹی سروس، سوشل ورک میں گزارتی ہے۔ زیادہ وقت گھر سے باہر گزارتی ہے۔ باہر سج بن کر جارہی ہے جہاں اس کی خوب پذیرائی ہوتی ہے اخباروں میں نام ہے خوب تقریریں کی جارہی ہیں۔ پارٹیوں میں جارہی ہیں گھر پر پارٹیاں ہورہی ہیں اور بچے کہاں ہیں؟ وہ اگر ہیں تو نوکروں کے سپرد ہیں دونوں کے پاس اتنا وقت

نہیں ہے کہ بچوں کو دیکھ سکیں والد کو کئی کئی دن بچوں سے ملے ہوئے ہوجاتے ہیں۔ والدین اپنی دنیاؤں میں مگن اور بچے بہترین اسکولوں میں پڑھ کر ڈگریاں تو لے لیتے ہیں مگر اپنی مرضی کی زندگی گزارتے ہی اپنی مرضی کے کام کرتے ہیں۔ افسوس یہ محبت وشفقت سے محروم بچے دنیا میں کیا محبت بانٹیں گے وہ لادین اور خودغرض بن جاتے ہیں۔ محرومیوں میں پلے بچے اخلاقی زوال کا شکار ہوجاتے ہیں معاشرہ میں پڑھے لکھے افراد کا تو اضافہ ہوجاتا ہے مگر خودغرضی اور Self Ceutead ہوجاتے ہیں اور ان میں سے کچھ بچے باغی ہوکر کچھ بھی نہیں پاتے Depressim کا شکار ہوجاتے ہیں اور قنوطیت یا سیت زدہ بچے اپنی اہمیت جتانے کے لئے کوئی بھی فساد کردیتے ہیں۔

غربت وافلاس بےکاری اور یتیمی

بچوں کو جب ضرورت کے مطابق غذا لباس اپنے رہنے کی جگہ میسر نہ آئے تو ایسے بچے رزق کی خاطر ہر اس شخص کی طرف لپکتے ہیں جو ان کے معاشی مسائل حل کرسکتا ہے چاہے وہ جرائم پیشہ ہی کیوں نہ ہو اس طرح وہ برائی اور بے راہ روی کے جال میں پھنس کے مجرم بن جاتے ہیں وہ چند پیسوں کی خاطر Sex Offenders کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور ان کی شخصیت تباہ ہوجاتی ہے چوری، ڈاکہ زنی، فقیر Beggars، دہشت گرد جیسے ذلیل پیشے اختیار کرلیتے ہیں، اگر کہیں حکومت ایسے افراد کی مدد نہ کررہی ہو تو پھر معاشرہ کے خوشحال لوگوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایسے افراد کی مدد کریں ایک کمیونٹی میں ایسے افراد کو خصوصی حصہ لینا چاہئے اور ایسے پروگرام ترتیب دیئے جائیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں یعنی خود کمانے کے قابل ہوسکیں اور ان کی خودداری برقرار رہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جو رات کو سیر ہوکر سویا اور برابر میں اس کا پڑوسی بھوکا رہا جبکہ اس کو یہ معلوم تھا۔ (طبرانی)

اولاد کی تربیت کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام

اولاد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے عطیہ ہے اور ہم (والدین) اس عطیہ کے امین بنائے گئے ہیں اور اس بارے میں قرآن وحدیث کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ کیا ہم نے ان سے غفلت برت کر ان کو برباد کر دیا تھا یا ہم نے اپنی امکان بھر کوشش کی تھی ان کی تربیت میں مشقت اٹھائی تھی۔ سورہ التحریم میں ارشاد ربانی ہے

یا ایها الذین اٰمنوا قو انفسلکم و اهلیکم و نارا

ترجمہ: اے ایمان والو! خود کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر انعام اولاد کی اچھی تربیت ہے (مشکوۃ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر 3 قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا اجر وثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے 1 صدقہ جاریہ کر جائے (کوئی پانی کا کنواں کھدوا دیا یا مسجد یا مدرسہ بنوا دیا یا کوئی دینی اچھی کتاب لکھ دی 2 ایسا علم چھوڑا جس سے لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ اٹھاتے رہیں 3 صالح اولاد جو اپنے والدین کی مغفرت کی دعا کرتی رہے۔ (بخاری ومسلم)

اولاد دراصل انسان کی تہذیب روایات دینی تعلیمات اور پیغام توحید کو زندہ رکھنے کا ذریعہ ہے اور ایک نیک انسان اولاد کی آرزو ہی اس لئے کرتا ہے کہ وہ اس کے بعد اس پیغام حق کو زندہ رکھ سکے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہو سلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ امیر راعی ہے اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال سے مراد راعی ہے اس

سے اس کی بیوی اور گھر والوں کے متعلق سوال ہوگا اور عورت راعیہ ہے اس سے اس کے شوہر اور گھر والوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

اسی طرح بہت سی حدیثیں ہمیں ملتی ہیں اختصار کے لئے چند لکھی گئی ہیں یہ ہمیں یہ پیغام دیتی ہیں کہ اولاد کی تربیت ایک دینی فریضہ ہے جس میں کوتاہی ہوئی تو روز محشر اللہ تعالیٰ والدین کی پکڑ فرمائیں گے۔ اس لئے شروع ہی سے اپنے بچوں کے بارے میں فکرمند ہونا ان کی تربیت کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ پھر نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ سورہ لقمان میں لقمان حکیم کی نصیحتیں اپنے بیٹے کے لئے بیان کی گئی ہیں جو مثال ہیں ہمارے لئے کہ ہم کن کن چیزوں کی تربیت پر بہت زیادہ توین دیں اسی طرح قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے تربیت سب اولاد کی کی مگر ایک لڑکا نافرمان نکل گیا وہ دین پر عمل نہ کر سکا پانی کا جب طوفان آیا اور اس کی موجیں اونچی اٹھنے لگیں ہر طرف پانی ہر چیز پانی کے اندر بہہ گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام بحیثیت باپ تڑپ اٹھتے ہیں اور بیٹے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اس کشتی میں آ جاؤ وہ اللہ کی نگرانی میں ہے اور وہ نہیں ڈوبے گی آج کوئی چیز تمہیں پانی سے پناہ نہیں دے سکتی مگر وہ نہ مانا اور جواب دیا تو یہ کہ پہاڑ پر چڑھ کر میں اپنے آپ کو بچا لوں گا وہ پہاڑ پر چڑھا پانی کی ایک موج بلند ہوئی اور اسے بہا کر لے گئی اور وہ ہلاک ہو گیا حضرت نوح علیہ السلام دعا کرتے ہیں یا اللہ وہ میرا بیٹا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا جواب آتا ہے وہ تمہارے بیٹا نہیں ہے وہ غیر صالح تھا اس کا اب تم سے کوئی تعلق نہیں۔

ہم اپنے بچوں کی تربیت میں محنت بھی کریں اور ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتے رہیں۔

ربنا هب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماما (سورة الفرقان)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری ازواج اور اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ان کو متقین کا امام بنا۔

بچہ کی اسلامی تربیت کی اہمیت وضرورت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل مولود یولد علی الفطرۃ (بخاری)

(ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہ اس کے ماں باپ ہوتے ہیں اسے یہودی نصرانی یا مشرک بنا دیتے ہیں)(یعنی ایسے ماحول میں پالتے ہیں کہ بچہ ان کے اثرات قبول کر کے ویسا ہی بن جاتا ہے)

یہ بات نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ اکثر مائیں اپنے بچوں کے کھانے کی فکر میں پریشان رہتی ہیں اور شکایت کرتی نظر آتی ہیں میرا بچہ تو کچھ کھاتا نہیں ہے بڑی مشکل سے چند نوالے کھلاتی ہوں بچہ آگے آگے اور اماں پیچھے پیچھے پلیٹ لئے گھومتی ہے۔طرح طرح کی غذائیں Variely مہیا کی جارہی ہے بچہ ان کی خواہش کے مطابق سب نہیں کھا پاتا بچہ کی صحت کے لئے کھانا ضروری ہے مگر صرف کھانا ہی ضروری نہیں ہے جس چیز کی ماں فکر کرے گی وہ وہی مقصد حاصل کرلے گی۔اب جبکہ بچہ صحت مند ہے اچھے اسکول میں جارہا ہے A گریڈ لا رہا ہے خوب بہترین لباس اس کو پہنایا جارہا ہے اس کے لئے بہترین مہنگے کھلونے لائے جارہے ہیں مگر ان کی دینی اور اخلاقی تربیت کی ذرا فکر نہیں ہے والدین سوچتے ہیں بچے ابھی چھوٹے ہیں بڑے ہوں گے دیکھا اور سوچا جائے چونکہ والدین نے خود اسلامی اخلاق کسی سے نہیں سیکھے تھے مگر امریکہ میں بسنے والے والدین یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی تربیت کسی مولانا نے Islamic School نے نہیں کی تھی مگر ان کے بچپن میں ان کے قرب و جوار میں پڑوسی رشتہ دار سب مسلمان گھرانے تھے ایک اسلامی ملک کا ماحول تھا مسجدوں سے اذانوں کی صدائیں بلند ہوتی تھیں مسجدیں کونے کونے میں تھیں گو کہ ماحول پھر بھی بہت اچھا نہ سہی مگر آپ کا بچہ اس سے بھی محروم ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ بات زیادہ درست ہے کہ عریانی فحاشی غیر اسلامی تہوار وغیرہ کی تربیت ٹی وی کمپیوٹر اس کی کررہے ہوتے ہیں جو کچھ اسلامی ادب و آداب سکھانے ہیں وہ آپ د سکھانے ہیں۔یاد رکھئے اخلاق کی کتابیں پڑھ کر نہیں آتے اگر آپ چاہتی ہیں کہ Teenager

کی عمر کو پہنچنے کے بعد وہ دینی کتابیں پڑھے اور خود سے اسلامی احکام سیکھ لے تو وہ ناممکن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسے ایسی کتابوں سے دلچسپی نہ ہوگی اگر آپ کے دباؤ میں آ کر وہ کتابیں پڑھ بھی لے تو راتوں رات یعنی بہت ہی کم عرصہ میں وہ اس کے اندر اعلیٰ اسلامی اخلاق واحکام پیدا نہیں کرسکتیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ بچپن میں بچہ سیکھ لیتا ہے وہ ایسا ہے جیسا پتھر پر نقش کر دیا گیا ہو۔

دین اسلام اور اعلیٰ اخلاق پہلے دن سے یعنی حاملہ ہونے کے وقت سے ہی نقش کرنا شروع کر دینا چاہئے تاکہ Teenager کی عمر تک پہنچ کر وہ بیج پودا بن کر ثمر در ہو جائے یعنی با اخلاق ہو جائے یہ صرف آپ کا گھر بلکہ آپ کے اردگرد کے لوگوں کا ماحول بھی اس کے بہترین اخلاق سے منور ہو جائے اور ہر دیکھنے والا ملنے والا آپ کو یہ خوشخبری سنائے کہ کتنا با اخلاق اور باتمیز بچہ ہے۔

میری ایک دوست ہے جو اب بڑھاپے کی دہلیز پر بیٹھی ہے کہتی ہے میرے دونوں بچوں کی تربیت امریکہ کے ماحول نے کی ہے میں نے صرف ان کی پڑھائی Education کی فکر کی میرے پاس فرصت ہی نہ تھی اپنے Career سے ان کو عشق تھا بیٹی نے پڑھ لکھ تو لیا مگر شادی ایک ہندو مرد سے کرلی کہ سب انسان برابر ہوتے ہیں اور بیٹا ڈاکٹر تو بن گیا مگر شادی ایک یہودن سے کی پھر اس سے طلاق لی اور عیسائی سے کرلی دونوں بچے دور ہیں دوسرے States میں جہاں کی Jobs ہیں وہاں رہتے ہیں ماں ایک اپارٹمنٹ میں تنہا رہتی ہے پیس کی کمی نہیں ہے بڑی حسرت سے کہتی ہے کاش کوئی میرے وہ ماہ و سال لوٹا دے اب میں بالکل اپنے Career پر توجہ نہ دوں گی بلکہ بچوں کی اچھی دیکھ بھال کروں گی مگر وائے افسوس گزرا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا یہ بڑے بے رحم ہے تیر کی طرف جو ایک دفعہ کمان سے نکل جائے تو واپس نہیں آتا صرف پچھتاوے ہی پچھتاوے رہ جاتے ہیں بچوں کو ان سے کوئی انسیت نہیں کیونکہ انہوں نے Qulity Time کبھی ان کے ساتھ نہیں گزارا بس Brith

Day پر کارڈ بھیج دیتے ہیں۔

جو والدین اپنے بچوں کی صحت اور تعلیم پر جو توجہ دیتے ہیں اس کے لئے جتنی کوششیں کرتے ہیں قربانیاں دیتے ہیں سب دولت خرچ کتے ہیں ان کی اس محنت کا نتیجہ وہی نکلتا ہے جو انہوں نے چاہا تھا چونکہ دینی تربیت سے ان کو محروم رکھا گیا تھا اسی لئے ماں باپ بچوں کی لاپرواہی، نافرمانی، بدسلوکی اور ایذارسانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کسی بچہ کے پاس اس سے بھاگتی دوڑتی مغرب کی زندگی میں اتنا وقت نہیں کہ والدین کے پاس ملنے کے لئے جائے ان کی دکھ بیماری میں ان کا سہارا بنے اب جبکہ وہ محتاج ہیں ان کو سہارے کی ضرورت ہے تو ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے مغرب میں جو بجا Oldhouse نظر آتے ہیں جس میں بچے والدین کو چھوڑ جاتے ہیں یا امیر والدین خود ان میں جا بستے ہیں۔ بوڑھے والدین کے لئے اب اس کی ضرورت مسلمانوں میں محسوس کی جا رہی ہے وہ دن دور نہیں جب جگہ جگہ Muslim Old Homes نظر آنے لگیں گے۔ ایدھی سینٹر پاکستان میں تو یہ خدمت انجام دے ہی رہا ہے۔ اسلام میں ان Houses کا تصور بالکل بھی نہیں ہے بچوں کی اس تربیت پر زور ہے کہ فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین پر محبت بھری نظر حج کے ثواب کے برابر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پوچھا اگر ہم بار بار نظر ڈالیں فرمایا تم تھک جاتے ہو مگر اللہ ثواب دیتے نہیں تھکتا۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ماں باپ بوڑھے زندہ ہیں اس کے لیے جنت اور جہنم کے دو دو دروازے کھلے ہیں چاہے تو دونوں کی خدمت کر کے جنت حاصل کر لے اور چاہے تو ان سے بدسلوکی کر کے جہنم میں اپنی جگہ بنا لے۔

ہم کو چاہئے کہ بچوں کو بڑوں کا ادب ان سے محبت ان کی خدمت کی تعلیم دیں اور ہم خود عملی نمونہ بن کر دکھائیں ہمارے گھروں میں ہمارے ساس سسر ہوں بچے ان کی محبت لیں اور ماں باپ کو ان کی خدمت کرتے دیکھیں اگر والدین زندہ نہیں تو کمیونٹی کے بوڑھے لوگوں کی دیکھ بھال ضرور جا کر کریں

تاکہ بچوں کو عملی نمونہ نظر آئے بعد کے صفحات میں ہم تفصیل سے تذکرہ کریں گے کہ تربیت کی بنیادوں کو کیسے مضبوط کیا جائے اور اس سلسلے میں لمحہ بہ لمحہ ہم کیسے خود بچوں کے ساتھ اپنے آپ کو Improve کرتے جائیں تاکہ ان کی اصلاح وتربیت بخوبی کر سکیں تربیت کا کام والدین کی ذمہ داری ہے انہیں ہی ادا کرنا ہے اور اس کے لئے بڑی جدوجہد کرنی ہے کتنا صبر کرنا ہے اور کتنی لگن سے یہ کام کرتے رہنا ہے اسی لیے اولاد آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنتی ہے بے توجہی سے یہ گناہ جاریہ بنتی ہے۔

پانچواں باب Chapter # 5 صفحہ 40-55

پیدائش کے بعد سے بچے کی عمر 18 ماہ ہونے تک

Emotional and discipilinary traning

1) بچہ میں اعتماد قائم کرنا

Building Teust

2) صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنا

3) اپنی پہچان کروانا Identity

4) بولنا سکھانا

5) بچوں میں تجسس کو فروغ دینا

Expanding Interests

خود سوالات پوچھنا اور اس کے پوچھے گئے سوالات کے جواب دینا

6) عادات بنانا Training By Habits

7) Shyness غیر ضروری شرمیلے پن پر توجہ کرنا

اعتماد قائم کرنا Trust Building

پیدائش کے بعد جب بچہ روتا ہے تو یہ اس کی صحت وزندگی کی علامت سمجھتا جاتا ہے دنیا میں اپنی موجودگی کا اعلان وہ رونے Crying سے کرتا ہے اور پھر جب تک بولنا شروع نہ کر دے روتا ہی رہتا ہے اگرچہ اسے بھوک لگی ہو پیاس لگی ہو ڈائپر بدلنا ہے یا کوئی تکلیف ہے اس کی سب ضروریات کا پتہ رونے سے ہی چلتا ہے۔

بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا جاتا ہے وہ اب ماں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے بھی روتا ہے، وہ ماں کی نرم گرم گود کو پسند کرتا ہے اور اس میں آ کر وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے اس کو رونا اس عظیم ہستی نے سکھایا ہے جس نے چڑیوں کو اڑنا ہواؤں کو چلنا اور بارش کو برسنا سکھایا ہے جو اس عالم ہستی کی پرورش و نگہداشت کر رہا ہے اس نے یہ زبردست انتظام رکھا ہے کہ صرف ایک عمل Crying انسانی بچہ کی ساری ضروریات کو پورا کرنے کا سبب بن جاتا ہے سبحان اللہ! ہم میں سے کسی کو یہ طاقت نہیں کہ اتنے چھوٹے بچوں کو کچھ سکھا سکیں بچہ کی ضرورت پوری کر کے اسے خاموش کرا کے ماں کو ایک زبردست خوشی کا احساس ہوتا ہے۔

بچہ کو صبر سکھانے کے لئے روتے نہ چھوڑ دینا چاہئے اس کی ضرورت کا احساس کر کے پورا کرنے کی کوشش کرنا چاہئے اس سے بچہ میں Trust پیدا ہوتا ہے زیادہ دیر بچہ کو روتا چھوڑ دینے سے اس میں Fnsecurity کا احساس پیدا ہوتا ہے جب تھوڑا اور بڑا ہوتا ہے تو ماں کو دیر کے بعد دیکھنے پر Fuss کرتا ہے ماں سے چمٹ جاتا ہے اور گود سے اُترنا نہیں چاہتا۔

جب 6 مہینہ کا بچہ وہ حرکت کرے جو ماں کو پسند نہیں کان میں سے بُندہ کھینچ لے یا باپ کی ڈاڑھی کے بال نوچے کیونکہ اب اس کی Grip مضبوط ہو رہی ہوتی ہے تو ایسی حرکتوں پر ناراض ہونے اس کی پٹائی کرنے Discipline کرنے کی بجائے اس کی توجہ کسی اور چیز کی طرف مبذول کر دی جائے بچہ بڑی جلد دوسری طرف متوجہ ہو جاتا ہے بچہ کو زبردستی کسی دوسرے کی گود میں دینے کی کوشش نہ کی

جائے جب تک وہ خود نہ چاہے ایسا اس وقت عام طور پر ہوتا ہے جب آپ کسی سے ملاقات کو جاتے ہیں اور میزبان بچے کو اپنی گود میں لینے کی کوشش کرتا ہے بچہ کو نئے ماحول سے مانوس ہونے میں تھوڑی دیر لگتی ہے پھر وہ ماحول کو Learn کرنے کی کوشش کرتا ہے ادھر ادھر دیکھ کر Crowl کر کے Explore کرنے کی کوشش کرتا ہے چیزوں کو چھو کر بلکہ منہ میں ڈال کر دیکھتا ہے کہ یہ کیا ہے؟

ایک سمجھدار ماں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچے کے رونے کا سبب کیا ہے بھوک ہے، تکلیف ہے یا بات توجہ حاصل کرنا ہے یا ماں کی گود میں آنا ہے، اگر بچہ کی سب ضرورتیں پوری کی جا چکی ہیں پھر بھی وہ روتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے اسے اس کے بستر پر چھوڑ دینا چاہئے وہ اپنی فطرت کی آواز پورا کر کے خود ہی خاموش ہو جائے گا ماؤں کو اس سلسلے میں بہت پریشان نہیں ہونا چاہئے۔

ماحول بدلنے سے بچنے کی طبیعت پر گہرا اثر پڑتا ہے چاہے آپ نے نیا گھر بدلا ہو یا بچہ کا Daycare بدلا ہے بچے ایسی حالت میں بہت سُست ہو جاتے ہیں، دودھ پینا کم کر دیتے ہیں، خوشی کا اظہار نہیں کرتے آپ کی لاکھ کوشش پر وہ زیادہ نہیں ہنستے آپ اگر کبھی پریشان ہوں تو بزرگ خاتون سے مدد لیں یا کسی یا انٹرنیٹ پر ڈالی گئی ترکیبیں بھی کارآمد ہو جاتی ہیں۔

بچہ گھٹنوں چلنے لگتا ہے تو Toddler بہت مشہور ہے وہ ہر چیز میں گھسنے کی کوشش کرتا ہے خاص طور پر وہاں جہاں آپ پائی جاتی ہیں یعنی Kitchen اگر آپ نہیں چاہئیں کہ وہ چھری سے کھیلے آپ اس کے ہاتھ میں چمچ پکڑا دیں اور بچہ سے چھری چھین کر اسے روتا نہ چھوڑیں رونے کے Phase میں ڈالنے سے بچائیں بچہ چمچے سے کھیلنا شروع کر دے گا۔ نہیں کرو Dontdo کے الفاظ چھ ماہ کا بچہ خوب سمجھنے لگتا ہے جب آپ کچن میں کام کر رہی ہوں تو بچہ کو ساتھ ہی اس کے جھولے وغیرہ میں بٹھا لیجئے اور کام کے ساتھ ساتھ اس سے باتیں بھی کرتی جائیں مثلاً یہ دیکھو میں آج گاجر کا حلوہ بنا رہی ہوں یہ لمبی لال لال چیز گاجر ہے اس کے ہاتھ میں پکڑا دیں وہ اسے چوسے گا اب میں اس کو Grate کروں گی اس مشین میں ڈال کر پھر میں اس کو Pot میں ڈال کر چولہے پر رکھوں گی

پکاؤں گی اسی طرح تمہارے لئے اور میرے لئے مزیدار صحت مند کھانا تیار ہو جائے گا بچہ آپ کو بولنے سے اپنے آپ کو Involve محسوس کرے گا اور آپ کی منہ کی حرکتوں Lipreadug کو غور سے دیکھے گا پھر وہی الفاظ بولنے کی کوشش کرے گا چاہے آپ کی سمجھ میں اس وقت نہ آئیں بچے کو گھر کی مختلف چیزوں کی Knowledge دینے کی کوشش کرتی رہیے چھوٹی چھوٹی با تصویر کتابیں بھی اس مختلف موضوعات پر مل جاتی ہیں مگر Live بات کرنا روزمرہ کے Scenes پر بات کرنا بہت موثر بہترین طریقہ ہے اس سے بچے کی Knowledge اور دلچسپیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ مت سوچئے کہ بچہ کچھ نہیں سمجھتا۔ بچہ سنتا بھی ہے اور سمجھتا بھی ہے چاہے اس وقت کسی معمولی کھیل میں بظاہر لگا ہوا ہو۔

جب بچہ کو آپ Bodypart کے نام سکھائیں وہ اگرچہ بولتا نہیں ہے مگر ہاتھ کے اشارے سے سب بتا دیگا کہ بال آنکھ کان اور زبان کیا ہیں اور کہاں ہیں گھر میں Pels رکھے جائیں جیسے چڑیاں مچھلیاں بطخ مرغیاں وغیرہ اس سے بچے خوش ہوتے ہیں ان کو جانوروں کی بولیاں سکھائی جائیں اور جانور کی تصویر دکھائی جائے ہو سکے تو Zoo لے جا کر Natural Zuviron سے روشناس کرایا جائے ان کی دنیا صرف گھر تک محدود نہ کر دی جائے۔

صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنا Clean Liness

بچے میں بہت چھوٹی عمر سے صفائی کی عادت ڈالنی چاہئے جب بچہ ڈائپر استعمال کرتا ہے جیسے ہی آپ محسوس کریں وہ گندہ ہو گیا ہے اس کو فوراً بدل دینا چاہئے۔ اس طریقے سے ایک تو وہ Rashes سے بچ جائے گا دوسرے جب وہ گندا ہو گا وہ روئے گا اسے صاف رہنے کی عادت ہو جائے گی۔ اسی طرح ہاتھ منہ دھلانا دانت صاف کرنا صبح کو اور شام کو اگرچہ وہ خود یہ کام کرنے کے قابل نہیں مگر ایک

اچھی ماں بہت شروع ہی سے یہ سب خود کرتی ہے اور بتاتی جاتی ہے کہ میرا بچہ اب کتنا خوبصورت لگ رہا ہے تھوڑا بڑا ہونے پر وہ خود کرنا چاہے گا اور ماں اس میں مدد کرے گی صاف رہنے پر اس کو Encourge کیا جائے ایک Hug یا Kiss کی صورت میں اس طرح بچے کے کپڑا کسی وجہ سے گیلے یا گندے ہو جائیں تو فوراً بدلوا دیئے جائیں ایک شرٹ پر دھبہ لگ جائے تو اس کو بدل دیا جائے تا کہ بچہ گندے کپڑے پہننے کا عادی نہ ہو جائے بچہ کو سلیقہ سکھایا جائے کہ آئس کریم کس طرح کھائی جاتی ہے کہ اس سے چہرہ اور کپڑے گندہ نہ ہونے پائیں۔ یاد رکھئے بچے بہت جلد سیکھ لیتے ہیں صرف مائیں سکھانے میں سُستی کرتی ہیں اور چھوٹا سا بچہ سمجھ کر لا پرواہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صفائی نصف ایمان ہے'' دوسری جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الطھور شطر الایمان** بچوں کے ناخن بڑے ہو جائیں تو ان کو پابندی سے کاٹتے رہنا چاہئے چھوٹے ہوتے ہیں تو اپنا چہرہ زخمی کر دیتے ہیں بڑے ہوتے ہیں تو والدین کو پیار کرتے وقت ان کا چہرہ زخمی کرتے ہیں بڑے ناخن میں میل گندگی بھر جاتی ہے اگر چہ وہ چھوٹے ہوں کیونکہ ماحول آلودہ ہوتا ہے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں تو پیٹ کی بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ کے ناخن کاٹے جائیں اور شہادت کی انگلی سے شروع کیا جائے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کیا جائے بچہ کو Tissue Paper کا استعمال سکھایا جائے اور ماں کے پرس میں چھوٹا سا ٹشو پیپر کا پیکٹ ہونا چاہئے بہتی ہوئی ناک کو صاف کرنے میں صفائی کی عادت بہت کام آتی ہے۔

اسی طرح کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے جائیں اگر بچہ چھوٹا ہے اور بڑا ہے تو اس کو دھونے کو کہا جائے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھلوائے جائیں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اسی طرح بچوں کو نہانے کا شوقین بنایا جائے ٹب میں پانی بھر کر کھلونے ربر کے ڈال دیئے جائیں وہ پہلے کھیلے پھر ماں اسے نہلا دے۔ بعض بچوں میں ناک کے اندر گندگی (عرف عام چوہے) انگلی ڈال کر نکال کر

کھانے کی بُری عادت ہوتی ہے اور بعض بچوں میں ناخن دانت سے کُتر کر کھانے کی عادت دیکھی جاتی ہے۔ مستقل ناخن کُتتے رہنے سے ناخن نہایت چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ بچوں کو اس عادت سے بچایئے ناخن سے انگلیوں کی پوریں مضبوط ہوتی ہیں اور اس سے بچوں میں گرفت (پکڑنے) میں آسانی ہوتی ہے۔ پنسل آسانی سے پکڑ کر لکھنے میں آسانی ہوتی ہے بچوں کی خراب عادات پر مستقل ٹوکتے رہیں اور عادت کے گھناؤنے پن کا احساس دلاتی رہیں چاہے وہ کوئی کہانی کی صورت میں ہو جس سے وہ خوفزدہ ہو کر عادت بد چھوڑ دے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ بچے کے پاس Snack رکھ دیئے جائیں تا کہ وہ ایک ایک اٹھا کر کھاتا رہے اور یوں مصروف رہ کر گندے شغل سے بچ جائے۔

مسلمان بچوں کو کھانا کھانے سے پہلے **بسم اللہ و علی برکت اللہ** کہنے کی عادت ڈلوائی جائے اور ختم ہونے پر **الحمدللہ الذی اطعمنا و اسقٰنا واجعلنا من المسلمین** (شکر ہے اللہ کا جس نے کھانا کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا) سکھائی جائے عادت ڈالنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر لقمہ پر بسم اللہ اور اس کے ختم پر الحمدللہ کہلوایا جائے اس طرح جب عادت پڑ جائے تو صرف کھانے کے شروع اور آخر میں دعا پڑھی جا سکتی ہے یہ آزمودہ ترکیب ہے آما کر ضرور دیکھئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو بچوں میں پروان چڑھایئے۔

شناخت یا اپنی پہچان Identity

بچوں کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ پہلے والدین اپنے آپ کو سدھاریں اپنی اصلاح کریں بچے کی پیدائش کے بعد ذمہ دار والدین اپنی بُری عادات ترک کرنا شروع کر دیتے ہیں تربیت کا کام پہلے دن سے شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ ہمارے لئے غور طلب ہے کہ وہ پہلا دن کون سا ہو؟ ماں کا

انتخاب کا دن، حمل کا پہلا دن یا پھر پیدائش کا پہلا دن؟ ضروری بات یہ ہے کہ یہ سارے دن اہم ہیں ہم اگر ان میں ایک Miss کر دیتے ہیں تو دوسرے مرحلہ پر کام شروع ہو جانا چاہئے اور اگر دوسرا بھی Miss کر دیا تو تیسرے نکتہ سے ہی تربیت کا کام شروع ہو جانا چاہئے ابھی بھی وقت نہیں گزرا۔ ہاں اگر ہمیں بچے کے Teenage بننے کے وقت ہوش آیا ہے تو ہم کافی Late ہو جاتے ہیں۔

گھر میں جو گفتگو کی جاتی ہے وہی بچہ بھی سیکھ لیتا ہے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بدزبانی، گالی کا استعمال، مار پیٹ Oral Abuse کا گھر میں ماحول نہ ہو۔ نہ ایسے فحش گانے گھر میں بجائے جائیں کہ بچہ وہی سیکھ لے۔ میری ملاقات ایک خاتون سے ہوائی جہاز کے سفر میں ہوئی ان کی گود میں 9 مہینہ کا بچہ تھا جب وہ رونے لگا تو انہوں نے جھٹ اپنے کان سے اُتار کر بچے کے کان میں لگا دیا وہ چُپ ہو گیا۔ میں نے پوچھا آپ کی سنوار رہی ہیں اسے؟ بولیں ''چھنو کی آنکھ میں ایک نشہ ہے'' یہ گانا اس کو بہت پسند ہے سنتے ہی چُپ ہو جاتا ہے'' اور میں سوچ رہی تھی یہ بچہ بڑے ہو کر کیسے الفاظ بولنے والا ہے۔

سال بھر کا بچہ گالی دینا اور دھن پر تھرکن سیکھ جاتا ہے تو والدین خوش ہوتے ہیں کہ ہمارا بچہ کتنا تیز ہوشیار ہے والدین کی ہمت افزائی پر وہ مہمانوں کے سامنے بھی یہ کرتب دکھاتا ہے اور ان کو شرمندہ کرتا ہے۔

بچہ اس عمر میں یہ الفاظ سیکھتا ہے ''یہ میرا ہے'' Mine اور آپ کے بار بار No کہنے پر No بھی سیکھ لیتا ہے Baba اور Mama کے الفاظ بھی اس کو بولنا آ جاتے ہیں جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے اکثر وہ ضد کرتا ہے کہ آپ سے چمٹا رہے ماں کو باہر جاتے دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر چلی جائیں گی روتا ہے چلاتا ہے اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ اسے Block سے کھیلنا سکھائیں اور پیپر پینل رنگ برنگے پکڑائیں Crayons جس سے وہ لکیریں بنائے اور اپنے کام پر خوش ہو اور پاس بیٹھی رہیں اسے یقین دلاتی رہیں کہ میں آپ کے پاس بیٹھی ہوں آپ کو کوئی کتاب پڑھنی ہے یا کچھ

سلائی وغیرہ کرنی ہے تو بچے کو بھی اس کی چیزوں Toys کے ساتھ پاس بٹھائیں تاکہ اس میں محفوظ رہنے کا احساس رہے۔ کہیں جانا ہو تو دو سالہ بچے کو واضح طور پر سمجھا دیں کہ آپ کچھ دیر کے لئے باہر جا رہی ہیں اور دادی یا نانی یا بے بی سٹر Baby Sitter آپ کے ساتھ رہے گی اور پیچھے مڑے بغیر چلی جائیں اس کے رونے پر بار بار رحم کی نظروں سے نہ دیکھیں بچہ بہت جلد آپ کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی اپنے پسندیدہ کھیل میں مصروف ہو جاتا ہے۔

اگر آپ کہیں Visit کرنے گئی ہیں اور بچہ واپسی پر رضامند نہیں ہے تو آپ اسے یقین دلائیں کہ آپ دوبارہ آئیں گی ایسا ہرگز نہ کیجئے کہ اس کی ضد سے تنگ آ کر آپ اسے ڈرائیں کہ میں تمہیں یہیں چھوڑ جاؤں گی یا گھر چلو جا کر پٹائی کروں گی آپ اس سے کہیں آپ جا رہی ہیں اور آپ کو میرے ساتھ جانا ہے تو فوراً آ جائیں اور آپ اپنے قدم آگے کی طرف بڑھانا شروع کر دیں بچہ جب ماں کو جاتا ہوا دیکھے گا تو وہ خود ہی پیچھے آنا شروع کر دے گا آپ ذرا آہستہ چلیں تاکہ اس کے چھوٹے قدم آپ کے قدموں کر برابر آ جائیں ایسے Situation کہیں بھی ہو سکتی ہے Shopping Mall میں بھی ہو سکتا ہے آپکو غصہ نہیں کرنا اپنے رویے میں Be Definite And Calm ہوں۔

3 سال کے بچے ادھر ادھر دوڑ کر بہت خوش ہوتے ہیں آپ انہیں چھوٹے چھوٹے کام سکھا سکتی ہیں۔ Waste پیپر کو Waste Paper Basket میں ڈالنا۔ Diaper لے کر آنا TV Remote لانا، فون لے کر آنا وغیرہ بچہ جب میرا کہنا سیکھ لیتا ہے تو اکثر Diaper آپ کے ہاتھ سے لے لیتا ہے یہ میرا ہے مہمان بچہ آتا ہے تو اس سے کھلونا Toy چھین لیتا ہے یہ میرا ہے اس سے پریشان نہ ہوا جائے ایسے بچے بڑے ہو کر Responsible بنتے ہیں۔ ایسی چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اس وقت اپنے بچے سے Toy چھین کر مہمان بچہ کو نہ دیں بلکہ دوسرے کھلونا لا کر مہمان بچے کو دیں اور اپنے بچے کو واضح طور پر بتا دیں کہ یہ کھیلنے کے لیے دیا ہے وہ تھوڑی دیر میں واپس

کردے گا اس کے لانے سے نہ ڈریں بچہ کو Share کرنے کی عادت ڈالیں۔

Share کرنا

یہ اخلاقی صفت بچے میں Develop کرنا بہت ضروری ہے بچہ اس طرح دوسروں کا خیال کرنا سیکھتا ہے اور خودغرضی جیسی رذیل صفت سے بچ جاتا ہے اس کے لئے کئی طریقہ اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ چاکلیٹ کا ایک پیکٹ دے کر اس سے کہیں یہ آپ کا ہے مگر اس کو گھر میں Share کرنا ہے ایک چاکلیٹ ماما کی ایک بابا کی ایک بھائی کی اگر نانی دادی ہیں تو وہ بھی شریک ہوں گی اور سب اس سے چاکلیٹ لے کر خوش ہوں اسے پیار کریں تا کہ اس کی ہمت افزائی ہو اور Loss پر افسردہ نہ ہو آپ دیکھئے گا بچہ کتنا خوش ہوتا ہے اور ہمیشہ Share کرنا پسند کرتا ہے۔

یہی چیز آپ کھیل کے ذریعہ بھی سکھا سکتی ہیں بچے کی ننھی ہتھیلی پر آپ اپنی پانچوں انگلیاں جوڑ کر رکھیں اور کہیں چلو کھیر پکاتے ہیں دودھ لاؤ، چاول لاؤ، چینی لاؤ، بادام لاؤ، پستے لاؤ تب سب Imaginary ہیں وہ لاتا جاتا ہے پھر کھیر تیار ہو جاتی ہے اور اسے اب تقسیم کرنا ہے ایک انگلی پر ماں کا نام دوسرے اُٹھا کر باپ کے نام پھر بھائی کے نام پھر دادی کے نام اور باقی اس کی ننھی ہتھیلی اس کے منہ پر رکھ دیں کہ اب باقی تم کھالو کافی بچ گئی ہے۔

بولنا سکھانا

جی ہاں بولنا یعنی گویائی تو بے شک اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے مگر والدین کا یہ فرض بنتا ہے کہ بچے پر توجہ دیں کہ اگر ایک سال کی عمر سے اس کے منہ سے امی ابا جیسے الفاظ نہیں نکل رہے تو خود اس کا چیک اپ کروائیں۔ اکثر کان خراب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ سن نہیں پاتا اس لئے بول بھی نہیں سکتا یا پھر Cootuse ہو جاتے ہیں جو دو زبانیں گھر میں بولی جاتی ہیں اس لئے وہ نہیں بول پاتے۔

آپ کا فرض ہے کہ بچہ جب چھوٹی عمر کا ہے یعنی 3 مہینہ سے 12 ماہ تک آپ اسے مسلسل باتیں کرتی

رہیں وہ غور سے آپ کو دیکھتا ہے آہستہ آہستہ اس کا Concetration بڑھتا ہے یاد رکھئے بچے کے ساتھ ماں باپ ایک ہی زبان بولیں جو بھی آپ کو پسند ہو اردو یا انگلش عربی پنجابی۔ آپ اس سے یہ یہ کہیں میرا بچہ کتنا پیارا ہے میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں اپنی جان سے پیارا ہے یہ بڑا ہو جائے گا تو مجاہد بنے گا دین کا کام کرے گا گھر میں قرآن کے Audio کیسٹ اور اذان کا کلاک بھی ہونا چاہئے بچہ کے ذہن میں جو کچھ آپ بول رہی ہیں وہ Feed ہوتا جا رہا ہے دیکھا گیا ہے ایسے بچے جلدی بولتے ہیں ماں مستقل بولتی ہی رہے جب کھانا کھلانے کرسی پر بٹھائے میرا منا گاجر کا جوس پئے گا انڈہ کھائے گا طاقتور ہوگا اچھا مومن بنے گا وغیرہ وغیرہ۔

5 سالہ فرحان بولتا نہیں ہے ان کی بنی سنوری ماں سب جب ایک پارٹی میں پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے تو بولیں کم بخت مجھے زہر لگتا ہے شادی ہوتی ہی میں حاملہ ہوگئی ذرا بھی لائف انجوائے کرنے کا موقع نہیں ملا ہمارے شوہر نے Abortion بھی کرانے نہیں دیا۔ وہ نفرت ماں کے بچے پر اثر انداز ہوئی ماں کی بے توجہی ابھی تک ہے باپ بزنس مین ہے اسے ذرا فرصت نہیں اب اسکول میں داخل کرنے کا وقت آ رہا ہے احساس ہوا اب اس کی Speach Therophy ہوگی ساری بات اشاروں سے کرتا ہے۔

اسی طرح 4 سالہ سمیع بھرے گھر میں رہتا ہے دادا دادی اردو بولتے ہیں ماں پنجابی بولتی ہے اور کارٹون وہ انگلش میں دیکھتا ہے بولنا اس نے اب شروع کیا جب ماں نے جاب پہ جانا شروع کیا اور بچہ پورے دن Day Care میں جانے لگا تو اب انگلش بولنی شروع کی۔

یعنی اگر آپ کا بچہ بول نہیں رہا تو اس کی وجوہات ہوتی ہیں آپ ان پر توجہ دیں اور صرف پریشان ہو کر نہ رہ جائیں۔

بولنا سکھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بچہ بولنے لگے تو اسے لفظ اللہ سکھاؤ''

پھر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتدریج سکھایا جا سکتا ہے۔ بچے کی حوصلہ افزائی بہت ضرورت ہے جب اگر چہ لفظ واضح نہیں ہوتا پھر بھی بہت خوش ہوا جائے اور اسے چوما جائے کہ تم نے بہت اچھا بولا ہے پھر وہ بار بار بولنے کی کوشش کرے گا۔اسی طرح توحید کا نقش بھی اس کے دل میں بیٹھ جائے گا اس کو شہادت کی انگلی اٹھانی بھی سکھائی جائے کہ اللہ ایک ہے اور آسمان کی طرف نظر کی جائے اللہ اوپر ہے والدین کو خود پہلے پتہ ہونا چاہئے کہ توحید کیا ہے؟

توحید کی تین اقسام ہیں

1) توحید ربوبیت

2) توحید الوہیت

3) توحید اسماء وصفات

توحید ربوبیت

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کائنات حاکمیت اعلیٰ اور تدبیر کائنات میں اکیلا مانا جائے یعنی وہ ہی خالق مالک رزاق پوری کائنات کا انتظام سنبھالتا ہے وہی موت دیتا ہے وہی حیات دیتا ہے وہ غنی ہے پوری کائنات اس کی محتاج ہے **الا له الخلق والامر تبارک الله رب العالمين** (الاعراف 54) سن لو ساری مخلوق اللہ کی ہے اور حکم بھی اس کا چلتا ہے بہت ہی بابرکت ہے سارے جہاں کا رب۔

توحید الوہیت:

انسان کسی قسم کی عبارت یا عبادت کا کوئی حصہ کسی دوسرے کے لئے مخصوص نہ کرے خواہ وہ کوئی نبی ہو یا پیر صاحب یا کوئی ولی نیک انسان یا کوئی باباجی کا مزار وغیرہ اس لئے کہ عبادت کے لائق وہی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے جو اس کے حق الوہیت میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں **اتخذو**

احبارھم و رھبانکم ارباب من دون الله (التوبہ 31) انھوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ آیت پڑھی تو میں نے کہا وہ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں جب ان کے علماء حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیتے تو وہ ان کی پیروی Follow کیا کرتے تھے یہی عبادت ہے۔

توحید اسماء وصفات

وہ تمام نام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند فرمائے ہیں وہ سب اس کی صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے برابر کوئی نہیں ہے۔

لیس کمثله شی وھو السمیع البصیر (شوری 11)

(اس کی مثال کچھ نہیں ہے وہ خوب سننے اور دیکھنے والا ہے)

توحید کی ان اقسام کو بچے کو ذہن میں مختلف مثالوں سے نقش کر دیا جائے تو وہ بڑا ہو کر شرک سے محفوظ رہے گا اس کا تفصیلی بیان ایمانی تربیت کے باب میں کیا جائے گا۔

بچوں میں تجسس کو فروغ دینا Expanding Fnterest

3، 4 سالہ بچے کی عمر سوالات پوچھنے کی ہوتی ہے وہ اپنے اردگرد کے ماحول کو دیکھتا ہے اور سوالات کرتا ہے یہ آپ کا کام ہے بچے کے سوالات Suspenses کے ایسے مناسب جواب دیں کہ اس کی تسلی ہو جائے اس طرح آپ اس کی ذہنی ترقی میں معاون ثابت ہوں گے اگر آپ مصرف ہیں تو بچے کے سوال پر اس کو ڈانٹ کر خاموش نہ کریں کیا ہر وقت اوٹ پٹانگ سوالات کرکے پریشان کرتے ہو؟ وہ سوال آپ کے لئے بے کار ہو سکتا ہے مگر آپ کے بچے کے لئے بہت اہم ہے مثلاً اس نے یہ پوچھا ہے کہ بادل سے پانی کے قطرے جب زمین پر گرتے ہیں تو کیا ان کو چوٹ نہیں لگتی اس

وقت آپ کا جواب دینا ضروری ہے آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت بارش کا زبردست انتظام وحدانیت ہونا اس کے ذہن میں بٹھائیں کہ پانی کس طرح زمین میں چلا جاتا ہے زمین اس کو اپنی گود میں لیتی ہے جمع کرتی ہے پھر ندی نالے بنتے ہیں اور پانی ذخیرہ ہوجاتا ہے۔ پانی کو Dig کر کے نکالا بھی جاسکتا ہے وہ زمین کے اندر چلا جاتا ہے یہ قدرت کا انتظام ہے اگر بارش نہ ہوگی تو پانی بھی نہ ہوگا اور پانی نہ ہوگا تو ساری مخلوقات انسان جانور سب مرجائیں گے پانی کی رفتار زمین تک آتے آتے آہستہ آہستہ ہوجاتی ہے۔

جب آپ حاملہ ہوتی ہیں تو بچہ آپ کے پیٹ کے بڑے ہونے پر سوال کرتا ہے آپ یا اسے ڈانٹ دیتی ہیں یا یہ جواب دیتی ہیں کہ کھانا زیادہ کھارہی ہوں یا بچہ اگر اصرار کرے کہ اسے بھی ننھا بہن یا بھائی چاہئے تو آپ کہتے ہیں اسپتال سے جا کر لے آئیں گی ایسے ادھورے جواب بچوں کے اندر مزید سوالات کو جنم دیتے ہیں جس طرح ایک ایسا ہی بچہ اسپتال میں اپنے بیمار انکل کو Visit کرنے گیا تو پوچھا کہ کیا انہوں نے اپنا بچہ لے لیا ہے؟ یا انہیں بچہ کب تک ملے گا؟ بچے کے سوالات سے کبھی گھبرائیں نہیں انہیں مناسب جواب دیں کہ بچہ ماں کے پیٹ کے اندر ہے وہ جب بڑا ہوجائے گا Grow ہوجائے گا تو اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے وہ باہر آجائے گا ابھی امی کے پاس ہی رہے گا۔ یہ ہی وقت ہے جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی چیزوں کو پیدا کرنے (خلاقیت) وحدانیت، ربوبیت اور رزاقیت کے بیج اس کے دل میں بو دیئے جائیں اسے بتایئے کہ کیسے صبح سویرے چڑیاں اپنے گھونسلوں سے بھوکے پیٹ نکلتی ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رزق کھانے کا انتظام اس دنیا میں کر رکھا ہے۔ خود انسان کے جسم کے Body Parts آنکھیں، کان، ہاتھ پاؤں اور زبان کیوں دیئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور اس کائنات کو غور سے دیکھیں اس طرح کی معلومات حاصل ہونے پر چھوٹی عمر ہی سے دنیا کے بارے میں اس کا نقطۂ نظر واضح ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔

As he gather information the child expands his view of the world.

جب کبھی سونے کے لئے کہتی ہیں وہ کہتا ہے میں Busy ہوں اب آپ ناراض ہورہی ہیں کہنا نہیں مانتا۔ سارا دن ہوگیا پیچھے دوڑتے ہوئے سوتے تو جان چھوٹے۔ یہ تو میری نقل میں کہہ رہا ہے کہ میں Busy ہوں۔ یہ نہایت غلط طریقہ ہے اسے بستر تک لے جانے کا۔ آپ اسے وقت یہ دیکھیں کہ یہ بچہ کیا واقعی اپنے کھیل میں یا اپنے Imagination میں Busy ہے آپ اس سے کہیں گی ٹھیک ہے ٹھیک ہے جلدی جلدی کام سمیٹو اور دس منٹ میں بستر پر آجاؤ آپ کے اس رویے سے وہ تعاون کرے گا اور نہ چاہتے ہوئے بھی بستر پر سونے چلا جائے گا۔

Shyness شرمیلا پن

اپنے بچے کو شرمیلے پن سے بچانا ضروری ہے وہ بچے جو ہمہ وقت ماں کی گود میں بیٹھے رہتے ہیں یا ماں کے قریب بیٹھے رہتے ہیں کسی غیر کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیتے ہیں اور ماں کے دوپٹہ میں گھس جاتے ہیں ایسے بچوں کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی والدین کہیں جائیں کسی کے گھر Visit کریں ان کو ساتھ لے کر جائیں بچے دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر خوش ہوتے ہیں ان کو یہ موقع فراہم کرنا آپ کی ذمہ داری ہے ان کو سکھائیں کہ جب آپس میں ملتے ہیں تو ہاتھ ملاتے ہیں سلام کرتے ہیں اور بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں سے بھی ملوائیں۔ شرمیلا بچہ داخلیت کا شکار ہوجاتا ہے دوسروں سے ملنے سے گریز کرتا ہے صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے اپنے Contort Zone میں رہنا چاہتا ہے یہ عادت بڑے ہو کر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اور ترقی کے مواقع بند کرتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور محبت کئے جانے والا ہوتا ہے جو شخص نہ الفت کا اظہار کرتا ہے نہ دوسرے جس سے الفت کا اظہار کریں اس میں بھلائی کی کوئی بات نہیں۔ انسانوں میں سے بہترین وہ ہے جو انسانوں کو نفع دینے والا ہو۔ (بیہقی)

عادت بنانا Traning By Habits

بچے کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ بچہ کو اپنے والد کا نام گھر کا Adress پتہ ہوسٹریٹ کا نام نمبر اور زپ کوڈ یاد ہو۔ فون نمبر بھی یاد ہو۔ گمشدگی کی صورت میں وہ اپنے پتہ کو بتا سکتا ہے اگر بچہ صاف بولتا نہیں ہے یا توتلا ہے تو نام اور پتہ لکھ کر اس کے بیگ میں رکھ دیجئے۔ ساتھ ہی یہ بھی سکھائیے کہ یہ معلومات اجنبی لوگوں کو نہیں بتانی چاہئیں ممکن ہے وہ آپ کو نقصان پہنچا دے اکثر چور اُچکے بچوں کے ذریعہ معلومات حاصل کرکے نقصان کا سبب بنتے ہیں بچے Candy کے عوض سب بتا دیتے ہیں۔

بچے چاہے اکیلے کھیل رہے ہوں یا دوسرے بچوں کے ساتھ ہوں کبھی چھپ کر یعنی دروازہ بند کرکے کمرے میں نہ کھیلیں یاد رکھئے چھپ کر کھیلے جانے والے کھیلوں میں غلط حرکات ہوسکتی ہیں بچے ذہین ہوتے ہیں کہ ماں کو یہ بات پسند نہ آئے گی اس لئے چلو دروازہ بند کرلیتے ہیں مثلاً دو بچے کھیل رہے تھے کمرہ بند کرکے اور ایک دوسرے پر Starch Spray کررہے تھے اور ہنس رہے تھے اپنے تمام کپڑے اور فرش پر Starch کا چھڑکاؤ ہوا تھا Spray Cans بچوں سے بچا کر رکھیں جیسے Raid وغیرہ جو ان کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں بچہ کو کھیلتے ہوئے دیر ہو جائے تو جا کر چیک کیجئے۔

4 سالہ فرہ کی ماں نے اس کی دیر سے غیر موجودگی پر اندر جا کر دیکھا وہ مہمان بچے کے ساتھ ماں بابا کا کھیل کھیل رہے تھے اور کپڑے اُتارے ہوئے تھے۔

کچھ بچے کھانے کی چیزیں کیک، کینڈی، چاکلیٹ کمروں میں چھپا دیتے ہیں پھر مل کر کھاتے ہیں کیونکہ ان کو ڈر ہے کہ ماں اتنا زیادہ حصہ نہیں دے گی چھپ کر کھانے سے چوری کی عادت پیدا ہوتی ہے بچوں کو کھانے پر پابندی نہ لگایئے بلکہ زیادہ میٹھا Suggar کھانے کے نقصانات سے آگاہ کیجئے اور Healthy کھانے Shack کی عادت ڈالیے۔

بچوں میں یہ احساس پیدا کیجئے کہ لڑکے لڑکیاں الگ جنس ہیں ان کی دلچسپیاں مختلف ہوتی ہیں اس لئے لڑکے کے دوست لڑکے ہوں اور لڑکیوں کی دوست لڑکیاں ہوں۔ بڑے ہوکر وہ آپ کی بات نہ سنیں گے بچپن ہی سے عادت ڈالئے لڑکوں کو کھیلنے کے لئے ایسے Toys فراہم کریں جیسے Games, Cars, Balls اور Sports کی چیزیں چھوٹے چھوٹے سیٹ پر گیم مل جاتے ہیں اسی طرح لڑکیوں کے لئے Cooking کے سیٹ، گڑیاں وغیرہ چائے کے سیٹ چمچہ تیلی وغیرہ اور ذہانت بڑھانے والے Games Set دونوں کے لئے ہونا چاہئے تاکہ شروع ہی سے لڑکیوں میں نزاکت اور لڑکی پن پیدا ہو اور اپنی فیلڈ کا پتہ ہو اسی طرح لڑکے زیادہ بھاگ دوڑ کے شوقین اور جسمانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں ان کو ایسے ہی گیمز کھیلنے کی عادت ڈالی جائے۔

لڑکیوں کے بالوں میں Clips اور Hairbands لگائے جائیں یعنی ان کے بال سنوارتے وقت ان کو سجایا جائے اور لڑکوں کے بال باقاعدگی سے کٹوائے جائیں تاکہ وہ لڑکا ہی لگے۔ اسی طرح لڑکی کے ہاتھ میں بریسلٹ وغیرہ پہنایا جائے اور لڑکے کو گھڑی پہنائی جائے شروع ہی سے لڑکیوں میں لڑکی ہونے کا احساس بیدار کیا جائے اور لڑکوں میں لڑکا ہونے کا۔ تاکہ بڑے ہوکر ان میں اپنی شناخت برقرار رہے۔

چھٹا باب Chapter 6th صفحہ 67-56

1) تجربوں سے گزارنا

Experimenting

2) پڑھنے پر توجہ دینا Reading

3) بچوں کے بدلتے رویئے

i) ضد کرنا

ii) رو کر ضد کرنا Whining

iii) Disconering Power

iv) بچوں کی حدود میں رکھنا

Set the limits for child

v) بچوں میں خوف کا پیدا کرنا

Feeling fearful

vi) بچوں کا نقل کرنا Imitaion

تجربات کرنا Experimenting

مائیں اکثر اس بات سے بہت پریشان رہتی ہیں کہ 3 یا 4 سالہ بچہ بہت گندگی (Mess) پھیلاتا ہے اس عمر میں بچوں کو To a 3 year old child smshung is an important skill to develop. He feels good.

اپنے بیٹے یا بیٹی کو ایسے مواقع مہیا کریں جس سے وہ اپنے اس شوق کی تسکین اور تکمیل کر سکیں مثلاً Water Colors کو Mix کرنا یا ان کو Puzzle کے ٹکڑے دیں جس سے وہ بنائیں اور الگ کریں اکثر بچے کھانے کی میز پر ایک چیز میں دوسری چیز ملا کر خوش ہوتے ہیں کھانے کے ساتھ اس ذوق کو برداشت نہ کیجئے اسے سکھایئے کہ اس طرح کھانا خراب ضائع ہوتا ہے میٹھا نمکین سب مل گیا کھانا کھانے کے لئے ہوتا ہے کھیلنے کے لئے نہیں اسی طرح روٹی کے ٹکڑے توڑنا اور ان کو پھینکنا کوئی Fun نہیں ہے بلکہ غلط حرکت ہے اور اس عمر میں بچہ کو چھوٹی چھوٹی Assign the duties کردی جائیں مثلاً گھر کے Frntyar کے میل باکس سے Mail لانا۔ لائٹس آن کرنا کار میں اپنی سیٹ بیلٹ خود لگانا۔ بچے ایسے کام ادھورے کرتے ہیں آپ دلبرداشتہ اور ناراض نہ ہوں اور نہ ہی کام ختم کرنے پر اصرار کریں اس کو برا کہنے اور ڈانٹنے سے بچوں میں ماں کی Help کرنے کا جذبہ اور اُمنگ مر جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ یہ کام سیکھ جاتا ہے اور بعد میں بھاگ دوڑ کر یہ کام کر کے خوشی محسوس کرتا ہے اور ماں کو بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔

پڑھنا سکھانا Reading

بچہ کو چھوٹی عمر سے پڑھنا سیکھنا شروع کر دیجئے جب سے وہ چند الفاظ بولنا شروع کرتا ہے جب سے حروف تہجی Alphabets گانے کے انداز میں سکھایئے اس سلسلے میں بہت سی Cds مل جاتی ہیں یوسف اسلام کا گانا A is for Allah B is for Bismillah بہت کارآمد ہے

English کے سلسلے میں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں وہ بہت جلد اپنے اردگرد کے ماحول اور Cartoons سے سیکھ لے گا۔ اسے عربی زبان سے محبت کرنا سکھایئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ”عربی قرآن کی زبان ہے اور یہ جنتیوں کی زبان ہوگی۔“ اسے مختلف باتصویر کتابوں کے ذریعہ تعلیم دیجئے آج کل Good Word کی Bookseries کی اسلامی کتابیں بہت سستے داموں مل جاتی ہیں خود بھی پڑھیئے اور بچوں کو بھی پڑھوایئے۔ اسی طرح انگریزی زبان بھی آجائے گی کیونکہ کتابوں کا اچھا خاصا ذخیرہ بچوں کے لئے انگریزی زبان میں مل جاتا ہے۔ ہر موضوع پر کتابیں مل جاتی ہیں۔

ذرا بڑے ہوں تو ان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات سنایئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی زندگیوں کے بارے میں بتایئے اگر آپ جانتی ہیں کہ بچے اپنے Role Model نیک لوگوں کو منائیں تو ان کو ان کے قصے سنایئے یاد رکھئے کہانیاں جو بات سمجھاتی ہیں وہ ایک کتاب نہیں سکھا سکتی۔ اگر آپ جانتی ہیں کہ لڑکے بڑے ہوکر حضرت خالد اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کردار والے ہوں اور لڑکیاں حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نقش قدم پر چلنے والی ہوں تو اس کے لئے والدین کو محنت کرنا ہوگی اگر ان کا علم اس سلسلے میں Knowledge ہے تو ماشاءاللہ اور اگر علم کی کمی ہے تو اس کو بڑھانا ہوگا بچہ ماں کو خوش کرنا چاہتا ہے وہ اس کی بات توجہ اور غور سے سنتا ہے اپنی ذمہ داری کسی مسجد کے شیخ اور IslamConventions پر ڈال کر مطمئن نہ ہو جائیں خود اپنے بچے کو سکھایئے۔

بچوں کا رویہ Child Behavior

والدین یہ محسوس کرتے ہیں کہ بچہ اکثر Temper Tanfrum سے گزرتا ہے۔ کبھی وہ ناراضگی یا غصہ کے موڈ میں ہوتا ہے Frusted Mood کے وقت جب والدین سے بات کرتا ہے تو معمولی سی بات پر I Hate You کے الفاظ بولتا ہے والدین اس حملہ سے Hurt ہوتے

ہیں کہ انتہائی دیکھ بھال کے باوجود بچوں کا رویہ کتنا نازیبا ہے بچہ سے عجیب عجیب حرکتیں سرزد ہوتی ہیں Over Whelmed Emotions کی وجہ سے زمین پر لیٹ کر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ یہ وقت پریشان ہونے کا نہیں ہے اور نہ ہی غصہ کرنا کا۔ اب وہ اسکول جانے لگا ہے ممکن ہے اسکول میں کسی بچہ نے اسے Hurt کیا ہے اس کا مذاق اڑایا ہے پیار سے اس کے رویہ کی وجہ پوچھیں یہ نہ کہیں کہ ”میں تمہارے ڈرامہ میں آنے والی نہیں ہوں سیدھے ہو جاؤ۔“ ممکن ہے اسے کوئی چیز چاہئے اور وہ اس کے نہ ملنے پر اپنے آپ کو Helpless محسوس کر رہا ہو اس سے نرمی سے بات کرکے پوچھیں کیا ہوا ہے؟

Encourging your child to express fellings directly and accrately is critically important skill. Help your child skill now

بچہ آپ کے مثبت اور نرم رویہ کی وجہ سے اپنی پریشانی بتانے پر راضی ہو جائے گا۔ آپ اس کی Problem حل کرنے میں مدد کریں لیکن اگر والدین نے اسے چھوٹا بچہ سمجھ کر ایک تھپڑ Slap in Face کیا اس کے غلط رویہ پر تو وہ خاموش تو ہو جائے گا مگر یہ سیکھ لے گا Physucal

Violence is the Way to Solve Problem

بچہ کی پٹائی آخری چارہ کار کے طور پر ہونی چاہئے۔ ہلکی سی پٹائی بچے کو Discipline کرنے کے لئے ضروری ہے مگر اس کا ایسا استعمال نہ ہو کہ جب والدین کو غصہ آیا بچے کے ہاتھ جڑ دیا۔ کچھ والدین بچہ کو ہر اچھا برا کام کرنے دیتے ہیں اور بالکل نہیں ٹوکتے کہ اس کی شخصیت پر برا اثر پڑے گا یہ رویہ بھی صحیح نہیں ہے بچہ کو اس کے غلط رویہ کا پتہ ہی نہیں چلتا سمجھنے کی بات یہ ہے کہ بچہ کا ویہ اس وقت صرف والدین کی توجہ حاصل کرنا ہے یا صرف ضد کے طور پر ہے۔ ٹھنڈی دل سے غور کر کر بچہ کا مسئلہ حل کریں اس کو Deal کرنا آپ کو سیکھنا ہوگا۔

روکرضد کرنا Whining

بچے کی چھوٹی عمر میں اکثر رورو کر چیزیں مانگتے ہیں اور اپنی بات منوا لیتے ہیں اگر والدین ہمیشہ ان کی بات اس طرح سنتے رہتے ہیں تو وہ اس طرح اور زیادہ Whine کرنے کی عادی ہو جاتے ہیں

Your Childrens healthy groth and development depends on your flesibilty and stead fastness through thick and thin.

اگر ماں کام میں مصروف ہو بچہ گود میں آنا چاہ رہا ہے ماں کام چھوڑ کر بچے کو گود میں لے لے۔ گلے سے لگائیں اور پیار کرے کمر کو تھپتھپائیں Pat کریں اس طرح وہ سکون پائے گا اور خود ہی گود سے اُتر کر چلا جائے گا۔ بچوں کو دن میں کئی مرتبہ اس کی ضرورت ہوتی ہے ماں اپنے بچے کی خاطر کام کو تھوڑا Dely کر سکتی ہے اور بچہ کو Nhine کرنے کی عادت بد سے بچا سکتی ہے مثال کے طور پر وہ اس وقت Cookie مانگ رہا ہے جب کھانا کھانے کا وقت ہے بجائے اس کے کہ آپ اسے ڈانٹیں اور وہ زیادہ زور سے روئے پر جان چھڑانے کے لئے آپ اسے Cookie دے دیں۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ اس کا پسندیدہ Cookie ایک الگ پلیٹ میں رکھ دیں اور اسے بتائیں کہ وہ کھانے کے بعد اسے کھا سکتا ہے بچہ اس طرح مطمئن ہو جائے گا اور ماں بھی خوش رہے گی۔ وہ مائیں جو اس بات سے پریشان رہتی ہیں کہ بچہ ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتا تو اس وجہ اکثر یہ ہوتی ہے کہ بچہ Junk Food کھاتا رہتا ہے اس لئے کہ مائیں خود کھاتی ہیں اور ساتھ ہی بچے کو بھی دیتی رہتی ہیں یہ غذائیں Non Nutritious ہوتی ہیں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ بہت زیادہ Junk Food کا استعمال گھر میں نہ ہو بچہ کا پیٹ چھوٹا ہوتا ہے اور وہ اسی سے بھر جاتا ہے۔

ضد کرنا

بچوں کی ضد بڑی مشہور ہے اور بچے جب ضد پر آ جائیں تو ان سے نمٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے والدین کو یہ Technique سیکھ لینا چاہئے بجائے اس کے پریشان ہو کر ہلکان ہوں۔

اکبر بادشاہ کے دربار میں یہ بحث چھڑ گئی کہ بچہ کی ضد پوری کرنا بڑی مشکل چیز ہے کسی نے یہ بات مانی اور کسی نہ مانی تو بیربل بچہ بن گیا اور بادشاہ سے کہا مجھے ہاتھی چاہئے اور رونا شروع کر دیا بادشاہ نے کہا یہ کیا مشکل ہے ایک بڑا ہاتھی دربار میں لایا گیا بچہ بہت خوش ہو گیا اور پھر بولا مجھے لوٹا چاہئے فوراً لوٹا لا دیا گیا پھر بچہ (بیربل) بولا اس ہاتھی کو اس لوٹے میں بٹھا دو پھر وہ بچہ رونے لگا روتا رہا درباری پریشان آخر بادشاہ ہار مان گیا۔ تب بیربل سے کہا تم حل پیش کرو اس نے کہا بچے کی ضد پوری کرنے کے لئے بچہ ہی کے ذہن کے مطابق چیزیں مہیا کی جانی چاہئے ایک ہاتھ Toy لایا گیا اور ایک لوٹا اور ہاتھ کو لوٹے میں ڈال دیا گیا۔

اسی طرح اگر سردیوں کا زمانہ ہے آپ مال جا رہی ہیں یا کسی کو Visit کرنے جا رہی ہیں اور بچہ جیکٹ پہننے پر راضی نہیں ہے آپ سمجھتی ہیں سردی زیادہ ہے اور وہ بیمار ہو سکتا ہے مگر وہ نہیں سنتا اور بالکل بھی پہننے پر آمادہ نہیں آپ چیخ رہی ہیں چلا رہی ہیں دھمکا رہی ہیں مگر وہ چونکہ گھر کے گرم ماحول میں ہے اسے باہر کی سردی کا اندازہ نہیں۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ بچے سے اُلجھنے کی بجائے جیکٹ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھ لیجئے۔ بچہ کو سمجھائے گرمیوں میں باہر جاتے وقت جیکٹ نہیں پہنتے گھر میں Heater اسی لئے چل رہا ہے کہ باہر سردی ہے اور گھر میں بھی سردی ہو جائے گی ہیٹر چلے گا تو یہ ہمیں گرم رکھتا ہے تاکہ ہم بیمار نہ ہو جائیں۔ بچہ جیسے ہی گاڑی تک جائے گا اسے سردی کا پتہ چل جائے گا اور اُترتے وقت وہ جیکٹ خود ہی پہن لے گا۔

Your Child resists the situation not to your strength of character and the aility to stand up for

what she belives will be the offshoot of your child cirrent stubborness wheh she does it is a sign of strength of her convistion and commitment to her own person

Says Dr Lyn Weiss (child pychologist)

Disconering Power

بچے جب طاقت محسوس کرتے ہیں تو اس کا اظہار بھی کرتے ہیں ایک 4 سالہ بچہ گردن پر تولیہ یا کوئی کپڑا کر Couch پر Jump کرتے ہے اور اپنے آپ کو Batman یا Superman سمجھتا ہے کبھی زور سے چیخ مارتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ بہت طاقتور ہو گیا ہے اور اس کی آواز بہت بلند ہو گئی ہے اب وہ ٹائم پر سونا نہیں چاہتا۔ اس سلسلے میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ بچے اگر کسی کارٹون کریکٹر کی نقل کر رہے ہیں تو وہ اچھا کریکٹر ہو۔ ان کے کردار میں اس بات کو سمجھائیں کہ Powerful ہو کر کمزوروں کی مدد کرتے ہیں اور برے لوگوں سے دنیا کو بچاتا ہے

جب Halloween کا تہوار آتا ہے تو اس میں شیطانی کرداروں کے Costome خرید کر نہ دیں۔ اس عمر سے ہی سمجھا دیا جائے کہ یہ شیطان کی پوجا کا تہوار ہے اور ہم کو Fun کے لئے بھی یہ نہیں کرنا چاہئے۔

جب وہ کہے کہ اب وہ ماں یا باپ سے زیادہ طاقتور ہو گیا ہے یا ان کے جیسا ہو گیا ہے تو اس بات پر والدین خوشی کا اظہار کریں بالکل اب تم بڑے ہوتے جا رہے ہو اور مضبوط و طاقتور بھی ہم بہت خوش ہیں۔

Support your child's act powerfully

جب بچہ کو ماں Candy کھانے سے منع کرتی ہے کیونکہ وہ پہلے ہی کافی کھا چکا ہے مگر اب بچہ

ماں سے No کا لفظ سن کر چپ ہو جاتا ہے روتا نہیں ہے بلکہ سیدھا باپ کے پاس جاتا ہے یا گھر میں اگر بزرگ موجود ہیں تو ان کے پاس جاتا ہے ان سے اجازت مانگتا ہے جن کو بالکل نہیں پتہ کہ وہ کتنی Candy کھا چکا ہے ان کے گلے میں بانہیں ڈالتا ہے مسکراتا ہے یعنی Manipvlation سیکھ لیتا ہے یوں اس کو اجازت مل جاتی ہے بچے کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایک Responsible ہو ماں یا باپ اور سب اس سے تعاون کریں ورنہ بچے Spoil ہو جاتے ہیں یہ نہایت غلط رویہ ہے کہ بچہ کے ہاتھ سے Candy چھین لی جائے اور ماں ناراضگی کا اظہار کرے کہ میری اس گھر میں کوئی اہمیت نہیں ہے میں بچے کے بھلے کے لئے منع کرتی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ بچے سے ہنس کر کہیں ٹھیک ہے بیٹا اس مرتبہ تو آپ کھا سکتے ہیں چلیں آپ جیت گئے مگر آئندہ کے لئے گھر والوں سے بات کر لیں کہ اگر ماں نے بچے کو کسی چیز سے منع کیا ہے تو گھر میں کسی دوسرے کو اجازت نہیں دینی چاہئے اور ان کا جواب یہ ہونا چاہئے کہ ماں سے پوچھو اگر وہ کہتی ہے تو ٹھیک ہے

اسی طرح Set the limits for child بچہ گھر میں گھومتا پھرتا ہے خوب شور مچاتا ہے کبھی چیزیں پھینکتا ہے ادھر ادھر اور اگر لڑکی ہے تو وہ ماں کے میک اپ کی لپ اسٹک استعمال کرکے اپنا منہ اور کپڑے خراب کرتی ہے بور ڈ گراتی ہے کیونکہ اس عمر کے بچے Explore کرنے کے شوقین ہوتے ہیں اس وقت ماں کو بچہ پر غصہ کرنے کی بجائے سمجھانے کا عمل کرنا ہو گا شور مچاتے بچے کو سمجھائے Control Yourself پھر نہ مانیں تو سزا کے طور پر اسے دو منٹ کے لئے کمرے میں بھیج دیں یا پھر کمرے کے ایک کونے میں کھڑا کر دیں اس کو یہ بھی سکھائیں کہ گھر سے باہر جانے کے لئے بچے کو اجازت کی ضرورت ہوتی ہے چاہے بیک یارڈ میں ہی جانا ہو۔ تنہا بچے کو کہیں گھومنے کی اجازت نہ دیں۔ وہ نا سمجھ ہوتے ہیں اور اپنے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اسی طرح بیٹی کو سمجھائیں کہ ماں کی اجازت کے بغیر وہ اس کی چیزوں کو استعمال نہیں کر سکتی۔ اگر اسے زیادہ شوق ہے تو پلاسٹک کا مصنوعی میک اپ کٹ لا دیں تا کہ اس سے کھیل کر وہ اپنا دل بہلا لے۔ یقیناً بچوں کو میک اپ کرنے

سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی ہے مگر وہ ماں کی نقل کرتے ہیں اور چیزیں خراب کرتے ہیں۔

خوف زدہ ہونا Feeling fearful

"خوف" ایک فطری چیز ہے یہ بچہ کی شخصیت پر بہت اثر انداز ہوتی ہے چھوٹی عمر سے ہی وہ Monster کی باتیں سن کر یا ایسی Movies دیکھ لیتے ہیں یا کارٹون دیکھ لیتے ہیں یا بڑے بہن بھائیوں سے باتیں سن کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں اپنے کمرے میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں بستر کے نیچے ان کے Monster محسوس ہوتے ہے بعض بچے کی وجہ سے بہت رات گزرنے پر سو جاتے ہیں اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ بچے کو ایسی چیزیں نہ دیکھنے دی جائیں جو ڈراؤنی ہیں یعنی ان سے ڈر پیدا ہوتا ہے مگر چونکہ ایسی Movies وغیرہ اتنی زیادہ بچوں میں مقبول ہیں کہ آپ نے اپنے گھر میں Bann کر بھی دیں تو وہ دوسروں کے گھر دیکھ لے گا اور پھر ڈرے گا والدین کا کام یہ ہے کہ بچے کے خوف کو دور کریں اور اس سے نکلنے میں مدد کریں۔

بچے سے خواب Dreams کی بات کریں پھر سمجھائیں کہ دماغ یا ذہن میں کچھ تصویریں آتی ہیں جو کچھ وہ سوچ رہا ہے وہ آپ کو بتائے گا۔ بچے کو سکھائیں کہ اسے Imagination کہتے ہیں کوئی تصویر ہو یا احساسات ہوں یا کچھ الفاظ وہ آپ کو بتائیے پھر آپ اپنی مثال سے سمجھائیں کہ جب کبھی آپ بھاری قدموں کی چاپ سنتی ہیں تو ذہن میں Hippo کو Imagine کرتی ہیں Moster نام کی کوئی چیز Real نہیں ہوتی وہ صرف Imagine یا ذہنی تصور ہوتا ہے اگر وہ اصرار کرے کہ نہیں ابھی بھی بستر کے نیچے موجود ہے تو آپ Rroom لے کر اسے Bed کے نیچے گھمائیں اور بتائیں کچھ نہیں ہے اس کے کمرہ کی لائٹ اگر وہ کھلی On رکھنا پسند کرتا ہے تو رہنے دیں دروازہ کھلا رکھنا چاہے تو وہ بھی کھلا رہنے دیں اور پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہے تو اسے بتائیں اگر وہ ڈرے تو زور سے چیخ مارے تا کہ اسے کے Dady آجائیں وہ بہت طاقتور ہیں وہ آکر اسے بھگا دیں گے۔ سمجھانے کے ساتھ ساتھ بچے کا خوف دور کرنے کے لئے اس کی ایمانی تربیت بھی کی جائے اس کو

سوتے وقت کی دعا یاد کرائی جائے۔

اللھم باسمک اموت و احیا

اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں

پھر آیت الکرسی بلند آواز سے والدین میں سے کوئی پڑھے تا کہ بچہ اسے سنے اور پھر بچے پر اس کو پھونک دیا جائے اور بچے کو بتائیں کہ اب سے تم اللہ کی حفاظت میں آگئے ہو جو بہت طاقتور ہے اور Super ہے۔

بچہ اگر 4 سال کی عمر کا ہے تو اسے آیۃ الکرسی یاد کرادی جائے بچے آسانی یاد کر لیتے ہیں اور ہر رات سوتے وقت ان کو پڑھنے کی تاکید کی جائے اور کلمہ بھی

لاالہ الا اللہ محمدرسول اللہ

پڑھنے کی تلقین کی جائے اس طرح بچہ اپنے آپ کو محفوظ خیال کرے گا۔

کبھی بچے کو سزا کے طور پر اندھیرے کمرے میں بند نہ کیا جائے اور نہ ہی کالے کتے یا کالی بلی سے ڈرایا جائے اکثر مائیں روتے بچوں کو خاموش کرانے کے لئے ان چیزوں کا استعمال کرتی ہیں بچہ اس وقت تو دہشت سے چپ ہو جاتا ہے مگر یہ خوف اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اور ساری عمر بڑے ہو کر بھی ایک تندرست وتوانا مرد ان چیزوں سے ڈرتا رہتا ہے۔

جو بچے اکلوتے ہوتے ہیں یا تنہائی پسند ہوتے ہیں وہ اپنا ایک Imaginasy دوست بنا لیتے ہیں اس کا نام بھی رکھ لیتے ہیں ان سے کھیلتے ہیں ان کے ساتھ سوتے ہیں ان کے ساتھ کھاتے ہیں وغیرہ اس مرحلہ پر بچے کو پاگل ہرگز نہ سمجھیں کبھی آپ بچے کے برابر بیٹھنا چاہیں گی تو وہ آپ سے کہے گا یہاں نہیں یہاں میرا دوست بیٹھا ہے۔ کچھ عرصہ بعد یہ عادت ختم ہو جاتی ہے ایسے بچے بہت Creative ذہن کے ہوتے ہیں اظہار کی قوت والے ہوتے ہیں بچے کا مذاق نہ خود اڑائیں اور نہ کسی کو اڑانے دیں یاد رکھئے۔

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ بچہ جس چیز سے ڈرتا ہے اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ کچھ بچے اندھیرے سے ڈرتے ہیں کچھ پانی سے ڈرتے ہیں اور کچھ برقی آلات جیسے Vacum Cleaner وغیرہ کی آواز سے خوفزدہ ہوجاتے ہیں۔ کوشش کریں کہ ان کا ڈر دور ہوجائے اندھیرے سے ڈرنے والے بچوں کو اندھیرے اُجالے کا فرق سمجھایا جائے کہ کس طرح لائٹ آن کرتے ہی اندھیرے ختم ہوجاتا ہے پانی سے ڈرنے والے بچوں کو ٹب میں پانی بھر کر اس میں کھلونے ڈال کر بچے کو اس میں بٹھائیں اور خود بھی بیٹھیں اس طرح ویکیوم کلینر آن کرنے سے پہلے بچے کو دکھایا جائے اور اس کے بعض حصوں سے اسے کھیلنے دیا جائے تاکہ وہ سمجھ جائے کہ یہ کوئی ڈرنے والی چیز نہیں ہے۔

مسلمان بچہ خوف کی ہر پرچھائیں سے آزاد ہوکر پروان چڑھے اور اس سے شجاعت و بہادت کے جوہر نشو ونما پائیں اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مصداق بن جائے ''طاقتور مومن کمزور مومن کی بہ نسبت اللہ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے اور بہتر ہے۔'' (صحیح مسلم)

بڑوں کی نقل کرنا Imitaion

بچوں کی یہ خاص عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر میں اپنے بڑوں کے طریقے اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین بچوں کے لئے مثال ہوتے ہیں۔ اگر ماں وقت کی پابندی سے نماز پڑھتی ہے اور گھر میں ایک جگہ نماز کے لئے مخصوص ہے اور وہاں مستقل ایک جاء نماز بچھی رہتی ہے اور دوپٹہ بھی رکھا رہتا ہے وہیں ایک چھوٹا دوپٹہ یا اسکارف اور ایک چھوٹی جاء نماز بھی بچھا دیجئے گھر میں اذان کی گھڑی ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ نماز کا وقت ہوتے ہی ماں جیسے نماز کے لئے جاء نماز پر کھڑی ہوتی ہے بیٹا ہو یا بیٹی وہ بھی آپ کو Follow کرتے ہوئے خود بخود آکر جاء نماز پر کھڑے ہوجاتے ہیں بعض مرتبہ Funny صورت حال سامنے آتی ہے مثلاً 4 سالہ حفصہ باتھ روم سے آتی ہے اور پاجامہ خود ٹھیک سے نہیں پہن

پاتی مگر ماں کو نماز پڑھتے دیکھ کر جھٹ خود دوپٹہ لپیٹ کر ماں کے ساتھ ہی جاء نماز پر نماز پڑھنے کھڑی ہوجاتی ہے اور اسکی ہونٹوں کی حرکت بتا رہی ہے کہ اس وقت وہ نماز میں مشغول ہے اور ایک رکعت ماں کے ساتھ پڑھ کر چلی جاتی ہے۔

بچے کو کبھی پوری نماز پڑھنے کے لئے زبردستی نہ کریں بہت ہی کم بچے ہوتے ہیں جو پوری نماز 4 رکعت پڑھتے ہوں اکثر بچے دعا کے وقت واپس آجاتے ہیں اور پھر ماں کی طرح ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔ اسے ہاتھ جوڑ کر دعا مانگنا سکھایئے یا ہاتھ اٹھا کر سکھائیں سب طریقے صحیح ہیں اسے بتائیں اللہ تعالیٰ سمیع وعلیم ہے وہ سنتا ہے اور جانتا ہے اور ہمیں اس سے ہر چیز مانگنا چاہیئے۔ جو چیز بچہ دعا میں مانگے ہوسکے تو ماں کو وہ چیز خرید کر بچہ کو مہیا کردینی چاہیئے اور ماں بچہ کو یہ بتائے کہ اللہ نے اس کے دل میں ڈالا ہے کہ ننھی بچی کو اس کی خواہش ہے میں اسے لاکر دوں اس لئے میں آپ کے لئے لائی ہوں۔

بچے Songs پسند کرتے ہیں اسی لئے اسکولوں میں نرسری Rhymes یاد کرائی جاتی ہیں آج کل اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے والی اور عشق رسول پیدا کرنے والی بازار میں بہت سی Cds دستیاب ہیں بلکہ انٹرنیٹ پر مفت میں مل جاتی ہیں اکثر کمپیوٹر آن کرکے بچوں کو وہ سنوائی اور یاد کروائی جائیں اللہ کے نام اور اسلامی مہینوں کے نام بھی ان میں ہوتے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے اس طرح کے بچوں کے آج کل کمپیوٹر یا Laptop بچوں کے لئے ملتے ہیں جس میں بٹن دبائیں تو دعا بجنے لگتی ہے دوسرا بٹن دبائیں تو سورہ سننے میں آتی ۔ میں پیسے Invest کرنے سے آپ گھر میں جب استعمال کریں گی تو بچہ خود بخود سب چیزیں سیکھ جائے گا اور جب وہ اپنی ننھی منی آواز میں گھر میں گاتا پھرے گا تو کتنا بھلا معلوم ہوگا۔ آپ کا دل بھی خوش ہوگا اور بچہ کو اللہ کی کتاب کی سورتیں دعائیں یاد ہوجائیں گی اسی طرح مختلف کمپنیوں کی بنائی ہوئی اسلامی Videos بھی ملتی ہیں جیسے Sound Vision وغیرہ اگرچہ وہ ہالی ووڈ کے اسٹینڈرڈ سے کوالٹی میں کم تر ہوتی ہیں مگر وہ جو بچوں کو Message دیتی ہیں اور اسلام کا جو بیج دلوں میں بوتی ہیں اس کا کوئی مول نہیں ہے خود

بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھئے اور بار بار لگائیے۔ یاد رکھئے بچہ نہیں اُکتاتے۔ جو آپ ان کو دکھائیں گے وہی دیکھیں گے اور وہی ان کا ذہن محفوظ رکھے گا۔ اب اگر آپ بچوں کے لئے بنائی جانے والی Cindrella, Aladin اور Sleeping Beal وغیرہ کے آگے بٹھا دیں گی اور خود کسی کام میں مصروف ہوں گی تو بچہ وہی Messege جذب کرے گا جو وہ Movies ان کو دے رہی ہاس میں بہت سی Hidden میسجز ہوتے ہیں جن کا آپ کو اندازہ نہیں ہوتا جب تک آپ غور نہ کریں یا بچہ اس کی نقل اُتار کر نہ دکھا دے۔ مثال کے طور پر میں نے ایک گھر میں ماں کو دیکھا کہ ماں نے بچے کے Barray کا کرسمس والا CD لگا دیا کہ یہ میرے بچے کو بہت پسند ہے سوچئے بچے کے معصوم ذہن میں کرسمس کا بیج آپ خود بو رہی ہیں ذرا بڑا ہوگا تو آپ سے وہ سب کروائے گا جو اس Movie میں تھا یعنی کرسمس بڑی گھنٹہ لائٹس وغیرہ پھر آپ اسے منع کرتی ہیں تو وہ نہیں سنتا بلکہ ماں کو دوغلی شخصیت سمجھتا ہے۔

Chapter 7th

ساتواں باب صفحہ 68-84

ایمانی تربیت

1) ایمانی تربیت کی اہمیت

2) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت

3) جھوٹ اور چوری سے بچانا

4) سچ Truth کو Promote کرنا

5) Modesty حیا کی تربیت کرنا

6) احساس کمتری سے بچانا

7) حد سے زیادہ روک ٹوک Over Protection

8) Fairness عدل کی تعلیم دینا

9) Disabelled معذور بچوں کی حوصلہ افزائی

ایمانی تربیت

ہر حال میں اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی ذات پیش نظر رہنے کی تربیت دینا۔

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں ''میں 3 سال کا تھا اپنے ماموں محمد بن سوار کو رات کو اُٹھ کر پڑھنے والی نماز کو غور سے دیکھا کرتا ایک دن ماموں نے کہا تم اس کو کیوں یاد نہیں کرتے جس نے تم کو پیدا کیا۔ میں نے پوچھا کیسے یاد کروں بتاؤ جب تم بستر پر لیٹو تو 3 مرتبہ زبان ہلائے بغیر دل میں یہ الفاظ دہراؤ **ناظِرٌ اِلَیَّ** (میری طرف دیکھتا ہے) **اللہ مَعِیَ** (اللہ میرے ساتھ ہے) **اللہ شاھدی** (اللہ میرا شاہد ہے) پھرند ہفتوں بعد انہوں نے یہ عمل 3 سے بڑھا کر 7 مرتبہ کر دیا۔ پھر گیارہ مرتبہ کر دیا اور ایک سال کہا ساری عمر ہر روز اسکو کرنا اس طرح میرے دل میں ایمان کی حلاوت بھر گئی۔

ایمانی تربیت وفضائل اخلاق کا سرچشمہ ہوتی ہے وہ نہ پھر کسی سے حسد کرتا ہے نہ بغض رکھتا ہے نہ کسی کی چغلی کھائے گا نہ گندی چیزوں سے رغبت رکھے گا اور نہ غلط خواہشات کے پیچھے چلے گا لہٰذا جب کوئی شیطانی خیال نفس امارہ کی طرف سے کوئی بُری خواہش پیدا کرے گا تو بچہ ایک دم چونک جائے گا اسے یاد آئے گا اللہ میرے ساتھ ہے وہ سنتا ہے اور دیکھتا بھی ہے۔

یہ ایک آزمودہ مثال ہے اس طرح کے اور طریقے بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں جو بچے کے اندر اللہ کی وحدانیت اور اس کے حاضر و ناظر ہونے کو دل میں پیوست کردے۔ اس سلسلے میں قرآنی قصے انبیاء علیہم السلام کی زندگی کے واقعات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی زندگی کے حالات سے مدد لی جاسکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک جگہ سے گزر ہوا ایک غلام کو بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ دیکھا پینے کے لئے دودھ مانگا اس ین دودھ بکری کا دے دیا (یہ عرب کا دستور تھا کہ مسافر کی مہمانی کرتے تھے) پھر انہوں نے کہا ایک بکری مجھے دے دو اس نے کہا میں غلام ہوں یہ بکریاں میری نہیں ہیں فرمایا کہہ دینا بکری کو بھیڑیا کھا گیا وہ بولا پھر اللہ کہاں ہے یہ سن کر ان پر رقت طاری ہوگئی اس کی ایمان

داری کی وجہ سے اس کے آقا سے ملے اور خرید کر آزاد کر دیا اور فرمایا اس کلمہ نے اس ذات نے تمہیں اس دنیا میں عزت دی امید ہے آخرت میں بھی تم اس کی بدولت کامیاب رہو گے۔

اللہ کی محبت

اللہ تعالیٰ کی محبت بچوں کے دلوں میں شروع ہی سے پیدا کرنا ضروری ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین بچوں کو ڈراتے دھمکاتے رہتے ہیں نماز نہیں پڑھی جہنم میں جاؤ گے، جھوٹ بولو گے سانپ بچھو کاٹیں گے وغیرہ وغیرہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تعارف مثبت انداز میں کروایا جائے جب بچہ کوئی اچھا کام کرے تو اسے بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوئے ہیں ماں کی خدمت کی ہے یا باپ کا کوئی کام کیا ہے والدین خود بھی خوشی کا اظہار کریں دعائیں دیں اور بتائیں اللہ بھی اس سے راضی ہوا ہے بچہ اگر پوری نماز یاد کر لیتا ہے تو اور نماز پڑھنے کی پابندی کر رہا ہے یا نئی نئی سورتیں حفظ کر رہا ہے یا چھوٹے بھائی کے ساتھ اپنے کھلونے یا بستر Share کرتا ہے یا بیٹی ہے تو اس نے حجاب پہننا شروع کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ گویا کہ ہر اچھے کام پر اسے اللہ کی رضا کی خوشخبری سنائیں اور اس کے انعامات کا ذکر کریں جو اسے ملنے والے ہیں۔

یہ قصہ بہت کارآمد ہے کہ ایک بزرگ نے اپنے چاروں شاگردوں Students کو ایک چھری اور ایک مرغی دے کر کہا جاؤ ہر شخص جا کر اپنی مرغی کو ایسی جگہ جا کر ذبح کر کے لائے جہاں اسے کسی نے نہ دیکھا ہو۔ سب شگرد ذبح کر لائے سوائے ایک کے کسی نے کہا جنگل میں ذبح کی کس نے کہا اندھیری رات میں کسی نے کہا دور پہاڑوں میں مگر ایک شاگرد نے کہا استاد مجھے ایسی کوئی جگہ نہیں ملی جہاں اللہ نہ ہو اس لئے ذبح نہ کر سکا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وھو منکم این ما کنتم (5-24)

تم جہاں ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (16-128)

اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں اور احسان کا معاملہ کرتے ہیں

اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا (2-257)

اللہ ایمان والوں کا دوست ہے

یہ بات بچے کے ذہن نشین کرانی چاہئے کہ بچہ جب بھی کوئی اچھا کام کرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتے ہیں کسی بھی نیکی کا پکا ارادہ کر لیں مثلاً اپنے Money Box سے مسجد میں چندہ دینا یا نماز فجر پڑھنا، سورہ یاد کرنا تو بظاہر انتہائی مشکل کام اللہ کی مدد سے آسان ہوجاتے ہیں۔

اللہ کی محبت پیدا کرنے کے ساتھ بچوں کو شرک کے نقصانات سے بھی آگاہی دیجئے۔ شرک کی قسمیں از بر کرادی جائیں اور اس سے بچنے کے طریقوں کی وضاحت کی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف ایک بڑے عظیم انسان اور Hero کے طور پر کرائیے۔ قرآن مجید جو اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے اس کے پہلے ناظرہ پڑھنے کا اہتمام پھر جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا جائے اس کے معنی پر توجہ دلائی جائے اس کے حفظ کا شوق ابھاریئے۔ قرآن مجید روز پڑھنے کی کتاب ہے اس کی Practice کروائیے۔ قرآن مجید کا چیلنج آج بھی ہے کہ اس جیسی ایک ہی سورۃ بنا لاؤ اور اپنے سارے شریکوں کے ساتھ مل کر یہ کام کر دیکھو تم کبھی بھی ایسا نہ کر سکو گے۔ بچہ کے دل میں اللہ کی کتاب کی حرمت وعزت وعظمت بٹھائیے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے اس لئے تمام دنیا کے مسلمانوں کے پاس صرف ایک ہی Version ہے جو 1435 سال پہلے نازل ہوا پھر بات عبادات کی آتی ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی تمام تفصیلات ہمیں خود بھی معلوم ہونی چاہئیں اور ہمارے بچوں کو بھی اس کو حاصل کرنے کے لئے آپ کیا طریقہ اختیار کریں یہ آپ اپنے وسائل کے لحاظ سے خود ہی پلان Planing کریں۔ پھر معاملات و اخلاق عالیہ آتے ہیں دوسروں کو معاف کر دینا رحمت محبت ہمدردی، ایثار جانوروں پودوں سے محبت وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے چند اس کتاب میں بیان کئے گئے

ہیں باقی آپ جتنا ان کو کتابوں سے اپنے رویہ سے اپنے ماحول سے CD، Dvd سے کسی طرح بھی ان کو روشنی کروائیے۔

جھوٹ بولنا اور چوری کرنا Lying And Stealing

5 سالہ بچے کو چیزیں خریدنے اور اس کو Pay کرنے کی عادت ڈالیں۔ کبھی گروسری اسٹورز جائیں تو ٹوتھ پیسٹ برش وغیرہ اس کے ہاتھ میں پکڑا کر اس کو پیسے دے کر قیمت ادا کروائیں وہ خود Cash Register کی لائن میں لگے اور قیمت ادا کر کے چیز حاصل کرے۔ اس طرح آپ اسے سکھاتی ہیں چیزیں یونہی اٹھا کر گھر نہیں لے جائی جاتیں ان کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔

جب کبھی ماں بچہ کے ساتھ کسی کے گھر ملاقات کے لئے جاتی ہے تو عبداللہ کے کھلونوں سے کھیلتے کھیلتے بچہ ایک کھلونا گھر لے جانا چاہتا ہے مگر آپ اپنے بچہ کو ذرا Firm انداز سے سمجھائیں کہ یہ کھلونا آپ کا نہیں ہے عبداللہ کا ہے۔ اس لئے ہم اسے گھر نہیں لے جاسکتے۔ اسی طرح آپ شاپنگ سینٹر گئیں بچہ کے ساتھ واپسی پر دیکھا بچہ Caewing Gum چبا رہا ہے جو آپ نے نہیں خریدی تھی۔ اب ماں غصہ میں آجاتی ہے ڈانٹ کر پوچھتی ہے یہ کہاں سے آئی؟ وہ کہہ دے I Dont Know مجھے نہیں معلوم کبھی جواب دے گا مجھے راستہ میں پڑی ملی تھی اس وقت ماں کا کام یہ ہے کہ دوبارہ اسٹور جائیں اور Gum Pack کو لے جا کر اس کی قیمت ادا کریں چاہے اس میں کتنی ہی دیر لگے۔ یہ بات ماں کو سمجھ میں آگئی ہے کہ بچہ خوف کی وجہ سے جھوٹ بول رہا تھا اس نے اسٹور سے اس کو اٹھا کر جیب میں رکھ لیا واپسی میں کھانا شروع کر دیا دوبارہ اسٹور واپسی اسے یہ بات سکھائے گی کہ بغیر پیسے دیئے کوئی چیز نہیں لینی چاہئے۔

The Most powerful teaching tool for truthfulness and honest is you (pasent). Live the way you want your child to live

آپ بچہ کو جھوٹا نہ سمجھیں اور اسے جھوٹا کہیں ممکن ہے وہ ایسا سوچتا ہے کہ چونکہ اسٹور میں کوئی مالک نہیں ہے وہ جو چاہے لے سکتا ہے۔

گھر میں بچہ گیند سے کھیل رہا تھا کہ اچانک بال اُچھل کر گلدان Rose پر جا گری اور قیمتی گلدان ٹوٹ گیا اب آپ نے بچے سے پوچھا یہ کس نے توڑا؟ اگر وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے توڑا ہے؟ میں تو بس کھیل رہا تھا میں توڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر چہ گلدان قیمتی ہے آپ کو اس کا دکھ ہے مگر آپ بچے پر غصہ کر کے اسے بُرا نہ کہیں گی بلکہ اس بات پر اس کی تعریف کریں گی کہ اس نے سچ بولا ہے اور اس سچ بولنے کی وجہ سے اس کو کوئی سزا نہیں دیں گی سوائے اس کے آئندہ تم گھر میں گیند نہیں کھیلو گے۔
آپ اگر اس کی پٹائی کرتی ہیں اس کے قصور پر تو گویا اس کو جھوٹ بولنا سکھا رہی ہیں اس طرح بچہ سچ بولنے سے خوف کھاتا ہے اور جھوٹ بول کر بچنا اس کو اچھا لگنے لگتا ہے۔

تاریخ میں آتا ہے ایک بڑے ڈاکو کو بڑی مشکل سے پکڑ کر جب جیل میں بند کیا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ تم کیوں اور کیسے ڈاکو بنے؟ اس نے جواب دیا میری ماں نے مجھے چور بنایا ہے پہلی دفعہ جب میری عمر 5 سال تھی اور میں پڑوسی کے گھر سے انڈا چرا کر لایا تو اس نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا یہ کہاں سے آیا بلکہ مجھے تل کر کھلا دیا میں نے سمجھا میں نے صحیح کیا ہے پھر تو میں مختلف چیزیں چوری کر کے لاتا رہا اور میری عادت اتنی پکی ہوگئی کہ چوری کو اپنی Smartness سمجھنے لگا اور نوبت آج یہاں تک پہنچ گئی کہ ایا نامی گرامی ڈاکو بنا کہ مشکل سے پولیس کے ہاتھ آیا اور ہاتھ کاٹا گیا۔

اگر باپ کے لئے فون آیا ہے اور باپ بچہ سے یہ کہتا ہے کہ کہہ دو میں گھر پر نہیں ہوں تو بچہ آپ کے حکم کی تعمیل تو کرے گا مگر جھوٹ بولنا بھی سیکھ جائے گا اور اس بات کو اچھا سمجھے گا کہ ابا جان جب جھوٹ بول سکتے ہیں جب چاہتے ہیں اور مجھے سچ بولنے کو کہتے ہیں پھر وہ باپ کی نقل کرتے ہوئے باپ سے بھی جھوٹ بولے گا۔

مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے

کو بلا رہی ہے ادھر آ میں تجھے ایک چیز دوں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا دو گی؟ اس نے کہا کھجور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتی تو یہ جھوٹ لکھا جاتا ہم جب بچوں کو کچھ دینے کا وعدہ کر کے نہ دیں تو خود تو جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہی ہیں بچے کو بھی جھوٹ کا عادی بناتے ہیں وہ پھر ہم سے بھی جھوٹ بولتا ہے اور دنیا میں اوروں سے بھی جھوٹ بولنا شروع کر دیتا ہے۔

سچ کو Promote کرنا

مشہور عالم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا واقعہ سچائی کون نہیں جانتا جب وہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کی ماں نے ان کی مزید تعلیم کے لئے قافلہ والوں کے ساتھ بغداد روانہ کر دیا اور علم حاصل کرنے کے لئے اخراجات کی رقم 40 دینار ان کی صدری (وہ کوٹ جو سردی سے بچنے کے لئے پہنا جاتا ہے) اس کے اندر سی دیا اور جاتے وقت ان کو ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید کی خدا کرکرنا کیا ہوکہ قافلہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور لوگوں سے ان کا مال و متاع چھین لیا جب اس بچہ کی تلاشی پر کچھ نہ ملا تو پوچھا تمہارے پاس کچھ رقم ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں 40 دینار ہیں وہ کہاں ہیں؟ تو شیخ نے بتایا کہ فلاں جگہ میں سلے ہوئے اندر ہیں وہ بچے کو ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے گئے اس نے پوچھا سچ سچ کیوں بتا دیا؟ انہوں نے کہا میں نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا اور انہوں نے چلتے وقت پکا عہد لیا تھا کہ ہر حال میں سچ بولوں گا اگر میں جھوٹ بولتا تو ماں کے ساتھ کئے عہد میں خیانت ہو جاتی۔ ڈاکو پر یہ بات سن کر عجیب کیفیت طاری ہوگئی اس نے اپنا سر پیٹ لیا اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور بولا ہائے افسوس مجھ پر یہ ماں کے وعدہ کا اتنا پاس کرتا ہے اور میں ہر روز اللہ سے کئے گئے عہد کو توڑتا ہوں اس کی مخلوق کا مال چھینتا ہوں اور تکالیف پہنچاتا ہوں پھر اس نے سب کا لوٹا ہوا مال واپس کیا اور اپنے اس بُرے پیشے سے سچی توبہ کی اس کے ساتھیوں نے بھی توبہ کی اور سب اس سچائی کی برکت سے نیکوکار بن گئے۔

سچ بولنا دنیا میں بھی عزت دیتا ہے سچائی اپنے اچھے اثرات ڈالتی ہے اگر ہم خلوص دل سے سچ کو اپنائیں تو نہ صرف بچوں کی زندگی اچھی ہوگی بلکہ ان کی وجہ سے دوسروں کی زندگی بھی بدلے گی بس سچ

پر ثابت قدم رہنے کی ضرورت ہے اس کے لئے ماں باپ کو بھی اپنی سچ کی تصویر پیش کرنی ہوگی۔

بڑوں کا ادب سکھانا

ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم لوقد كبيرنا (عمرو بن شعيب. ترمذى)

(وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے)

بچہ میں بہت چھوٹی عمر سے اس صفت کو پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ بڑے بچے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت وایثار کا برتاؤ کریں اور چھوٹے بچے اپنے بڑے بھائیوں کی ادب وتعظیم کریں۔ انڈیا پاکستان میں پالے گئے بچوں میں یہ ادب سکھانے کا بہت اچھا طریقہ ہے کہ بڑوں کو بھائی صاحب، بھائی جان، بھائی میاں اور بڑی بہنوں کو آپا جان، باجی جان کے القاب سے نوازا جاتا ہے کیونکہ نام لے کر پکارنے میں برابری کا احساس پیدا ہوتا ہے اور ہر بچہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اب امریکہ میں یہ رواج نہیں چلتا پھر بھی والدین بچوں میں یہ احساس ضرور بیدار کریں کہ یہ آپ کے بڑے بھائی ہیں یہ ابا جان ہیں اور یہ دادا جان ہیں ان سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنا چاہئے یہ احترام کے منافی ہیں (ابوموسیٰ۔ابوداؤد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعظیم الٰہی کی ایک علامت بوڑھے مسلمان کا احترام کرنا ہے قرآن کے ایسے حافظ کا احترام کرنا جس کو اپنے پر بے جا غرور نہ ہو بلکہ قرآن پر عمل کرنے والا ہو اور عادل حکمران کا احترام کرنا۔

باجماعت نماز میں بچوں کی صف پیچھے اور بڑوں کی صف آگے رکھی جاتی ہے یہ ان کا احترام ہے بڑوں کے ساتھ برابری کا مذاق کرنا ان کی توہین کرنا Insult انہیں تکلیف دہ بات کہنا (دل دکھانا) ان چیزوں سے بچوں کو بچانے کی تربیت کرنی چاہئے ان کے ساتھ بے ادبی کے ساتھ پیش آنا توہین کے ساتھ ان کا نام پکارنا وغیرہ اور جھڑک کر ان کی بات رد کر دینا کہ انہیں کچھ نہیں معلوم سب غلط حرکتیں ہیں بزرگوں کی محفل میں بیٹھنے کا اتفاق ہو تو ان کی بہترین جگہ پیش کرنا چاہئے اگر وہ کھڑے ہوں اور بچے بیٹھے ہیں تو فوراً اٹھ کر ان کو اپنی جگہ پیش کرنی چاہئے۔

گھر کے اندر والدین یا Grand Para داخل ہوں تو اٹھ کر ان کا استقبال کرنا چاہئے اور سلام کرنا چاہئے اور خوشی واحترام کا اظہار کرنا چاہئے۔ والدین کو چاہئے کہ بچوں کو بڑوں کی تدریس قرآن کی محفل میں ساتھ لے کر جائیں تاکہ وہ قرآن سے فائدہ اٹھانے کے طریقے سیکھیں اور بڑوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کا ادب واحترام سیکھیں اور یہ Gaeratin Gap کی لعنت سے بھی بچیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بچوں کو بھی ساتھ لایا کرتے تھے ان بچوں میں سے ہمیں بڑے محدث اور صحابہ کرام ملے۔ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک، عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو اس وقت دس برس کی عمر کے تھے مگر انہوں نے جو سنا یاد رکھا اور ہمیں ان کے ذریعے حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ ملا۔ بچوں میں اس طرح جرات و بے باکی اور حق گوئی کی صفت بھی پیدا ہوتی ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا آپ نے اس میں کچھ نوش فرمایا پھر اپنے دائیں جانب برابر میں بیٹھے بچے سے پوچھا اگر تم اجازت دو تو میں یہ دودھ کا پیالہ ان بزرگ کو دے دوں لڑکے نے جواب دیا اللہ کی قسم ہرگز نہیں آپ کے ہاتھ سے دیا گیا حصہ مجھے کسی کو دینا منظور نہیں ہے یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک مرتبہ یہ دعا دی **اللھم فقہ فی الدین و علمہ التاویل** (اے اللہ تو اسے دین کی سمجھ اور تاویل عطا فرما) آپ کی یہ دعا حرف بہ حرف پوری ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دین کا بقیہ حصہ بڑے بزرگ صحابہ کرام سے سیکھنے میں صرف کیا جبکہ ان کی عمر کھیل کود کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے علم و دانش کی وجہ سے وہ کبار صحابہ کے ساتھ مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر بنائے گئے۔

والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچوں کو اہمیت دیں ان کی بات غور اور توجہ سے سنیں اور گھر کے معاملات میں ان کو مشوروں میں شریک رکھیں بزرگوں سے بچوں کے لئے دعا کروائی جائے ادب اپنی جگہ درست ہے مگر اس میں غلو نہیں ہونا چاہئے کہ ہندوؤں کی طرح والدین کے پاؤں چومے جائیں اور

عزت واحترام کے لئے سرا تنا ہی جھکایا جائے کہ وہ رکوع کی حالت تک پہنچ جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 3 افراد کی صرف منافق ہی توہین کرسکتا ہے 1 بوڑھا مسلمان جس کے سر کے بال سفید ہو گئے ہوں 2 عالم 3 عادل حکمران۔

عزت واحترام سے بزرگوں کے ہاتھ چومنا صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرز عمل رہا ہے بچہ کو نماز باجماعت کے لئے مسجد لے جایا جائے تاکہ وہ مسجد کے آداب بھی سیکھ لے اور باپ اس کی مستقل تربیت کرتا رہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے اس میں شوروغل اور باتیں کرنا اس جگہ کی بےادبی ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل رمضان میں خصوصاً جب نمازیوں کی کثرت ہوتی ہے والدین خود آدھ رکعت پڑھ کر مسجد میں ہی باتوں میں مصروف ہوجاتے ہیں اور ان کے بچے پہلے ہی مسجد میں کھیل کود کر شور مچا رہے ہوتے ہیں مسجد کی تعظیم پر بہت سخت توجہ دینی کی ضرورت ہے۔

Modesty حیا

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے جو اوائل عمر ہی سے بچوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے بچوں کو منکرات اور گناہ کے کاموں سے بچانے کی کوشش کرنا حیا سکھاتا ہے بچہ کی زبان اگر بدگوئی اور فضول گوئی کے جملوں سے پاک رکھتا ہے حرام اشیاء سے اس کا پیٹ نہیں بھرا جاتا یعنی اس کے جسم کو پالنے والے غذا کا خاص خیال رکھتا جاتا ہے تو اور اس کا وقت اللہ کی اطاعت وخوشنودی کے کاموں میں صرف ہوتا ہے تو گویا وہ حیا کر رہا ہے اگر وہ جھوٹ چغلی اور لڑائی جھگڑے سے بچتا ہے تو وہ حیا کرنے والا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اس کے حق کے مطابق حیا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے پوری طرح حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم سر میں آنے والے برے خیالات سے ہوشیار رہو اور دوسرے اعضاء کا بھی خیال رکھو پیٹ میں جانے والی تمام غذا کا خاص خیال رکھو موت اور آزمائش کو یاد رکھو جو آدمی آخرت کا طلب گار ہوتا ہے وہ زندگی کی زینت کو ترک کردیتا ہے جس میں اور دنیا کی

زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتا ہے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کردیا۔
اگر آپ کا بچہ ابھی ڈائپر استعمال کرتا ہے تو اس کے ڈائپر Dyper بدلتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بڑے بچے سامنے نہ ہوں اگر دو یا تین سال کے بھی ہوں کہ وہاں سے ہٹ جائیں کیونکہ کسی کے Shame Parts دیکھنا گناہ ہے بری بات ہے اسی طرح دو سالہ اور تین سالہ بچوں کو ایک ساتھ ٹب میں بٹھا کر ننگا نہ نہلایا جائے اگر اتفاقاً بچہ ٹپ سے باہر نکل کر ہاتھ میں پاجامہ لے کر باہر کمرے میں آجائے تو اس کو شرم دلائی جائے کہ اسے کے Shame Parts کھلے ہیں آئندہ امی کو آواز دے کر بلا لیا کریں اور لڑکیوں کو شروع ہی سے بغیر بازو Sleveless اور بڑے گلے کے ننگی کمر والے کپڑے نہ پہنائے جائیں 4 سالہ بچہ بہت سمجھدار ہوتا ہے اگر کبھی آپ غسل خانہ جانے میں سستی کریں گی کہ اندر کمرے میں آجاؤ کپڑے پہنا دوں گی تو وہ خود پاجامہ وہیں پہننے پر اصرار کرے گا Barbie Dolls وغیرہ بھی ننگی نہ رکھی جائیں جو کہ پوری جسم کی Shape کو ظاہر کرتی ہیں 5 سالہ بچے بچیاں اسکول جاتے ہیں اور دوسرے بچوں کو نیکر Shorts پہنے دیکھتے ہیں تو خود بھی وہی پہننے کی ضد کرتے ہیں۔ لڑکے کو لمبے نیکر پہنائیں اور لڑکی کو بتائیں کہ اس کو پورا جسم ڈھانپنا ہے کیلئے وہ پتلون یا پاجامہ ہی پہننا چاہیے۔ کبھی بھی اس کو Shorts نہ پہنائیں ورنہ بچی عادی ہوجائے گی۔ بڑے ہوکر آپ کی بات کبھی نہ مانے گی لیکن اگر شروع ہی سے اس نے پاجامہ پہنا ہے تو وہ جب Adult ہوگی تو کبھی ضد نہ کرے گی بلکہ خود آپ کے ساتھ جا کر لمبی آستین والی شرٹیں اور کھلے پاجامے یا پتلون خریدے گی۔ کیونکہ بات اس کی سمجھ میں آگئی ہے۔ عام طور پر یہ والدین ہوتے ہیں جو بچوں کو شروع سے اسلامی لباس پہننے کی عادت نہیں ڈالتے بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ بچہ سمجھ کر اس سے غفلت برتتے ہیں اور جب انہیں ہوش آتا ہے تو لڑکی سمجھنے کی عمر سے نکل چکی ہوتی ہے اور والدین کے رویہ پر سخت اعتراض کرتی ہے دھمکاتی ہے۔
امریکہ ویورپ میں رہنے والے بچوں کو غذا کے اجزاء کا خاص خیال رکھا جائے اس لئے کہ اگرچہ

کمائی حرام نہیں ہے لیکن غذا حرام ہے تو اس کے اثرات اخلاق پر عمل پڑتے۔ قرآن میں آیا ہے **یاایھاالرسل کلوا طیبٰت واعملو صالحا** کھانے کی اشیاء, Choclate, Cseal Cookies وغیرہ اشیاء میں بھی Lard کا استعمال کیا جاتا ہے جسے سُور کی چربی کہتے ہیں اور اس کے مختلف ناموں سے بھی باخبر رہنا چاہئے۔ اگر بچہ کو شروع سے سمجھا دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں ہمارے لئے حرام کی ہیں وہ ہمارے نقصان کا سبب ہیں اور اب تو سائنسی تحقیقات بھی بتا رہی ہیں کہ Pig کے گوشت میں ایسے کیڑے ہیں جو پکنے کے بعد بھی نہیں مرتے اور انسانی صحت کے لئے مضر ہیں تو بچے ایسے غذا کے لئے حسرت نہ کریں گے بلکہ Proud ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے ان کے اندر سے احساس کمتری کو نکال پھینکا جائے کہ ہائے ہائے ہم یہ بھی نہیں کھا سکتے اور وہ بھی نہیں کھا سکتے بلکہ احساس برتری کو اُبھارا جائے کہ احسان عظیم ہے انسانیت پر دین اسلام کا کہ اس نے ہمیں بہت سی بیماریوں سے بچا لیا ہے اور ہمارے لئے ایسے مشروب ش اور سُور حرام کر کے بچا لیا ہے۔

احساس کمتری Inferiority Complex

یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہوتی ہے اور بعض بچوں میں پیدائشی طور پر یا بیماری کی صورت میں ہوتی ہے یا پھر تربیت کے غلط طریقے اور اقتصادی حالات Money Matters اس کا سبب ہوتے ہیں یہ خطرناک قسم کا نفسیاتی مرض ہے اس سے بچہ کے ذہن میں گرہ پڑ جاتی ہے اور وہ اخلاقی انحراف کا شکار ہو جاتے ہیں ماہرین نے اس مرض کے مندرجہ ذیل اسباب تجویز کئے ہیں۔

1 بچہ کی ح توہین کرنا 2 حد سے زیادہ روک ٹوک کرنا یا بے جا لاڈ پیار کرنا 3 ایک بچہ کو دوسرے پر ترجیح دینا 4 جسمانی نقائص

ہم ہر ایک پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

1 حقارت و توہین کرنا

بچے کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر اسے بُرے ناموں سے نہ پکارا جائے مثلاً پانی کا گلاس لاتے ہوئے پانی گر جائے تو آپ کہیں احمق Stupid تم یہ چھوٹا سا کام بھی نہیں کر سکتے۔ تم کچھ بھی ڈھنگ سے نہیں کرتے یاد رکھئے جو نام بھی آپ اسے دے رہے ہیں گویا آپ چاہ رہے ہیں کہ وہ ایسا بن جائے۔ ماں کے پرس میں سے ایک مرتبہ پیسے نکال لئے تو اسے ''چور'' کہا جانے گا اور ہر چیز کے گم ہونے پر اسے ہی پکڑا جائے کہ ہمارے گھر میں ایک ہی ''چور'' ہے۔

والدین کا کام ہے کہ نرمی اور شفقت سے بچی یا بچہ کی غلطی پر متنبہ کریں تا کہ وہ غلطی کو مان کر دوبارہ نہ کرے اور ڈانٹ ڈپٹ کرنی ہو تو سب کے سامنے نہ کریں الگ کمرے میں لے جا کر کریں۔

بچے بعض مرتبہ دوسرے بچوں کے کہنے پر Aare کرتے ہیں غلط حرکتیں کرتے ہیں اس کو معلوم ہے کہ ماں کے پرس سے بغیر اجازت پیسے نہیں لئے جائیں مگر چونکہ اس کے دوست نے کہا ہے کہ وہ اس کا دوست نہیں بنے گا اگر اس نے اس کے کہنے پر پیسے نہ لے کر آیا۔ آپ بچے سے نرمی سے بات کرتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ دوست کو نہیں چھوڑنا چاہتا اور گھر میں Trouble میں ہونا منظور ہے۔

Teach your child how to deal with people who whant her or him to do wrong.

بچے کو سکھائیں غلط کام کرنے والے کو No کہیں اور صاف صاف بتا دیں کہ میرے والدین اس کام کو بالکل پسند نہیں کرتے اور میں ان کو ناراض نہیں کر سکتا اگر وہ دھمکی دیں کہ میں تمہارا دوست نہیں بنوں گا تب بھی No کہہ دیں اور وہاں سے ہٹ جائیں۔ یہ بات بچوں کو سمجھانے کی ہے جو سچے اور اچھے دوست ہوتے ہیں وہ کبھی غلط کام کرنے کو نہیں کہتے: مثلاً

فرحان ایک بچہ ہے اس کے والدین پریشان ہیں کہ ہر روز اسکول میں اس کے لڑنے Fighting کی شکایت آتی ہے والدین کی ڈانٹ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ آخر انہوں نے

تسلی سے بچے کو بٹھا کر بات کی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ تو پتہ چلا کہ ایک دن اس کی کلاس فیلوز کی نے کہا یہ فلاں لڑکا مجھے Bother کرتا ہے مجھے اس سے بچاؤ میں نے جا کر اس کی پٹائی کر دی۔ دوسری مرتبہ ایک دبلے سے کمزور لڑکے نے کہا تم تو بڑے طاقتور ہو فلاں لڑکا مجھے تنگ کرتا ہے تم اسے مارو میں نے جا کر دیا امی میرے اعضاء مضبوط ہیں Good Musles میں اپنے دوستوں کی مدد کرتا ہوں اس طرح فرحان لڑاکا مشہور ہو گیا۔

نرمی گفتار اور نرم ملائم لہجہ کے سلسلہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس میں حسن پیدا کرتی ہے جسے نکل جاتی ہے وہ ہر طرح کی خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔
(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ بخاری و مسلم)

نرمی سے بچے کو سمجھائیے نرمی سے بات کرنے پر بچہ بھی نرمی سیکھتا ہے۔

حد سے زیادہ روک ٹوک Over Protection

بچوں کو ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کی عادت اچھی نہیں ہے ایسے جملے والدین اکثر کہتے ہیں ہیں بس پر مت کودو Ball کے پیچھے مت بھاگو جاؤ جا کر کپڑے بدل لو اپنے کمرے میں جا کر اب سو جاؤ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کی ہدایات ملتی رہتی ہیں تو بچہ ان کا محتاج ہو جاتا ہے جب تک ان کو آپ ہدایات نہ دیں وہ کچھ نہیں کرتے۔ اس طرح والدین بچے کو اپنے اوپر Dependent بنا لیتے ہیں دوسرے وہ سوچنے لگتا ہے کہ وہ نقائص کا مجموعہ ہے بچہ شرمیلا اور نیست طبیعت ہو جاتا ہے اس میں مردانگی Manlihood اور Boldness پیدا نہیں ہو پاتی۔ اس کے اندر خود اعتمادی کا فقدان ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کسی Sport میں حصہ لینا چاہتا ہے تو ماں باپ منع کر دیتے ہیں یا کوئی ذمہ داری کا کام کرنا چاہے تو فوراً منع کر دیتے ہیں کہ تم اس قابل نہیں ہو جسکی وجہ سے بچہ کی Self Esteem تباہ ہو جاتی۔

مثلاً 5 سالہ فیصل نے جب Skating سیکھنے کی فرمائش کی تو اس کی خواہش کو رد کر دیا گیا

تمہاری ٹانگ ٹوٹ جائے گی دیکھا تھا پچھلے دنوں احمد کا بازو Skite کرتے ہوئے ہی ٹوٹا تھا۔

اسی طرح 8 سالہ ماریا نے جب Cookies کو Bake کرنے کی خواہش ظاہر کی تو ماں نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ تم اپنے ہاتھ جلا لو گی۔ اب یک تو ضروری نہیں کہ ہاتھ جلے Gloves پہنے ہوں تو اور اگر تھوڑا بہت جل بھی جائے تو ٹھیک بھی ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے منع کرنے سے بچی کے اندر کھانا پکانے اور ماں کی باورچی خانے Kitchen میں مدد کرنے کی اُمنگ کو ختم کر دیا۔

ہونا تو یہ چاہیے دونوں صورتوں میں لڑکے اور لڑکی کے کہ ماں باپ بچوں کو Watch کرتے رہیں ساتھ ساتھ رہیں اور ضروری ہدایات دیتی رہیں کہ بیٹا ننگے ہاتھ Oven سے ٹرے نہ نکالنا Gloves پہن لینا بیٹے کی Skite کی Skills کے لئے باپ یا بڑے بھائی یا دوست کو اس لئے ساتھ ساتھ رکھا جائے کھڑا رہے اور ہدایات دیتا رہے۔ دوسری صورت میں ایسے بچوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ میں نئی شادی شدہ دلہن سے ملی اسے کچھ پکانا نہیں آتا تھا کیونکہ اس کی ماں نے اس سے صرف برتن دھلوائے تھے۔

ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح دینا Fairness

اکثر مائیں اس بات سے پریشان رہتی ہیں جن کے کئی بچے ہوتے ہیں کہ بچے آپس میں لڑتے ہیں اور فیصلہ کرانے ماں کے پاس آتے ہیں تو مطمئن نہیں ہوتے Its Not Fair آپ صرف چھوٹے بھائی کی طرف داری کرتی ہیں یا بہن کو کچھ نہیں کہتیں۔ ایسی بعض صورتوں میں مائیں غصہ میں لڑنے والے دونوں بچوں کو سزا دے دیتی ہیں کیوں لڑ رہے تھے؟ اب دونوں جھگتو۔ حالانکہ ان میں سے ایک یقیناً خطا کار نہیں ہے ماں کا کام ہے دونوں بچوں کی بات توجہ سے سُنے اور پھر فیصلہ کرے۔

عام طور پر یہ ہوتا ہے جو ذہین بچہ ہوتا ہے اطاعت کرنے والا ہوتا ہے وہ والدین کا Favovrite بن جاتا ہے پھر اگر چہ وہ غلطی پر ہو مگر والدین اسی کی Favour کرتے ہیں اور دوسرے بچے کے ساتھ زیادہ ہو جاتی ہے۔ ہر بچہ توجہ چاہتا ہے ماں باپ بچوں کو الگ الگ بھی کسی سیر تفریح پر لے جاسکتے ہیں

اور پورا وقت ماں یا باپ کے ساتھ گزارا کریں تو زیادہ بہتر طریقہ ہے اس سے بچہ اپنے آپ کو اہم محسوس کر کے خوش ہوتا ہے اور اس میں خود اعتمادی بڑھتی ہے والدین کا رویہ ایسا ہونا چاہئے کہ ہر بچہ اپنے آپ کو ماں باپ کا دُلارا سمجھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے تمام صحابی یہ سمجھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرطِ محبت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر ہی لیا کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ ان کے ساتھ بہت مشفقانہ اور محبت کا تھا کیا آپ مجھ سے ابوبکر سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں اچھا تو عمر بن خطاب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں پھر وہ صحابی کہتے ہیں میں نے پھر اور کسی کا نام نہیں لیا مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے محبوب ہو۔

یہ بھی Fair نہیں ہے کہ بچہ کو اگر کوئی Problem ہے تو ماں باپ اپنی مصروفیت میں اس کو Ignore کر دیں یا ڈانٹ کر چپ کرا دیں مثلاً 7 سالہ فرح کو شکایت ہے کہ ٹیچر کلاس میں صرف لڑکوں سے سوال پوچھتا ہے حالانکہ لڑکوں کو صحیح جواب نہیں آتے ماں نے پوچھا صرف تم سے نہیں پوچھتا یا کسی بھی لڑکی سے نہیں پوچھتا۔ لڑکیوں سے بہت کم پوچھتا ہے اچھا پھر تمہارے خیال میں کیا کرنا چاہئے ٹیچر کو Letter لکھیں یا پھر میرے ساتھ چلیں ماں نے جب حامی بھر تو بچی مطمئن ہو گئی اور اس کے اندر ناانصافی دور کرنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔

ناانصافی گھر میں ہو رہی ہو یا محلّہ پڑوس میں رشتہ داروں میں دوست احباب میں ہر جگہ بچوں میں اتنی جرات وحوصلہ پیدا کریں کہ وہ اسے دور کرنے کی کوشش کریں بچے کو اس کا شکار نہ بننے دیں۔ بچوں کو سکھائیں کہ اجنبی یا دوست احباب ماں باپ سے چھپا کر کوئی تحفہ دیں یا پیسے دیں تو کبھی اسے قبول نہ کریں کیونکہ پھر وہ بچوں کو اپنے برے ارادوں کے لئے استعمال کرتے ہیں یہ بچوں کے ساتھ ناانصافی ہے بچوں کو ضرور اس سے آگاہ کریں۔

ایک بچے کو ماں باپ اس کی اطاعت کرنے پر محبت کی وجہ سے اسے گفٹ دیں اور دوسرے بچوں

کو نہ دیں یہ بھی سراسر ناانصافی ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میرے والد نے مجھے ایک غلام تحفہ میں دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا اے اللہ کے رسول گاہ رہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے سب بچوں کو غلام دیئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کے ساتھ انصاف کرو اللہ سے ڈرو میں بے انصافی کا گواہ نہیں بنتا۔

حقیقی دنیا میں بہت ناانصافی ہے خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ وہ چاہے فلسطین میں ہوں یا کشمیر میں سیریا (شام) میں ہوں یا افغانستان میں عراق میں ہوں یا پاکستان میں۔ تو یہود ہو یا ہنود یا دوسرا کافر سب ٹوٹے پڑے ہیں۔ بچے ٹی وی پر ایسے مناظر دیکھ کر Upset ہوتے ہیں آپ ان کو سمجھائے کہ Collective Effort سے یہ ناانصافیاں دور ہو سکتی ہیں مگر مسلمان متحد اور متفق نہیں ہیں اور دوسری بات اللہ کی آزمائش ہے مسلمانوں کی اللہ کے احکام کو ماننے سے دوری ہے آپ زیادہ سے زیادہ اتنا کر سکتے ہیں کہ خود کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کریں جو آپ کے پاس ہے وہ ان کے ساتھ Share کریں جو Desstortum ہیں ان کو Donate کریں اس طرح بچہ اپنے آپ کو ناانصافی دور کرنے میں حصہ دار سمجھ کر حوصلہ مند ہو گا اور زندگی میں جب اسے موقع ملے وہ کوئی بڑا انصاف امن کا کام کر جائے ہمیں کیا پتہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔

Disabelled معذور بچوں کی حوصلہ افزائی

عام طور پر معاشرہ میں معذور بچوں کو گھروں میں بالکل نظرانداز کر دیا جاتا ہے ان کو ناکارہ اور بے کار سمجھ کر ان کی صلاحیتوں کو دبا دیا جاتا ہے Disability یا معذوری ذہنی بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی بھی، ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے بچوں کو معاشرہ کا کارآمد فرد بنایا جائے ان کی اچھی تربیت کی جائے اور ان کے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

اگر جسمانی عارضہ لاحق ہے یا کسی جسمانی نقص پیدائشی واقع ہوا ہے اور باوجود علاج ومعالجہ کے

نقص دور نہیں کیا جاسکا تو ان حالات میں نہ تو والدین پریشان ہوں اور نہ ہی بچے کے لئے غمزدہ اور رحم کے جذبات رکھ کر اسے چھوڑ دیا جائے۔ بچے کو حوصلہ دلایا جائے کہ کوئی بات نہیں یہ ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جس پر پریشان ہوا جائے۔ عملی زندگی کی مثالیں دے کر اس کی Frustration کو کم کیا جاسکتا ہے مثلاً بچہ کے پاؤں میں کوئی نقص ہے اور وہ لنگڑا کر چلتا ہے تو اسے ’’تیمور لنگ‘‘ کی مثال دے کر سمجھایا جاسکتا ہے کہ لنگڑے پن کو اس نے کوئی رکاوٹ نہیں بنایا اور دنیا کا عظیم جرنیل بنا اگر بچہ بہت چھوٹے قد کا ہے تو اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بتایا جائے کہ باوجود پستہ قد ہونے کے انہوں نے علم وشجاعت میں نام پیدا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو باب العلم کہا اور جو تھے خلیفہ راشد کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اگر رنگ سیاہ ہے تو سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال دی جائے جو ایسے صحابی رسول تھے جن کو زندگی میں جنت کی خوشخبری سنائی دی گئی انسان اپنے علم و عمل سے اپنے آپ کو بہترین بنا سکتا ہے اگر کسی کی آنکھیں کمزور ہیں تو اس کو موجودہ دور کے Nelson Mandiala اور انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمٰن واحد جو تقریباً نابینا ہیں مگر اپنی ساری ذمہ داریاں اس سب سے بڑے عہدہ کی ساری ذمہ داریاں پوری کررہے ہیں۔

اپنے بچے کی کمزوری کو پہچانیں اور اس کو وجہ سے اس کو حقیر نہ جانیں اگر وہ کاموں میں سُست اور Frustarted ہوتے ہیں تو ان سے دلبرداشتہ اور حقیر نہ جانیں ان کو آگے بڑھنے ترقی کرنے میں مدد کریں ورنہ اپنی کمی کا احساس ان کے دل میں بیٹھ جائے گا۔ ان میں محنت کرنے کی اُمنگ اور لگن ختم ہوجائے گی ایسے بچے پھر والدین پر بہت زیادہ Dependent ہوجاتے ہیں اور وہ خود سے کام کرنے کے قابل نہیں رہتے ہر کام اور فیصلہ کے لئے والدین کے محتاج ہوتے ہیں اس لئے شروع ہی سے ان کی خودی کو بلند کیا جائے اور ان کو تیار کیا جائے کہ وہ عام بچوں کی طرح نہیں۔

مثلاً مرچنٹ فیملی جو امریکہ میں رہائش کرتے ہیں ماں باپ نارمل قد کے ہیں مگر ان کے بچے 3 فٹ سے زیادہ نہیں بڑھے مگر انہوں نے اسے بچوں کی کمزوری نہیں بننے دیا۔ آج ان کی بیٹی نادیہ

مرچنٹ ایک کامیاب ڈاکٹر ہے اور پریکٹس کررہی ہے اور چھوٹا بھائی جو اسی قد کا ہے وہ بھی میڈیکل کا طالب علم ہے اسی طرح کینیڈا میں رہنے والی بچی نابینا تھی آہستہ آہستہ اس کی بینائی کم ہوتے ہوتے ختم ہوگئی مگر وہ بچی اپنے سارے کام خود کرتی ہے کمپیوٹر پر Email کرتی ہے اور Brial System پر پڑھ کر اب اسکول میں ٹیچر ہے ساتھ ہی یہ بچی ثمرین نہایت نیک تہجد گزار اور اعتکاف کرتی ہے رمضان میں تمام کانفرنسز میں شرکت کرتی ہے نہ صرف یہ کہ دنیاوی کاموں میں خود کفیل ہے بلکہ روحانی طور پر بہت بلند مرتبہ رکھتی ہے۔ خصوصاً امریکہ میں ایسے ادارے ہیں جو آپ کے بچوں کی ہر طرح سے مدد کرنے کے لئے کھلے ہیں آپ اپنے بچوں کو وہاں داخل کرائیں جتنی مدد ہوسکتی ہے سب کریں اپنی پوری کوشش کریں ایسے بچوں کو یہاں Job بھی مل جاتی ہے ایک گونگی لڑکی کو میں نے خود دیکھا Walmart پر Cash Register میں کام کررہی تھی اور آج کل تو Sign Language سکھانے والے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں اگر بچہ نہیں سنتا ہے تو اس کو یہ زبان سکھوائیے اور پڑھنا لکھنا سکھائیے۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسے بچوں کو Care کرنے پر خوش ہوتا ہے اور اگر والدین محنت کرلیں تو خود والدین کے لئے وہ سہارا بن جاتے ہیں۔

ان کی شادی بیاہ بھی کریں اور دونوں والدین گونگے ہیں تو ان کے بچے بولنے والے پیدا ہوتے ہیں اور دونوں والدین اندھے ہیں تو ان کے بچے آنکھوں والے پیدا ہوتے ہیں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور تجربہ سے ثابت ہے۔

ماحول کی تبدیلی Change Of Enviroument

ماحول کے بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً آپ نے نیا گھر لیا ہے اس میں Move ہوئی ہیں یہ دوسرا Meighbourhood ہے۔ بچوں کے لئے نیا ہے اسکول بھی نیا ہے کلاس فیلوز بھی نئے ہیں دوسرے ہیں یا آپ کے گھر دوسرے بچے کی پیدائش ہوئی ہے یا آپ کے شوہر کی Job ختم ہوگئی ہے یا حالات سے سمجھوتہ نہ کرنے کی بناء پر میاں بیوی لڑرہے ہیں ایک دوسرے کو چلا چلا کر بتا

رہے ہیں کہ وہ اس گھر سے چلے جائیں گے۔ بالکل گزارہ نہیں ہوسکتا۔

بچوں پر ان تمام حالات کی تبدیلیوں کا اثر پڑتا ہے وہ خوفزدہ ہیں کہ ماں باپ میں سے کوئی ایک چلا جائے گا اور وہ تنہا رہ جائیں گے والدین کا کام یہ ہے کہ بچوں کی ہر بدلتی Situation کے لئے پہلے سے تیار کریں تو اس کے ان پر مثبت اثرات پڑیں گے۔

مثلاً ایک گھر ہے جس میں باپ Layoff ہو گیا ہے وہ ہی واحد کمانے والا تھا۔ آپ اس ڈر سے بچے کو نہیں بتا رہے ہیں کہ اس پر بُرا اثر پڑے گا۔ اب بچہ ہے کہ نئے کھلونوں کے لئے ضد کر رہا ہے باہر کھانا کھانے کی فرمائش کر رہا ہے جب وہ اپنی تفریحات کے لئے اصرار کرتا ہے تو آپ ناراض ہوتی ہیں اسے جھڑکتی ہیں، بہانے بناتی ہیں کہ آپ کے لئے نئی سائیکل اگلے مہینے لے لیں گے۔ بچہ Confose ہے ماں کو کیا ہو گیا ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ 8 سالہ ارشد جب ماں باپ کو بات کرتے سنا کہ باپ کی job ختم ہوگئی ہے تو وہ پریشان ہو کر باپ کے پاس آیا کہ کیا اب ہم بھوکے رہیں گے؟ اور کیا ہم کو اس گھر سے بھی جانا پڑے گا؟ باپ نے اس کی بات توجہ سے سنی اس کو تسلی دی کہ ہم نئی Job ڈھونڈ لیں گے اللہ تعالیٰ رزاق ہے وہ اپنے بندوں کے لئے ایک در بند کرتا ہے تو 70 در کھولتا بھی ہے ممکن ہے یہ جاب اس لئے ختم ہوئی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر جاب دینا چاہتا ہے مگر جب تک ہمیں نئی جاب نہ ملے ہم اپنے اخراجات کو کنٹرول کریں گے کچھ Saving ہیں ہمارے پاس وہ استعمال میں لائیں گے باقی اللہ مالک ہے وہ ضرور بندوبست کر دے گا ارشد نے باپ سے تعاون کا مظاہرہ کیا ٹھیک ہے بابا میں نئے Snakes جوتے نہیں لوں گا ابھی میں ان سے ہی کام چلا لوں گا۔ پھر اپنا Money Box لے کر آیا بابا یہ میرے پیسے بھی رکھ لیجئے بچوں کو اگر سمجھا دیا جائے تو کڑے وقتوں میں ان کا تعاون بہت............

بچوں کی جائز خواہشات کا احترام

والدین کو چاہیئے کہ ہر وقت بچوں پر روک ٹوک ہی نہ کرتے رہیں بلکہ ان کی جائز خواہشات کا

احترام کیا کریں اور ان کو پورا کیا کریں بچوں کی بات غور سے سنا جائے اور بجائے غصہ کرنے کے ٹھنڈے دل سے ایسی خواہشیں جس میں دین و دنیا کا کوئی نقصان نہ ہو رہا ہو گو کہ آپ کے اپنے بنائے ہوئے اصول وارادے ٹوٹتے نظر آرہے ہوں تو ان کو نظر انداز کر دیجئے اور بچوں کی خواہش پوری کیجئے۔

مثال کے طور پر 7 سالہ صدف کے بال آپ کٹوانا چاہتی ہیں مگر جب کبھی آپ بال ترشوانے کی بات کرتی ہیں وہ رونا دھونا شروع کر دیتی ہے Fuss کرتی ہے کہ مجھے بال نہیں کٹوانے، آپ کو اس کے بال اس لئے کٹوانے ہیں کہ آپ کے پاس جاب پر جاتے وقت اتنا وقت نہیں ہوتا کہ اس کے بال سنواریں آپ کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے اب ایک روز ڈانٹ ڈپٹ کر اس کو Hair Saloon لے جاتی ہیں بچی گاڑی سے نہیں اترتی اور وہیں چیخنا چلانا شروع کر دیتی ہے بڑی مشکلوں سے آپ اسے خاموش کرانے میں کامیاب ہوتی ہیں پھر پوچھتی ہیں تم بال کیوں نہیں کٹوانا چاہتی؟ اتنی پریشان کیوں ہوا صل بات بتاؤ؟ تب وہ جواب دیتی ہے کہ وہ Bangs سامنے کے بال کٹانا نہیں چاہتی بس اتنی سی بات تھی چلو ہم Bangs نہیں کٹوائیں گے باقی بال کٹوانے پر بچی بخوشی راضی ہو گئی۔ یہ Megotiation بچوں کو نہیں آتا یہ ماں کو ہی کرنا ہوتا ہے اس کی دانست میں بال کٹانے کا مطلب سارے بالوں کو چھوٹا کرانا تھا۔ Problem Solving میں یہ Megotiation بہت کام آتا ہے اگر ماں اس ہیئر اسٹائل کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتی کہ بس تمہیں وہی کروانا ہے جو میں کہہ رہی ہوں تو بچی اپنی تمام تر کوشش بروئے کار لاتی اور ماں کو بات بے بات تنگ الگ کرتی۔ ماں کے خلاف نفرت اس کے دل میں بیٹھتی۔ اور اگر ماں مار پیٹ کر کے اپنی بات منواتی تو بچی کی سمجھ میں یہ بات بیٹھ جاتی کہ تشدد ہر مسئلہ کا حل ہے مار پیٹ اور دھونس دھمکی سے سب کام کرائے جا سکتے ہیں۔

دوسری مثال

ایک فیملی حج پر جا رہی تھی ماں باپ اور تین بچے ہیں بڑے بھائی نے احرام باندھ لیا ہے ماں

باپ نے باندھ لیا ہے مگر باپ سمجھتا ہے کہ یہ دونوں چھوٹے ہیں ان کے لئے احرام کی ضرورت نہیں ہے بچے 7 سالہ انس اور 8 سالہ حسن ہیں دونوں کی خواہش احرام پہننے کی ہے اور وہ اس کے لئے ضد بھی کر رہے ہیں پھر بوقت سفر انہوں نے رونا پیٹنا بھی شروع کر دیا باپ نے اٹھائی بیلٹ اور ان کو مارنا شروع کر دیا ایک بچہ مار کھا کر چپ ہو گیا مگر دوسرا بچہ اپنی ضد پر اڑ گیا چاہے جان سے مار دیں احرام مجھے ضرور باندھنا ہے پھر باپ کو احساس ہوا اس نے اجازت دی تو ماں نے بستر کی چادر پھاڑ کر دونوں کے احرام بنا دیئے۔

یہاں بچوں کی خواہش فطری تھی صرف باپ کی انا آڑے آ رہی تھی پھر مسئلہ کو کتنے غلط انداز سے حل کرنے کی کوشش کی۔ بچے کے ارادے کی مضبوطی پر باپ مجبور ہو گیا ایسے بچوں کے مسئلے تشدد سے حل نہیں کئے جاتے جو ارادے کے مضبوط ہوتے ہیں اور اپنی بات منوانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں ان کے پختہ ارادہ والی شخصیت کا احترام کیجئے کیونکہ اس کو اگر صحیح رخ دے دیا جائے تو یہ بچے کی سیرت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حوصلہ افزائی Encouragement

والدین کو چاہئے کہ بچے اگر ان کا کہنا مانتے ہیں اور کچھ کام کرنے کو ان کو کہا جائے تو وہ خوشی خوشی پورا کرتے ہیں تو ایسے بچوں سے والدین کو خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ایک Hug یا Kiss کی صورت میں ہو یا چند جملے اس کی تعریف میں بولے جائیں کہ ماشاءاللہ تم بہت اچھے بچے ہو مجھے تم سے یہ ہی امید تھی تم یہ کام کر کے مجھے بھی خوش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی۔

ان کاموں میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنا کمرہ خود صاف کر لیا ہے یا چھوٹے بھائی کے پھیلے ہوئے کھلونے سمیٹ کر رکھ دیئے ہیں یا لان میں پانی کا پائپ لگا دیا ہے یا گھر میں رکھے پودوں کو پانی ڈالا ہے یا میز پر سے گندے برتن اُٹھا کر Sink میں رکھ دیئے ہیں ہر کام کرنے پر خوشی کا اظہار کیا جائے۔ یاد رکھئے بچوں سے یہ چھوٹے چھوٹے کام کروانے بھی چاہئیں اور کرنے پر تعریف کے الفاظ

بولنے میں ذرا کنجوسی نہ کیجئے۔ یہ نہ سوچئے لو اتنا بڑا تو ہے اگر یہ کام کر لیا تو کون سی بڑی بات ہے۔ اگر وہ باوجود کوشش کے A Grade نہ لا سکے B+ لایا ہے تو بھی آپ اسے پیار کریں اپنے سے چمٹائیں کہ بیٹے آپ نے محنت تو کی ہے ان شاءاللہ اگلی دفعہ آپ A+ بھی لے آئیں گے۔ لپٹانے سے وہ آپ کی قربت محسوس کرے گا اور Appreciation سے اس کو اور زیادہ اچھا کام کرنے کی اُمنگ پیدا ہو گی۔ ماں باپ کی توجہ ملنے سے وہ دوسروں کی توجہ و محبت دینا سیکھتا ہے۔ یاد رکھئے بچے کسی عمر کو پہنچ جائیں ان کو حوصلہ افزائی کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے بچے نے نئے کپڑے پہنے ہیں اس کو پیار کیجئے اور بتائیے کہ نئے کپڑے اس پر بہت اچھے لگ رہے ہیں بچہ بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔

میری دوست کشور نے بتایا کہ ان کے بیٹے نے جب وہ KG میں تھا اسکول میں باپ کے لئے کاغذ کی ٹائی بنائی۔ خوشی خوشی لا کر دی۔ باپ نے بہت سراہا اگلے دن جب اسے اسکول چھوڑنے گئے تو انہوں نے وہی ٹائی پہن رکھی تھی۔ حوصلہ افزائی کی یہ بہترین مثال ہے اسکول کے بچے اور ٹیچر تو خوش ہوئے ان کا بچہ سر فخر سے اونچا کئے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔

شکوہ شکایت سے پرہیز کیجئے

یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ والدین ہر وقت شکوہ کناں رہتے ہیں۔ انہیں ہر چیز سے شکایت رہتی ہے۔ اس کا شکار بچے بھی ہوتے ہیں۔ تم کو یہ کام دیا تم نے نہیں کیا مجھے پتہ تھا تم ایسے ہی ہو، ہائے ہمارے تو نصیب پھوٹ گئے اولاد ملی وہ بھی کاہل اور نکمی وغیرہ وغیرہ۔ یہ بارش تنقید صرف بچوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ آپس میں شوہر اور بیوی کے درمیان بھی جاری رہتی ہے بیوی کو ہر وقت شوہر کے لئے بے رخی کا شکوہ کہ وہ تو گھر پر بالکل وقت نہیں دیتے سارے وقت گھر پر پڑے سوتے رہتے ہیں یا ٹی وی دیکھتے ہیں اور شوہر کو بیوی سے شکایت کہ امریکہ آ کر بھی نہ سدھری پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ ہے نہ پکارنے کا سلیقہ وغیرہ کبھی امریکہ کی مصروف زندگی کا رونا کبھی بچوں کی بے راہ روی کی شکایت اور کبھی میں Utility Bills کی زیادتی کا شکوہ۔ یہاں تک کہ موسم بھی اس گلہ شکوہ سے بچ نہیں پاتے۔ آج بڑا

ہی خراب موسم ہے بہت سردی ہے بہت بارش ہے بہت گرمی ہے وغیرہ وغیرہ اگر ہم کہیں Job کر رہے تو ساتھی ورکرز کی برائیاں نوک زباں ہیں اگر ساس سسر ساتھ رہے ہیں تو ہر وقت ان کی برائیں (جو کہ کم ہی یہاں نظر آتے ہیں)

بچوں کی پرورش کے لئے صحت مند ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے اس لئے کہ بچہ جو سنتا ہے وہی اس کی سوچ بھی بن جاتی ہے ایسی منفی سوچ والے بچے بڑے ہو کر خود بھی پریشان رہتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم والدین شکوؤں سے پرہیز کریں اپنے مسائل کو حل کرنا سیکھیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا وہ اللہ کے یہاں صابر اور شاکر لکھا گیا (متفق علیہ)

یہ حدیث ایک زبردست بنیادی اصول کی تعلیم دیتی ہے کہ شکر گزار کیسے رہا جائے اور حالات سے سمجھوتہ وصبر اور شکوہ سے بچنے کا کیسے اہتمام کیا جائے خود بھی عمل کیجئے اور بچوں کو بھی اس پر عمل کروائیے۔

شکر گزاری اور شکوہ سے پرہیز کی مثال ہمیں سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی زندگی سے ملتی ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور بیٹے حضرت اسمٰعیل کو مکہ کی بے آب وگیا وادی میں اللہ کے حکم سے بسایا تھا۔ ان کی خبر گیری کے لئے فلسطین سے مکہ تشریف لے جایا کرتے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے بی بی ہاجرہ وفات پا چکی تھیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قبیلہ جرہم کی لڑکی سے شادی کر چکے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تشریف لائے تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو موجود نہ پایا ان کی بیوی سے ملاقات ہوئی ان کا حال احوال پوچھا تو وہ شکوہ کناں ہو گئیں ارے کیا کروں کئی کئی دن کھانا نصیب نہیں ہوتا بڑی تنگی کی زندگی ہے اسمٰعیل کو تو کچھ فکر ہی نہیں ہے اس بزرگ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے کہا اچھا جب تمہارا شوہر گھر آئے تو ان سے کہا اپنی چوکھٹ بدل لیں حضرت اسمٰعیل

علیہ السلام جو تلاش رزق میں گئے ہوئے تھے گھر واپس آئے اور بی بی نے ایک بزرگ کا قصہ سنایا تو سمجھ گئے کہ والد صاحب تھے انہوں نے اس بیوی کو طلاق دی اور اسی قبیلہ کی ایک دوسری عورت سے شادی کر لی۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر مکہ تشریف لائے اس مرتبہ بھی اسمٰعیل علیہ السلام سے ملاقات نہ ہو سکی ان کی بیوی صاحبہ سے بات ہوئی ان کا حال احوال پوچھا انہوں نے کہا جو روکھی سوکھی میسر ہے اللہ کا شکر ہے میرا رب بڑا کریم ہے صحرا میں بھی اپنے بندوں کا خیال رکھتا ہے بڑے دن سے کوئی قافلہ یہاں نہیں آیا اب اسمٰعیل بھی کیا کریں تلاش رزق میں سرگرداں رہتے ہیں اللہ ہم پر رحم کرنے والا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اس خاتون کا جواب سن کر مطمئن وخوش ہو گئے اور جاتے جاتے کہہ گئے اسمٰعیل آئے تو اس سے کہنا اپنی چوکھٹ کی حفاظت کرے اس کو باقی رکھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام واپس آ کر بی بی سے جو یہ ماجرا سنا سمجھ گئے کہ والد صاحب آئے تھے اور خوش ہو کر گئے ہیں۔

اسی طرح ماں اگر ہر وقت بچوں کے سامنے باپ کی برائیاں بیان کرتی رہے کہ وہ بڑا سخت گیر ہے جاہل ہے اجڈ ہے گنوار ہے غیر ذمہ دار ہے یا باپ ہر وقت بچوں کے سامنے ماں کی برائیاں کرتا رہے کہ پھوہڑ ہے بدسلیقہ ہے جاہل ہے کام کا ڈھنگ نہیں ہے تو یہ عادتیں والدین کی بچوں کی تربیت کے لئے سخت تباہ کن ہیں وہ عمر کے چھوٹے ہوتے ہیں عقل میں کم ہوتے ہیں ان کی سمجھ میں نہیں آتا کس کا ساتھ دیں وہ دونوں سے محبت کرتے ہیں کسی کی جانبداری نہیں کرنا چاہتے ان کے ذہنوں میں وقت سے پہلے اپنے اختلافات مسلط نہ کریں وہ ابھی انصاف کے تقاضوں کو نہیں سمجھتے اسی طرح اگر بچوں کے نانا نانی یا دادا دادی سے کوئی شکایتیں ہیں تو وہ بھی بچوں کے سامنے Discuss نہ کریں بڑے ہو کر وہ خود ہی Family Politics سمجھ جائیں گے ابھی سے ان کے ذہن Pollute نہ کریں۔

ادب سکھانا

بچوں کو بڑوں کا ادب سکھانے کے لئے ضروری ہے کہ والدین خود اپنے بڑوں سے عزت و

احترام سے پیش آئیں۔میاں بیوی ایک دوسرے کی عزت کریں اللہ نے شوہر کو ایک درجہ فضیلت دی ہے اس کو عورتوں کو ماننا چاہئے اور معمولی باتوں میں بحث وتکرار سے بچنا چاہئے۔اسی طرح بات چیت شائستہ اور نرم لہجہ میں بڑوں سے بھی کی جائے اور بچوں سے بھی کی جائے اگر ان کے ساتھ نرمی شفقت اور محبت سے بات کی جائے گی تو اس طرح وہ گفتگو کا یہ انداز خود بخود اپنا لیں گے اور بڑے ہو کر والدین اساتذہ اور اپنے بڑوں سے اسی طرح بات کریں گے۔

مثال کے طور پر اگر بچوں سے یہ کہا جائے کہ اپنے گندے موزے Hamper میں ڈالنا نہ بھولنا بلکہ یہ کہیں آپ یاد رکھئے گا گندے موزے Hamper میں ڈالنا ہیں یا سخت گرمی کے موسم میں گرمی کی شکایت کی بجائے اگر ہم یہ کہیں کہ اللہ تیری شان یہ گرمی کتنے کام کی چیز ہے فصلوں کو پکانے میں کام آتی ہے بارش لانے کا سبب بنتی ہے اور مچھروں اور دوسرے موذی کیڑوں کو مارنے کے لئے کتنی ضروری ہے۔دنیا کی گرمی انسان برداشت نہیں کر سکتا جہنم کی گرمی کیسے برداشت کرے گا کیسے غفلت میں ہیں ہم سب انسان۔

بچے کو بُرے ماحول سے بچانا اور بچاؤ سکھانا

بچے کو ہر قسم کے بُرے ماحول سے بچانا ماں باپ کا فرض ہے کیونکہ بچوں کو اچھے اور بُرے کی تمیز کرنے میں کافی وقت درکار ہوتا ہے اس سے پہلے کہ وہ بُرے تجربے سے گزریں والدین کو بچے کو اس سے آگاہ کر دینا چاہئے۔مثلاً آپ کا پڑوسی یا رشتہ دار یا دوست میں سے کوئی بات چیت میں گندی گالی گلوچ والی زبان استعمال کرتا ہے تو بچے کو صاف صاف بتا دیں کہ یہ زبان نہایت گندی ہے چاہے وہ شخص بچے سے کتنی ہی محبت رکھتا ہو۔گندی زبان استعمال کرنے والے کو نہ آپ پسند کرتی ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں۔یاد رکھئے آج آپ نے نہ ٹوکا تو کل یہ ہی بچہ آپ سے اسی زبان میں گفتگو کرے گا۔

اسی طرح ان کو Self Deknse کے طریقے سکھانے کا بھی انتظام کرنا چاہئے جیسے

Kavat, Judo وغیرہ کی کلاسز کو Join کروا دینا چاہئے تا کہ اگر وہ کسی بُرے حالات میں گھر جائیں تو فوری امداد ملنے سے پہلے اپنا بچاؤ خود کر سکیں۔ان کو مضبوط اور صحت مند بنانے کے لئے Swinming کا ہنر بھی سکھانا چاہئے۔اس Exercise سے انسان صحت مند بھی رہتا ہے اور ڈوبتے کو بچانے کے لئے خدمت خلق میں بھی کام آ سکتا ہے۔ان Skills کے سیکھنے کا یہ فائدہ بھی ہے کہ ان کی زائد Energy آپس میں دنگا فساد کرنے کی بجائے Experts ہونے میں لگ جاتی ہے۔

بچے کو حسد کرنے اور حاسدوں سے بچنے کی بھی تعلیم دیں۔جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور چاند ان کو سجدہ کر رہے ہیں تو ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ اپنے بھائیوں سے اس کا ذکر مت کرنا کہیں وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا دیں (سورہ یوسف) دوسرے بچوں کی اچھی عادت پر خوش ہونا سکھایئے اور اپنی اچھی باتیں شیخی بگھارنے والے انداز میں Braging سے بچانے کی عادت ڈالئے۔مبادا کہ کوئی ان کو نقصان پہنچا دے۔یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔مثلاً بچہ سے حقارت سے بات کریں۔اس کو Degrade کریں اگر وہ صحت مند ہے تو اس کو موٹا بھدا کہہ کر اس کا دل دکھائیں یا اس کو پڑھائی کا کیڑا Book Warm کہہ کر اس کا مذاق اڑائیں۔

بچے کو شروع ہی سے 911 کی اہمیت بتائیں کہ تا کہ کسی بھی ممکنہ خطرہ کے وقت اس نمبر کو ڈائل کر کے اپنا بچاؤ کر سکے۔چاہے خود بیمار ہوں یا گھر میں کوئی بیمار ہو یا ایمرجنسی چوری وغیرہ کی ہو یا کوئی گھر میں گھس آیا ہو۔ہر قسم کے خطرہ کے وقت یہ لائن بہت کام آتی ہے۔بچے کو نظر لگنے کی دعا بھی یاد کرائیں۔کتاب کے آخر میں دعائیں دی گئی ہیں ان سے آپ مدد لے سکتی ہیں۔

بچے کو صحت مند بنانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بہت زیادہ دیر ٹی وہ نہ دیکھے اور ٹی وی Games جو آج کل بچے کسی بھی گھر میں بیٹھے بچوں کے ساتھ Connect ہو کر کھیلتے ہیں اس

میں بھی گھنٹوں وقت ضائع ہونے سے بچائیں۔ ٹی وی سے نکلنے والی شعاعیں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں بچے کو ناکارہ بنادیتی ہیں بچہ Couch Pototo بن کر رہ جاتا ہے آج کل Laptop اور Iphone سے بھی یہ ہی کام لیا جاتا ہے نئے نئے Game Download کر کے بچے اس قدر کھیلنے کے عادی ہوجاتے ہیں کہ کھانا پینا سب بھول جاتے ہیں بیٹھے بیٹھے ان کے عضلات Muscle کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ٹی وی کی Shows میں بھی ہزار برائیاں ہوتی ہیں۔ آپ کو نہیں معلوم بچہ کون کون سے پروگرام دیکھ رہا ہے کیونکہ آپ اکثر اس کے ساتھ نہیں ہوتے ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے کہ ان چیزوں سے بالکل بچوں کو محروم کر دیا جائے بلکہ Limit کر دیا جائے کہ دن میں بس اتنا وقت آپ ویڈیو گیم کھیل سکتے ہیں یا اتنی دیر ٹی وی کارٹون دیکھ سکتے ہیں یا پھر صرف ویک اینڈ پر کھیل سکتے ہیں۔ یہ سب پلاننگ کرنا ماں باپ کا کام ہے۔ ریسرچ نے ثابت کیا ہے کہ 2 سالہ اور 3 سالہ بچوں کے لئے ٹی وی سے نکلنے والی شعاعیں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں ان کی Body کو کمزور کر کے ان کی قوت عمل کو ختم کر دیتی ہیں یہ ان ماؤں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جن کے بچے اگر کھانا کھانے میں تنگ کرتے ہیں تو ٹی وی کے آگے بٹھا کر کھانا ساتھ رکھ دیتی ہیں گویا ٹی وی بھی ایک کھانے کی ڈش ہے اور خود اپنی مرضی کی مصروفیت میں گم ہوجاتی ہیں۔

احساس خوشی پیدا کرنا Teach Your Children Joy

دنیا اتنی رنگی اور خوشنما ہے کہ اگر ہم کچھ وقت نکال کر اس کی خوبصورتی کو دیکھیں اور محسوس کریں تو دل طمانیت اور خوشی سے بھر جاتا ہے یہ نیلا آسمان یہ پھول پودے یہ چلتی ہوا باد نسیم یہ تتلیاں یہ بیر بہوٹیاں جیسے حشرات الارض اللہ سبحانہ تعالیٰ کی صناعی اور کاریگری کو اجاگر کرتی ہیں اور ہمارے حواس خمسہ اس کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ آپ نے یہ بات نوٹ کی ہوگی کہ گھر میں کوئی معمولی Bug آجائے تو 3 سے 10 سال کی عمر تک کے بچے کتنے Excited ہوجاتے ہیں وہ اس سے ڈرتے نہیں بلکہ پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کوشش میں Bug ہاتھ میں آجائے یا وہ زخمی ہوجائے تو

غور سے اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔

اپنے بچے کو قدرت خداوندی کی بکھری ہوئی نشانیوں کو Enjoy کرنا سکھائیے۔ مختلف چھوٹے چھوٹے کیڑوں سے نہ خود ڈریئے نہ ان کو ڈرائیے بلکہ ان کو Explain کیجئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کیسے اس چھوٹے سے کیڑے کے جسم میں وہ سب چیزیں بنائی ہیں جو اس کی بقاء کے لئے ضروری ہیں۔ یہ کیا کھاتے ہیں؟ کیسے چلتے ہیں؟ بچے چھو کر اس کی آواز سن کر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ان کو یہ معصوم خوشیاں دینے کے لئے ان کو اپنے ساتھ Moody Garden, Zoo, Botanical Garden وغیرہ جیسی جگہوں پر لے جا کر تفریح کرائیے اگر آپ یہ Afford نہیں کر سکتے اور مصروف رہتے ہیں تو اپنے گھر کے Back Yard یا Frontyard میں جب گھاس کاٹنے کے لئے نکلیں تو پہلے بچوں کے ساتھ تھوڑا وقت وہاں گزاریں ان کو مختلف قسم کے پھول اور پتوں کے بارے میں بتائیں بلکہ خودرو جھاڑیوں موسمی Weeds نکل آتی ہیں ان کو ہی Explain کریں آپ دیکھیں گے آپ کے چھوٹے بیٹیاں یا بیٹا وہ جنگلی پھول ہاتھ میں لئے کیسے خوش گھوم رہیں ہوں گے پھر آپ سے کہیں ایسا ہی اپنی امی کو بھی جا کر دے آؤ۔ اور ماں بھی خوشی کا اظہار کرے کہ کتنا پیارا پھول ہے سبحان اللہ۔

Creativity سوچنے کا عمل پیدا کرنا

بچوں کا ذہن بہت Creative ہوتا ہے پس اس صلاحیت کو اُجاگر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بچوں کے کام پر نظر ڈالنی ہوتی ہے توجہ کے ساتھ اس نے کام کو بہترین انداز میں کیا ہے یا بس یونہی کر دیا ہے اگر آپ کوئی Creative کھیل کھیلیں تو بہت Enjoy کرتے ہیں۔

سردی گرمی کی چھٹیوں میں جب سخت سردی یا سخت گرمی پڑ رہی ہو اور آپ بچوں کو باہر تفریح کے لئے نہیں لے جا سکتے ہوں تو گھر میں ہی ان کو Imaginary کھیل کھلوائیے مثلاً آپ ان کے ساتھ Ride Plain یا Space Ride کا کھیل کھیل سکتے ہیں اس کا پورا طریقہ اختیار کیا

جائے کہ جاہز Take Off کے لئے تیار کھڑا ہے Bording کا اعلان ہو رہا ہے جب سب بیٹھ گئے تو کھڑکی کے پاس بیٹھے بچے کو چیزیں کیسی نظر آ رہی ہیں وہ بیان کرنا شروع کرے سیٹ بیلٹ باندھی گئی جہاز اور اونچا ہوتا گیا چیزیں چھوٹی سے چھوٹی تر ہوتی گئیں پھر نظر نہیں آئیں پھر بادل نظر آئے پھر سمندر نظر آیا جنگل نظر آئے Snack دیا جا رہا ہے پھر Coloring کے لئے پیپر پنسل بانٹے گئے اور Puzzle بنائے جا رہے ہیں Coloring کی جا رہی ہے Books نکال کر پڑھی جا رہی ہیں پھر اعلان ہوا کہ جہاز جلد ہی Land ہونے والا ہے باقاعدہ صوتی اثرات شوں شاں کی آوازیں نکالی جائیں۔

آپ دیکھیں گی کہ ایسے کھیلوں کے لئے بچے خود Suggestim دیں گے نئے نئے کھیلوں میں مثلاً ایمرجنسی میں مریض کو ہسپتال لے جانا اور اس کو Treatment دینا وغیرہ کبھی باہر برف باری ہو رہی ہے اور آپ کے کوٹ پر برف پڑی ہو تو بچوں سے یوں بات کر سکتے ہیں کہ میں Polo Bear ہوں نارتھ پول سے آیا ہوں کوئی Story ان کو سنائیں آپ دیکھیں گے کہ بچے Change اور روپ Disguse کو پسند کرتے ہیں کبھی آپ خود ان سے کوئی Story سنئے ایسی زبردست کہانی سنائیں گے کہ آپ کو ان کے Image کی داد دینی پڑے گی آپ ان کو اس پر Encovragi کریں کیونکہ سوچنے کا عمل پہلے شروع ہوتا ہے اور حقیقی زندگی میں ایسے بچے بہت باعمل ثابت ہوتے ہیں۔

اسی طرح چھوٹے چھوٹے جسمانی کھیلوں سے بھی بچے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مثلاً باسکٹ بال کا گیم قلابازیاں کھانا' نشانہ بازی کرنا ان سب کھیلوں میں بچے کامیاب نہ بھی ہوں تو بھی آپ تعریف کریں Nice Try بہت اچھی کوشش تھی۔ دوبارہ کرو۔

قوت فیصلہ پیدا کرنا Desusion Making

اللہ سبحانہ تعالیٰ کی اس بنائی ہوئی دنیا میں بڑا تنوع ہے رنگا رنگ پھول نیلا آسمان ہرے بھرے

درخت اور بہتا ہوا پانی کتنا خوش نما لگتا ہے پھر انسان نے اپنی کوششوں سے اسے اور خوبصورت بنا دیا ہے۔ اب کون سی چیز زیادہ خوبصورت ہے یا کون سی چیز سب سے بُری ہے یہ فیصلہ کرنا بچے کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے یاد رکھئے کہ ہمیشہ اگر آپ بچے کے لئے انتخاب کرتے رہیں گے سارے فیصلے ان کے لئے خود ہی کرتے رہیں گے تو مستقل طور پر آپ پر Dependent ہو جائیں گے اور خود فیصلہ کرنے کے وقت تذبذب کا شکار رہیں گے اسے چھوٹی عمر سے ہی سکھائیے کہ فیصلہ کیسے کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ہر بچے کو کپڑے پہنانے ہیں تو آسان طریقہ تو یہ ہے کہ کپڑے نکال کر رکھ دیجئے بچہ اسے پہن لے گا مگر صحیح طریقہ یہ ہے کہ اسے بتایئے کہ آج گرمی ہے جاؤ الماری Closet میں سے اپنے لئے کپڑے لاؤ ہلکے کپڑے صحیح رہیں گے اور یہ شرٹ Sport کے وقت پہنی جاتی ہے اور یہ ڈریس Pent ہے جب ہم کسی تقریب میں جائیں گے تو آپ یہ پہنیں گے اور پارک جا رہے ہیں تو سفید شرٹ ٹھیک نہیں رہے گی کیونکہ وہاں کھیل میں مٹی لگ کر کپڑے جلد گندے ہو جاتے ہیں۔ یہ موٹے کپڑے ہیں یہ سردی میں صحیح رہتے ہیں اگر آپ نے بچے کو اچھی طریقے سے سکھا دیا تو وہ کپڑے پہننے میں کبھی آپ کو تنگ نہیں کرے گا کچھ مائیں بچوں سے کہتی ہیں جاؤ کپڑے لاکر پہن لو اور ان کو چونکہ کچھ نہیں بتایا گیا تو وہ اپنی مرضی سے کبھی تو تقریبات میں پہننے والے کپڑے گھر میں پہننے کی ضد کرتے ہیں سمجھدار بچے ماں کا کام آسان کر دیتے ہیں اور ماں کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کپڑے نکال کر لاتے ہیں اور ماں کی رضامندی پا کر خوش ہوتے ہیں۔

اسی طرح اگر اسے Bike کی خریداری کرنی ہے باسکٹ والی سلور کلر کی یا پیچھے کی سیٹ والی بائیک Decisin مشکل ہے بچہ کو کاپی پنسل دیجئے وہ لکھے ہر سائیکل میں کیا فیچر ہے سامنے Sale Paper ہے۔ پھر دیکھئے بچہ خود فیصلہ کرے گا کہ اسے کیا اچھا لگتا ہے ب جو فیصلہ ہوگا اس سے بچہ بہت خوش ہوگا بائیک تو اسے مل ہی جانی تھی آپ کے فیصلہ سے جو بائیک آتی اس سے وہ اتنا خوش نہ

ہوگا وہ خوشی سے آپ کو بتاتا ہے کہ میں نے Chose کی ہے اس میں یہ اچھا ہے وہ اچھا ہے۔
بچے کو دولت Money کی قدر و قیمت سکھائیے اسے خرچ کرنے کے طریقے دوسرے لفظوں میں کفایت شعاری سکھائیے اسے بتائیے کہ بہت محنت کرتے ہیں پھر پیسے ملتے ہیں ان کو خرچ کرنے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے اور یہ فیصلہ بھی ان سے ہی کروائیے۔

مثال کے طور پر آپ کو بچے کے لئے Careal خریدنا ہے اسے بتائیں وہی سیریل جب ڈبے میں ہوتا ہے تو اس کی کیا قیمت ہوتی ہے اور جب وہ ٹرانسپیرنٹ تھیلی میں ملتا ہے تو اس کی قیمت کتنی کم ہوجاتی ہے ہم کو چاہئے کہ صرف Brand Name کی وجہ سے اسے نہ خریدیں بلکہ دوسرا سیریل بھی اتنا ہی مزیدار ہوتا ہے جب وہ فیصلہ خود کرے گا کہ ہاں بالکل ٹھیک ہے تو آئندہ Name Brand کے پھندے سے بھی نکل آئے گا کیونکہ یہ پھندہ جوتے شرٹ سوئٹر وغیرہ سب میں لگا ہوتا ہے بچے کو اس سے نکالنا ہے جب Quality ایک ہی ہے تو اس قیمت سے ہم جوتوں کے دو جوڑے خرید سکتے ہیں یا اس بچی ہوئی رقم سے کچھ اور آپ کی پسندیدہ چیز خریدی جاسکتی ہے اس طرح یہ فیصلہ بھی ان سے کروائیے کہ پچھلے سال کی اسکول Supplies میں اگر کچھ چیزیں بچی ہیں اور اچھی حالت میں ہیں تو اس سال ہم اس کو نہیں خریدیں گے کیونکہ اس سے جو پیسے بچیں گے ہم اس سے کوئی چیز خرید کر کسی Less Fortvnate بندے کو Donate کر سکتے ہیں یا خود آپ کے لئے مزید مطالعہ کے لئے چند اچھی کتابیں خریدی جاسکتی ہیں آپ صرف تجویز پیش کریں فیصلہ بچے پر چھوڑ دیں۔
جو بھی وہ فیصلہ کرے اسے مان لیں ایک دفعہ وہ آپ کی مرضی کا فیصلہ نہ کرے مگر اگلی دفعہ ضرور کرے گا یہ فیصلہ کرنے کی عادت بچہ میں پختہ ہوجائے گی تو آئندہ آنے والی زندگی میں ان کے کام آئے گی۔

بچوں کی تربیت میں سزا کا عُنصر

بچوں کی اعلیٰ تربیت کے لئے بعض اوقات سزائیں بھی لازمی ہوجاتی ہیں وہ مائیں جو صرف مارنے پیٹنے اور چیخنے چلانے کو ہی لازمی سمجھتی ہیں وہ نہایت غلطی کرتے ہیں سزا اگر ضروری ہے تو

خوفناک نہ ہو کہ بچہ سہم جائے اور پھر باغی ہوجائے سزائیں ایسی ہوں کہ ان کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا بُرے کام کا بُرا انجام بھی وہ سیکھ جائیں پہلے مرحلہ پر تو بچے کو لالچ خوشامد اور نصیحت سے رام کرنے کی کوشش کریں اگر اس سے کام نہ چلے تو بچے کے حق میں بہتر یہ ہے کہ اسے سزا دی جائے نہایت غلطی پر ہیں وہ والدین جو جسمانی سزا کو وحشیانہ فعل تصور کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

اُدعُ الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ و جادلھم بالتی ھی احسن ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ و ھو اعلم بالمھتدین (16-125)

واصبر علی ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا (73-10)

یہ آیتیں اسی طرح بچوں کے لئے ہیں جس طرح بڑوں کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ سات سال کا ہوجائے تو نماز سکھاؤ اور دس سال کا ہوجائے اور نہ پڑھے تو اسے مارو Slisciplineاور اس کا بستر الگ کردو۔

عام طور پر ہم بچوں کو دنیاوی کاموں کے نہ کرنے پر ناراض بھی ہوتے ہیں اور سزا بھی دیتے ہیں مگر جب دین سکھانے اور اعلیٰ اخلاقی اصول سکھانے کی بات ہوتی ہے تو اسے نظر انداز کردیتے ہیں کہ بڑا ہوگا تو خود ہی سیکھ جائے گا ہمیں چاہئے کہ سات سال پورے ہونے کا انتظار نہ کریں پہلے ہی اس کو نماز یاد کرانا شروع کردیں پھر نماز کی اہمیت بھی سکھائیں کہ نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟ والدین کا کام اب ختم نہیں ہوجاتا کہ بچے چاہئیں تو نماز پڑھیں چاہے تو نہ پڑھیں بچوں کے فرائض ادا نہ کرنے پر والدین سے پوچھا جائے گا بچوں کی دوسری Activities پر بھی نظر رکھنی ہوگی کہ اگر وہ نماز نہیں پڑھ رہے تو کس میں زیادہ Involve ہیں۔

مثال کے طور پر دو بھائی ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ماں کسی کام سے باہر گئی ہے چند گھنٹوں بعد جب وہ آتی ہے تو مغرب کا وقت ہے آکر پوچھتی ہے تم دنوں نے عصر پڑھ لی تھی تو وہ جواب دیتے ہیں نہیں ہم Video Games کھیل رہے تھے وقت کا پتہ نہیں چلا ماں کہتی ہے تم نے اللہ اور ماں

کی نافرمانی کی ہے اوراللہ کی کی بھی کی ہے اس لئے جلدی سے قضا نماز پڑھوتو یہ بھی مانگواورسزا کےطور پرتم دوہفتہ Video Game نہیں کھیلو گے۔مگر چونکہ تم نے سچ بولا ہے اس لئے میں ایک ہفتہ سزا کم کر دیتی ہوں اس طرح بچے آئندہ کے لئے خوب سبق سیکھ لیتے ہیں ذرا بڑے ہیں تو فون ان سے لے لیں ہفتہ بھر کے لئے یا ٹی وی پروگراموں کے شوقین ہیں تو ٹی وی شو پر پابندی لگادیں وغیرہ وغیرہ۔

دوسری مثال ایک 10 سالہ لڑکی سلمہ ہے اسکی ماں حاملہ ہے وہ جب بھی اس سے کام کہتے ہے کبھی کر دیتی ہے اور کبھی بدتمیزی کرتی ہے اور کام نہیں کرتی بلکہ چیخ چلا کرکہتی ہے کہ کب تم بچے سے فارغ Deliver ہوگی کب تک مجھے کام کرنا پڑے گا یہ وہ لڑکی ہے جس کے نازنخرے اٹھا کر ماں نے اسے خودسر بنادیا ہے ماں نہ صرف گھر کے بلکہ خوداس کے بھی سارے کام کرتی رہی ہے اس کی فرمائش پر ہرتفریح مہیا کرتی رہی ہے اور چونکہ اب وہ اس کی پسندیدہ جگہوں پر لے کرنہیں جاسکتی اور کام بھی کچھ نہ کچھ کرواتی ہے اس سے وہ چڑ گئی ہے ماں کے ساتھ بدتمیزی کرنے پر باپ نے یہ سزادی کہ اس کا ماہانہ Allonce بند کردیا اور ماں کو Sorry کرنے کو کہا اور آئندہ کے لئے تمیز سے بات کرنے کا حکم دیا۔

بعض صورتیں انتہائی پریشان کن ہوتی ہیں مثلاً صالحہ کی 10 سال بیٹی عنبرین ضد کررہی ہے کہ وہ باسکٹ بال ٹیم میں حصہ لے گی اوران کی طرح Short پہنے گی ورنہ بھوک ہڑتال کردے گی۔

ان تمام صورتوں میں والدین کوتربیت کرنے کے لئے ان کوسدھارنے کے لئے اپنارویہ Fair رکھنا چاہئے اور بچوں کی بے جا ضدوں کے آگے ہتھیار نہ ڈالنے چاہئے ورنہ ہمیشہ کے لئے ان کے دلوں سے ان چیزوں کی اہمیت ختم ہوجائے گی ایک اورخاتون کی مثال ہے وہ بتاتی ہیں کہ ان کے بچے کو گٹار Guitar بجانے کا شوق تھا باپ نے لادیا وہ اسے دن رات بجاتا چھٹیوں کے دن تھے باپ اس کو جمعہ پڑھانے کے لئے لینے گھر آیا مگر وہ بیٹھا گٹار بجاتا رہا اور نماز کے لئے تیاری سنی ان سنی کردی باپ نے نہایت غصہ کیا اور گٹار توڑ کر پھینک دیا اور کہا یہ چیزیں اسی لئے منع ہیں کہ ان میں کھوکر انسان اللہ

سے غافل ہوجاتا ہے اس وقت تو بچہ بہت رویا اور ناراض رہا ہفتوں تک مگر بعد میں آگے چل کر اس کی زندگی میں یہ چیز بہت کام آئی۔اپنے انتہائی شوق ورجحان کے باوجود اور اس میں ماہر ہونے کے باوجود اس نے کبھی Carear کے طور پر نہ اپنایا بس شغل تک محدود رہا۔

بچوں کے اخلاق سدھارنے اور ان میں اعلیٰ اخلاقی اقدار پیدا کرنے کے لئے آج کل انگریزی زبان میں کافی لٹریچر مل جاتا ہے اس کو خریدنے میں کنجوسی نہ کیجئے کتابیں باتصور اور دلچسپ ہونی چاہئے بچوں کے نشید کی Cds بھی مل جاتی ہیں اور ایسے بھی مل جاتے ہیں جن سے بچوں کو سورتیں اور دعائیں حفظ کرنے میں مدد ملتی ہے جیسے Baba Salam وغیرہ بھکنے میں کمپیوٹر Laptop ہے بچہ بٹن دباتا ہے اور ایک دعا سنائی دیتی ہے بچہ بار بار بٹن دباتا ہے بار بار سنتا ہے اس طرح کھیل ہی کھیل میں دعا یاد ہوجاتی ہے دوسرے Borad Fanu بھی ملتے ہیں۔

یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ماں اگر کسی بات پر بچے سے ناراض ہوتو باپ بچہ کو ہرگز نہ چمکارے بلکہ ماں کو Support کرے اور باپ بچہ سے ناراض ہوتو ماں باپ کا ساتھ دے اور بچہ کو اس کی بُری حرکت کی وجہ سے تنہا چھوڑ دیا جائے ورنہ دوسری صورت میں سزا بھی بے اثر ہوتی ہے اور ماں باپ میں سے جو ناراض ہوتا ہے وہ بچہ کی نظر میں Bad بن جاتا ہے۔

ضرورت اس ات کی ہے کہ جیسے ہی کوئی ناپسندیدہ صورت حال پیش آئے فیصلہ اسی وقت کردیا جائے جو بھی والدین میں سے موجود ہو اس کو انتظار نہ کرنا چاہئے کہ باپ آئے گا تو وہ دیکھ لے گا اور باپ سوچے کہ یہ ماں کا شعبہ ہے وہ آکر دیکھے گی۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ماں کی بے جا محبت وحمایت کی وجہ سے باپ کو پتہ ہی نہیں چل پاتا کہ اس کا بچہ کس برے کام میں ملوث ہوگیا ہے بچہ یہ بھی سیکھ لیتا ہے کہ ماں سزا نہیں دے سکتی وہ اس قابل ہی نہیں ہے اور نڈر بے خوف ہوکر سارے کام کرتا رہتا ہے۔

سزا دیتے وقت ماں باپ کو چاہئے کہ بچے کی بدتمیزی پر اپنا غصہ نہ نکالیں بلکہ اس رویہ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں مسئلہ کے حل کے طور پر کتنی سزا دینی چاہئے سزا اتنی ہی ہو جتنا قصور ہو کسی چھوٹے سے

قصور پر بڑی سزا بچہ میں خوف پیدا ہو جاتا ہے سزا کا مطلب بچہ کو احساس دلانا ہے کہ اس نے غلط کیا ہے بڑے قصور پر چھوٹی سزا بچہ کو برے کام سے نہیں روک پاتی۔ سزا چاہے تھپڑ Slap کی شکل میں ہو یا Grounddad یا کوئی بھی صورت ہو بچے کو گا ہے بگاہے اس قصور کی یاد دلایا جائے دیکھو آئندہ نہ کرنا ورنہ اس سے بھی زیادہ سخت سزا ملے گی تم میرے پیارے بچے ہو میں تمہیں سزا نہیں دینا چاہتی مگر میں ایسے بُرے کام کی تم سے اُمید نہیں کرتی تھی یہ خوف بھی اسے بُری یا غلط حرکت سے باز رکھنے میں کام آتا ہے سزا دیتے وقت بچے سے محبت اور دل سوزی سے بات کیجئے 7 سے 10 سال کے بچے بہت باشعور ہوتے ہیں۔

بچوں کو ساتر لباس پہننے کی عادت ڈالیں

آپ کی بیٹی کی عمر 7 ۔ 10 سال کے درمیان ہے تو ابھی سے اس کو اسکارف یا حجاب پہننے کا عادی بنا دیجئے۔ بچی اگر راضی نہ ہو تو اس کو سمجھائیے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ اس عمر کے بچے بڑے باشعور ہوتے ہیں اور بات کو جلد سمجھ جاتے ہیں۔ اکثر ہوتا یہ ہے کہ بچی جیسے ہی بالغ ہوتی ہے ماں کو فکر شروع ہو جاتی ہے اور اس پر پابندیاں لگنی شروع ہو جاتی ہیں۔ بچہ کے جسم میں ویسے ہی تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں اوپر سے یہ پابندیاں یہ بچہ کے مزاج کو چڑ چڑا بنا دیتی ہیں اور وہ بحث پر اتر آتے ہیں اور ماننا نہیں چاہتے۔ چھوٹی عمر سے لڑکیوں کو اگر اسکارف اڑھا دیا جائے اور اس کی خوب حوصلہ افزائی کی جائے کہ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اور اسکورنگ برنگ کے اسکارف لا کر دیئے جائیں فیملی کے سب لوگ تحفہ کے طور پر دیں۔ ممکن ہو تو ایک چھوٹی سی حجاب پارٹی بھی رکھ لی جائے اور سب بچیاں اس میں اسکارف پہن کر آئیں تو اس طرح لڑکیوں میں اسکارف اوڑھنے کی تحریک ہوگی اور شوق بھی ہوگا بچی یہ سمجھے کہ اس نے ایک بڑا کام کیا ہے جس سے سب خوش ہو رہی ہیں اور وہ محسوس کرے Its A Great Accompshment

اسی طرح ستر کی حدود سے بھی شروع سے ہی آگاہ کیا جائے اور 7 سے 10 سال کی عمر تک پہنچنے

تک وہ خود پابندی شروع کر دیں ستر کی حدود سے ان کو آگاہ کیا جائے کہ ناف سے گھٹنے تک Cover کرنا فرض ہے لڑکیوں کا بھی اور لڑکوں کا بھی۔ لڑکیوں کے لئے لڑکیوں میں تو یہ ہی حدود ہیں مگر محرم مردوں کے سامنے سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے پورا جسم ڈھکا ہونا چاہیئے اسی عمر (7-10) میں اس کو ساتر لباس پہننے کی عادت ڈال دیجئے اگر اسے گرمی لگتی ہے وہ پتلون یا پاجامہ نہیں پہننا چاہتی اور قمیص میں آستین ہونے سے گرمی لگ رہی ہے تو اسے سمجھایا جائے کہ بیٹی ہمیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اس نے ہمارے لئے یہ ہی لباس پسند کیا ہے ہمیں اس کی ناراضی سے بچنا چاہیئے اور ذرا جہنم Hell Fire کی گرمی کا سوچو تو یہاں کی گرمی اس کے بالکل برابر نہیں ہے۔

لڑکوں کے لباس پر بھی توجہ دی جانی چاہیئے یاد رکھئے جس چیز کا آج ہم ان کو عادی بنائیں گے ان شاء اللہ وہ آگے ان کے ہمیشہ کام آئے گا۔ اگر بچوں نے Sports میں حصہ لیا ہے اور ان کی Half Pant گھٹنے سے اونچی ہے تو آپ اس کو نظر انداز نہ کریں کہ سب بچے ایسا ہی پہن رہے ہیں آپ جا کر ٹیچر سے بات کریں کہ یہ ہمارے مذہب کا حصہ ہے اس لئے بچہ کا نیکر گھٹنوں تک پہننے کی اجازت دی جائے اور اگر لڑکی Sports میں حصہ لے رہی ہے تو اس کے لئے پتلون کی اجازت لیجئے۔ والدین کو یہ چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً اسکول کا چکر لگا کر دیکھتی رہیں کہ بچے اسکول میں کیسے چل رہے ہیں جو مائیں خود اسکول لاتی لے جاتی ہیں وہ تو بآسانی اپنے بچوں کے دوستوں سے واقف ہوں گی مگر جو بچے اسکول بس سے آتے جاتے ہیں ان کی ماؤں کو اسکول جا کر بچوں سے اور بچوں کے دوستوں سے ملنا چاہیئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مائیں بچوں کے اسکول میں Voluntee کریں یا Substitule کریں۔

بچوں کے لباس میں ایک اور چیز جس کا دھیان رکھا جائے وہ یہ کہ لباس ایسا نہ ہو کہ اس کو پہن کر بھی ننگے نظر آئیں Seethrough یعنی لباس میں سے جسم جھلکتا ہے گو کہ بچے ابھی چھوٹے ہیں مگر ابھی سے ان کے کپڑے باریک ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذہن نشین کرا دیجئے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان پر جو کپڑے پہن کر بھی ننگے نظر آئیں اگر قمیص بہت ہلکے کپڑے کی ہے تو اندر ٹی شرٹ پہنا دیجیے۔

لباس اگر بہت چست ہے اور جسم پر چپک جاتا ہے اور جسم کے لحاظ سے Stretch ہوجاتا ہے تو یہ بھی غیر اسلامی ہے مارکیٹ میں ایسے لباس عام مل جاتے ہیں ایسے لباس پہنے ہوئے تو دیکھ کر ہی اعضاء کو آپ ناپ سکتی ہیں وہ لباس نہیں ہے بلکہ لگتا ہے آپ کی Skin کا رنگ بدل گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تمام لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو لباس پہن کر بے لباس نظر آئیں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو اس سے آگاہ کیجیے آپ دیکھیں گے جب وہ آپ کے ساتھ شاپنگ پر جائیں گے تو خود صحیح لباس کا انتخاب کریں گے۔

اسی طرح لباس میں خصوصاً لڑکوں کے لئے ریشم اور سونے کا استعمال ممنوع ہے روایت ہے کہ ایک روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لائے تو ان کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے ہاتھ میں ریشم تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام کر دی گئی ہیں۔'' اپنے لڑکوں کو ریشم کے ملتے جلتے لباس سے بھی بچائیں اسی طرح گھڑیاں جو سونے کی نہ ہوں مگر سونے جیسے لگتی ہوں اس سے پرہیز کروائیں تا کہ ان کے ذہن میں ان چیزوں کی حُرمت پیوست ہوجائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ رنگ سفید اور سبز تھا شوخ رنگ کے کپڑے لڑکوں کو نہ پہنائے جائیں۔

کہانیاں سنانا Story Telling

کہانیاں بچوں اور بڑوں کو عام طور پر پسند ہوتی ہیں بچوں کے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے کا یہ بہت اچھا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں نبیوں کے قصے سنائے ہیں۔ حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ علیہم السلام کے قصے بہت تفصیل سے بیان ہوئے ہیں جس میں بڑوں اور بچوں کے لئے سبق پوشیدہ ہیں قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم فرعون کے قصے عبرت کے لئے ہیں سورہ

الفیل میں ہاتھی والوں کا قصہ ہے اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات ان کر کریمانہ اخلاق کے واقعات پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاک زندگیوں کے واقعات صالحین کی زندگیوں کے قصے وغیرہ ہمیں خود معلوم ہونے چاہئیں تا کہ بچوں کو سنا سکیں اگر علم نہیں ہے تو کتاب سے مدد لے جاسکتی ہے یا پھر انٹرنیٹ سے نکال کر سنائے جاسکتے ہیں۔

کہانیاں سنانے سے بچہ اور ماں باپ کے درمیان Bond Decelop ہوتا ہے بچے والدین کی قربت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں جو کہانیاں رائج ہیں وہ بھی سنانے میں کوئی حرج نہیں بس سبق کے پوشیدہ پہلو کو آپ خود نمایاں کر دیں۔ اس کے علاوہ موقع کے لحاظ سے بھی کوئی کہانی گھڑ کر سنائی جاسکتی ہے اس کا بھی بہت اثر ہوتا ہے مجھے یاد ہے میری ماں نے ایک مرتبہ سچ بولنے کی تلقین کرتے ہوئے ایک کہانی مجھے سنائی تھی اس نے میری زندگی پر بہت اثر ڈالا ہے کہاں کچھ یوں ہے کہ ایک جنگل میں لکڑہارا Wood Cutter رہتا تھا دن بھر جنگل سے لکڑیاں کاٹتا انکو بیچتا اور گزارہ کرتا صبر وشکر کرتا غریب آدمی تھا ایک روز صبح ہی صبح وہ گھر سے نکلا راستہ میں دریا پڑتا تھا روز ہی وہ اسے عبور کرتا تھا مگر اس دن دریا کا بہاؤ تیز تھا اس کے ہاتھ سے کلہاڑی چھوٹی اور غائب ہوگئی اب تو وہ بہت رویا یا اللہ میرے بچے چھوٹے ہیں ویسے ہی وہ ایک وقت روٹی کھاتے ہیں اب کیا ہوگا ابھی وہ رورو کر دعا مانگ ہی رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی عمدہ لباس پہنے سامنے کھڑا ہے اور پوچھ رہا ہے کہ تم کیوں رو رہے ہو وہ اس کو جواب دیتا ہے تو وہ آدمی اسے ایک کلہاڑی دیتا ہے کہیں یہ تو تمہاری نہیں وہ چمکدار سونے جیسی تھی وہ دیانت دار آدمی تھا بولا نہیں بھائی ایسی تو نہ تھی پھر وہ آدمی چشم زدن میں ایک اور کلہاڑی پیش کرتا ہے جو چاندی جیسی چمک رہی ہے وہ اس کے لئے بھی انکار کر دیتا ہے پھر اس نے لوہے کی اسے دکھائی کیا یہ ہے؟ وہ خوش ہوجاتا ہے ہاں جی بالکل یہ ہی ہے وہ آدمی کہتا ہے چونکہ تم نے سچ بولا ہے اس لئے انعام میں یہ دونوں بھی میں تمہیں دیتا ہوں جاؤ ساری زندگی اسی طرح سچ بولتے رہنا۔ یہ کہہ کر وہ تو غائب ہوگیا اب تو اس آدمی کے حال بدل گئے اس نے دونوں کلہاڑیاں بیچ کر اپنے

بچوں کے لئے اچھا سا مکان بنوایا بچوں کے لئے اچھے کپڑے خریدے اور کھانا Grocery خریدا اور باقی زندگی مزے میں گزارنے لگا اس کے پڑوسیوں کو تجسس ہوا کہ یکدم یہ کیا ہو گیا کیسے ہو گیا وہ ایک بُرا آدمی تھا اکثر اس سے جھگڑتا رہتا آ کر دریافت کیا کیا کوئی خزانہ ہاتھ آیا ہے یا لاٹری کا انعام نکل آیا ہے؟ اس نے کہا نہیں اللہ نے مدد کی ہے میری کلہاڑی کھوگئی تھی ایک آدمی مجھے سونے چاندی کی Axe دے گیا بس اتنی سی بات وہ بھی قسمت آزمانے نکل کھڑا ہوا۔ دریا پر پہنچا تو Axe خود پھینک دی اور لگا جھوٹ موٹ رونے ہائے ہائے غریب آدمی ہوں اب کیا ہو گا میری کلہاڑی گم ہو گئی ہے اس کی زاری سن کر ایک آدمی نمودار ہوا اس نے ماجرا پوچھا پھر اس نے فوراً ایک سونے کی Axe سامنے کی کیا یہ تمہاری ہے؟ بُرے آدمی کو تو سونے کو دیکھ کر خوشی سے کھل گیا ہاں ہاں بالکل یہ ہی میری ہے بالکل ایسی ہی تھی جیسے ہی اس نے اسے پکڑا اس کی ہاتھ میں آ کر وہ لوہے کی بن گئی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا پھر وہ اس شریف آدمی سے جھگڑنے لگا تم چور ہو تم نے میرے سونے کی Axe لے لی ہے اور لوگوں کو مدد کے لئے پکارنے لگا یہ دیکھ کر وہ آدمی بولا میں تو فرشتہ ہوں اللہ کا بھیجا ہوا تم چونکہ لالچی اور جھوٹے ہو اس لئے یہ لوہے کی بن گئی جاؤ اسی اپنی کلہاڑی کو لے جاؤ محنت سے کام کرو اور وہ غائب ہو گیا یہ سن کر بُرا آدمی نیک دل لکڑ ہارے کو بکتا جھکتا وہاں سے چلا گیا۔ دیکھا بچوں اللہ تعالیٰ سچ اور محنت کا صلہ دنیا میں بھی دیتے ہیں اور آخرت میں تو اس سے کہیں زیادہ ملے گا۔ اس لئے کبھی جھوٹ نہ بولو اور محنت سے کام کرتے رہو۔

گھریلو کام کاج House Chores میں دلچسپی پیدا کرنا

اسی طرح گھر کے روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے سے بچے جی چراتے ہیں ان کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہانی سنائی جا سکتی ہے کہ سرکارِ دو جہاں رحمت عالم کی پیاری بیٹی کس طرح گھر کا کام خود کرتی تھیں۔ چکی پیستی تھیں، آٹا بنانے کے لئے پانی بھی دور سے بھر بھر کر لاتیں ہاتھوں میں مشقت سے گٹے پڑ گئے تھے پھر گھر کی صفائی ستھرائی کھانا پکانا اور بچوں کی دیکھ بھال اس کے سوا

تھی۔ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام اور کنزیں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کنیز Maid کا سوال کرنے گئیں مگر ہمت نہ ہوئی پھر ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست پیش کی انہوں نے کہا تم جاؤ میں خود فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس آؤں گا اور بات کروں گا رات گئے ان کے گھر پہنچے فرمایا بیٹی اس دنیا میں گھر کے کام کاج کرنے میں اور شوہر کی تابعداری کرنے سے تم جنت حاصل کر لوگی میں تمہیں کنیز سے اچھی چیز دینے آیا ہوں اور وہ یہ ہے ہر روز رات سونے سے پہلے سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمدللہ 33 مرتبہ اور اللہ اکبر 34 مرتبہ پڑھ لیا کرو بیٹی تمہارے باپ کے اس اصحاب صفہ کے کھانے پینے کا انتظام کرنا بڑا کام ہے جوان غلام کو بیچ کر پورا کیا جائے گا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولیں ابا جان اللہ اور اس کے رسول کی خوشی میں خوش ہوں (بخاری)

اس کہانی میں گھر کے کام کرنے کی اہمیت بتائی گئی ہے اور اللہ کا ذکر کرنے سے مشقت بھی آسان ہو جاتی ہے گھر کے مختلف کام چھوٹے بڑے ان کی عمروں کے حساب سے تقسیم کر دیجئے کوئی کھانا لگائے میز پر کوئی Vacum کرے اور کوئی Dish Wash کو Load اور Unload کرے کوئی واشنگ مشین میں کپڑے ڈالے اور کوئی کپڑوں کو طے کر کے سب کے کمرے کی الماریوں میں رکھے آپ اگر گروسری کرنے جائیں تو بچے سامان اُتار کر لانے میں مدد کریں۔

یاد رکھیے کہانی کے کردار چاہے اصلی ہوں یا Fantassy ہوں بچے اس کہانی کا کردار بننا چاہتے ہیں اسی لئے وہ کارٹون سیریز کے کرداروں کی نقل کرتے ہیں۔

صبر و برداشت سکھانا Tolerance Or Patience

صبر ایک اہم صفت ہے جو بڑے بچوں اور چھوٹے دونوں میں پیدا کی جا سکتی ہے انسان کو اپنی زندگی میں ایسے حالات سے سابقہ پیش آتا رہتا ہے کہ اگر صبر سے کام نہ لیا جائے تو زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اگر آپ اپنے روزمرہ زندگی پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ قدم قدم پر حالات انسان کو صبر سکھاتے ہیں

مثلاً آپ ڈرائیو کررہی ہیں راستہ میں کہیں ٹریفک حادثہ ہوگیا اور آپ پھنس گئے گھنٹوں کے لئے اب آپ جھنجھلا رہے ہیں پریشان ہورہے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے آپ کو یہ وقت صبر سے گزارنا ہے اگر بچہ آپ کے ساتھ ہے اور وہ بے صبرا ہوا جارہا ہے آپ کو تنگ کررہا ہے آپ دوسری لائن میں کیوں نہیں جاتے وہ لائن چل رہی ہے ہم کب تک بیٹھے رہیں گے جبکہ جب لائن بدلتے ہیں تو سب اس لائن میں آکر اس کو بھی جام کردیتے ہیں اس لئے اپنی لائن میں ہی صبر سے رہنا چاہئے Slow And Stedy Wins The Race کچھوے Tortrise اور خرگوش Rabbit کی کہانی میں کچھوے کی مستقل مزاجی اسے منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہے اس طویل وقفہ کے دوران آپ بچے کو کہانی بھی سناسکتے ہیں یا کوئی CD بھی لگا سکتے ہیں۔

اسی طرح جب آپ کہیں Long Drive پر جارہے ہوں تو راستہ طویل ہوتا ہے بچے گاڑی میں بیٹھے بور ہوتے ہیں آپس میں لڑنا شروع کردیتے ہیں اس وقت ایک Option تو یہ ہے کہ کوئی Movie لگادی جائے تو وہ دیکھنے میں مشغول ہوجاتے ہیں اس میں نہایت محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ اکثر Kids Movies میں پوشیدہ پیغامات ایسے ہوتے ہیں جو ان کے ذہن پر بُرے اثرات مرتب کرتے ہیں دوسرا Option یہ ہے کہ آپ بچوں کے ساتھ Interaction ہوجائیں دلچسپی کے Games شروع کرادیں مثلاً ایک مشہور Game حروف تہجی کے لحاظ سے ملکوں کے نام، دارالحکومت کے نام، جانوروں کے نام، نبیوں کے نام، صحابہ کے نام وغیرہ وغیرہ اس طرح بچوں کی عام معلومات میں بھی اضافہ ہوگا اور سوچ کی قوت بھی بڑھے گی اور سفر بھی آسان ہوجائے گا آپ بچوں سے ان کے اسکول اور اس کے دوستوں کے بارے میں بات کرسکتے ہیں بچوں کو جانچنے کے لئے اور ان کو اچھی باتیں بتانے کا یہ بہترین موقع ہوتا ہے جسے آپ نے حاصل کرلیا تو دونوں کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ یا بچے اگر کسی لمبی قطار میں کھڑے ہیں قطار بنانا امریکیوں کی بہت اچھی عادت

ہے اس طرح کوئی کسی کا حق نہیں مارتا اور یہ قطاریں ہر جگہ نظر آتی ہیں شاپنگ سینٹر ہو، ہسپتال ہو، اسکول ہو وغیرہ وغیرہ آپ کے اور بچوں کے لئے بہترین موقع ہے کہ ذکر میں مصروف ہوجائیں **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم لا الہ الا اللہ** کی تسبیحات پڑھنی شروع کردیجئے۔

میری ایک دوست فریدہ نے بتایا کہ جب وہ اپنی فیملی کے ساتھ ڈرائیو پر دوسرے شہر جاتے ہیں تو راستہ میں بچوں کو Memorization Compation شروع کرادیتے ہیں اور جن کو یاد نہیں ہے ان کو تھوڑا وقت دیا جاتا ہے کہ وہ Revice کرلیں انہوں نے بتایا سورہ الکہف اور سورہ یٰسین جیسی سورتیں ان ہی لمبے سفروں میں انہوں نے یاد کیں اور کروائیں۔

انتظار کے تکلیف دہ مرحلہ سے گزرنا ہر ایک کے لئے مشکل ہوتا ہے بڑے اپنی کیفیات پر قابو پاکر خاموش رہتے ہیں مگر بچے بے صبرے ہوجاتے ہیں مثلاً آپ نے اپنے بچے سے کہا ہے کہ وہ 5 گھنٹہ کے بعد آپ سے پوچھتا ہے کہ اب کیا بجا ہے؟ کتنی دیر رہ گئی؟ اس وقت کے گزارنے میں جو بصر درکار ہوتا ہے اس کی تربیت دینے کے لئے آپ بچوں کی ذہنی تربیت کرسکتے ہیں انہیں دنیا کے انتظام پر توجہ دلائیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں ہر کام کے مکمل ہونے پر کچھ وقت ضرور لگتا ہے مثلاً آپ نے پانی کی ٹرے فریزر میں رکھی ہے برف بنانے کے لئے تو اس پانی کو برف بننے میں کچھ وقت لگے گا اور اس کے لئے انتظار کرنا ہوتا ہے فوراً وہ برف نہیں بن جائے گا۔

اسی طرح صبر سکھانے کے لئے آپ کی Hobby Vegatation کی ہے تو اس میں بچوں کو بھی Involve کرلیجئے ان کے ہاتھ سے کچھ بیج مٹی میں ڈلوادیجئے Germination کے عمل میں وقت لگتا ہے اب وہ ہر روز صبح اُٹھ کر دیکھتا ہے کہ اس کا پودا اگا ہے یا نہیں مثلاً ٹماٹر کا پودا ہے جب وہ اُگنا شروع ہوتا ہے اس میں نئے نئے پتے آنے شروع ہوتے ہیں وہ روز بڑھتا ہے بچے کے لئے دلچسپی اور معلومات کا باعث ہوتا ہے ہر روز پانی وہ دیتا اور پھر ٹماٹر آنے کا انتظار کرتے ہے اس طرح وہ سیکھتے ہیں کہ ٹماٹر پودے پر فوراً ہی نہیں آجاتے ایک مقررہ وقت تک صبر وانتظار ضروری ہے۔

تعصب سے بچنا

اسی طرح ایک اور Scenesio ہے کہ آپ کے بچہ کا اسکول میں ٹیچر بدلا ہے آپ فکر مند ہیں کہ بچہ کے ساتھ Adjust کر سکے گا یا نہیں بچہ اسکول سے بڑا خوش آیا ہے مگر ماں ابھی تک اسی فکر میں ہے کہ نیا ٹیچر کیسا ہے تمہیں دوسری کلاس میں جانا ہے وہ کسی بچے کو Favour تو نہیں کر رہا؟ یہ ایسے سوال ہیں جو بچے کے ذہن میں تعجب کا بیج بوتے ہیں کہ نیا ٹیچر چونکہ دوسرے کلر کا ہے براؤن ہے یا White یا Black ہے اس لئے اس کو Tollrate نہیں کرنا ہے بلکہ اس کے ہر کام اور ہر بات پر تنقید کر کے اسے بُرا سمجھنا ہے یہ نقطہ نظر نہایت غلط ہے آج کی دنیا بہت چھوٹی ہوتی جا رہی ہے یہ ایک Globel Village میں تبدیل ہو گئی ہے کمپیوٹر ہوائی جہاز وغیرہ کی ایجادات نے ملکوں کو قریب تر کر دیا اگر ہم دوسرے ممالک کے لوگوں کی عزت نہیں کریں گے ان کے طور طریقوں اور تہذیبوں کے فرق محسوس کر کے Enjoy نہیں کریں گے تو کل ہمارے بچے جب میدان عمل میں اُتریں گے بزنس کریں یا جاب کریں گے تو ان کے لئے بہت دقتیں ہوں گی۔

ہمیں بحیثیت مسلمان یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ الحجرات آیت 13) قرآن مجید میں فرمایا ہے

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

ترجمہ: ہم نے سارے انسانوں کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قبیلوں اور گروہوں میں اس لئے تقسیم کیا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ کے نزدیک وہ عزت والا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور اللہ علم رکھنے والا اور باخبر ہے۔

اسلام چونکہ ایک آفاقی مذہب ہے اس لئے وہ ہر مذہب اور ہر خطہ کے لوگوں کی عزت کرنا سکھاتا ہے اور ہر قسم کے لوگوں سے میل محبت کرنے کو فروغ دیتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اللہ کو وہ محبوب ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔''

استاد چاہے پیلا ہو گورا ہو یا کالا وہ چاہے انڈین ہو عرب ہو یا فلپائن اک یا امریکی یا یورپی بہر حال استاد ہوتا ہے اس کی عزت کی جانی چاہئے اسی طرح ساتھی بچے بھی کسی رنگ کی وجہ سے عزت یا ذلت کے مستحق نہیں ہیں جس کا کردار اور اخلاق اچھا ہے وہی عزت کے لائق ہے اگر ٹیچر اچھا پڑھاتا ہے تو ہمیں اس کو قبول کرنا چاہئے یہ بات ہمیں بچوں میں پیدا کرنی ہے کہ بچہ یا ٹیچر کسی بھی مذہب اور کسی بھی رنگ کا ہو ہمیں اس کے مذہب اور طور طریقوں کو نہیں اپنانا کیونکہ ہمارے پاد نیا کا بہترین مذہب ہے، بہترین طور طریقے ہیں جن کا ہم کو عملی نمونہ بننا ہے تاکہ دوسرے ہم سے سیکھیں یہ ماں باپ کا ہی رویہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ امریکیوں سے اتنا مرعوب ہوتے ہیں کہ بچہ خود بخود ماں باپ کے رویہ سے متاثر ہو کر خود بھی امریکی معاشرے کی شخصیت بن جاتا ہے اور مذہب اسلام سے دور ہو جاتا ہے یاد رکھئے بچے صرف الفاظ سے نہیں سیکھتے بلکہ آپ کا رویہ انہیں بہت کچھ سکھا جاتا ہے۔

اگر کوئی ٹیچر یا بچہ آپ کے مذہب کی وجہ سے آپ کے ساتھ کچھ غیریت برتتا ہے تو والدین جا کر اس سے بات کر سکتے ہیں اور اسکول میں جا کر ان کی اجازت سے اسلام پر کوئی Lecture یا Presentation کا اہتمام کر سکتے ہیں اس طرح اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد اُمید ہے کہ ان کا رویہ ضرور بدلے گا اور وہ خوفزدہ نہیں رہیں گے۔

Sharing مل جُل کر رہنا

بچوں کو اوائل عمر ہی سے Sharing سکھانا شروع کر دینا چاہئے اس طور پر کہ انہیں اس میں اپنا نقصان محسوس نہ ہو بلکہ فائدہ معلوم ہوتا ہو جیسے دیکھو یہ Ciikies کا ڈبہ ہے اس میں سے تم بھی کھاؤ گے ماما، پاپا اور بھائی سب کھائیں گے، یہ تمہارا ڈبہ ہے مگر اس میں سب Share کریں گے۔ بچہ کی ذاتی چیزیں کبھی Share نہیں کروانی چاہئے مثلاً کوئی Stuffed Toy یا اس کا

Blanket یااس کا Sippy Cup وغیرہ ان چیزوں کو بچے اپنا Asset سمجھتے ہیں اس سے ان کو محبت ہوتی ہے اور اس کو ساتھ رکھ کر انہیں حفاظت کا احساس ہوتا ہے ایک 4 سالہ بچہ میں اپنی Identity کا احساس بیدار ہوجاتا ہے اور وہ یہ کہنے لگتا ہے کہ یہ میرا ہے یہ ہی وقت ہے کہ جب اس کا احساس ملکیت بڑھ رہا ہے اس کو Share کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

مثال کے طور پر احمد 4 سالہ پینٹ کر رہا ہے مگر مہمان بچہ ناصر بھی پینٹ کرنا چاہتا ہے اب بجائے اس کے کہ احمد کو Share کرنے کو کہا جائے اور وہ یہ بات نہ مانے ماں کو چاہیئے کہ ایک بڑا کاغذ لا کر دیں تا کہ اس پر دونوں مل کر پینٹ کر لیں کاغذ کے بڑے ہونے کی وجہ سے دونوں کو کافی جگہ مل جائے گی اور دونوں مل کر یہ خوشی Enjoy کریں گے یہ مسئلہ دو الگ کاغذوں کو دینے سے بھی حل نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ بعض بچوں کو وہی کاغذ چاہیئے ہوتا ہے۔

اسی طرح کھلونوں کو Share کرنے کی بات ہے ایک ماں کو دیکھا اپنے 4 سالہ بچے سے کہہ رہی تھیں کہ اپنے کھلونے سمیٹ لو گھر گندہ لگ رہا ہے مگر بچہ نے سنی ان سنی کر دی پھر ماں نے کہا جلدی کرو مہمان بچے آنے والے ہیں تمہارے سب کھلونے لے لیں گے بچے نے پُھرتی سے تمام کھلونے سمیٹ کر رکھ دیئے پھر مہمان بچے آئے اب ماں نے کہا جاؤ ان کو اپنے کمرے میں لا جاؤ اور اپنے کھلونوں سے ان کے ساتھ مل کر کھیلو۔ تو بچہ نے چیخنا رونا شروع کر دیا وہ میرے کھلونے ہیں میں ان کو نہیں دوں گا اور ماں جب زبردستی ایک کھلونا دے دیا دوسرے کے بچوں کو تو اس نے زور زور سے چلانا شروع کر دیا اس صورت میں سوچیے اور غور کیجیے ماں نے نہ چاہتے ہوئے بچے کو یہ پیغام دیا کہ کھلونے چھپا دو مہمان بچے لے لیں گے۔ ماں کا مقصد گو کہ یہ نہ تھا مگر بچے نے ظاہری الفاظ کو سمجھا اور اس پر عمل بھی کیا۔ اب وہ دوسرا حکم ماننے کو تیار نہیں اس لئے کہ اس کو سمجھ نہیں آرہا کہ وہ کیوں Share کرے۔

بچوں کو ہمیشہ دوسرے بچوں سے ملوانے دوسرے بچوں کے پاس لے جانے کی ضرورت ہوتی

ہے چاہے وہ جگہ کوئی پارک ہو یا کسی کا گھر اس طرح کی Gathering میں وہ Share کرنا سیکھتے جب ان کو جھولے میں اپنی باری کا انتظار کرنا ہوتا ہے یا جلدی اُترنا ہوتا ہے جلدی سے تا کہ دوسرے بچے بھی کھیل سکیں وغیرہ وغیرہ۔

آپ ایک بچہ کی ماں ہیں اور دوسرا بچہ جلد ہی اس دنیا میں آنے والا ہے تو اس کے لئے پہلے سے اپنے بچے کو تیار کرنا شروع کر دیجئے کہ اب تم بڑے بھائی بننے والے ہو تمہارا یا دوسرا بھائی یا بہن آجائے گا تو تم مل کر اس کے ساتھ کھیلو گے اور ماما اور تم دونوں اس کا خیال رکھیں گے اس ضمن میں بازار میں دستیاب کتابیں بھی پڑھائی جاسکتی ہیں جب دوسرا بچہ پیدا ہوجائے تو اب آپ کو اپنا وقت اور توجہ دونوں کے ساتھ Share کرنی ہے چھوٹے کو زیادہ وقت دیں گی جیسا کہ اس کی ضرورت ہوتی ہے تو بڑا محروم توجہ ہوجائے گا اور وہ چھوٹے سے Jelous Feel کرے گا اور ممکن ہے اسے نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کرے اگر ماں Working Woman ہے تو وہ جاب، گھر اور بچوں کے درمیان گھن چکر بن جاتی ہے اس ضمن میں اسلام کے کتنے اچھے اصول ہیں کہ عورت کا کام گھر تک محدود ہے اور مرد باہر کے کاموں کا ذمہ دار ہے الا یہ کہ معاشی ضرورت ہو گھر میں ماں کی موجودگی بچوں پر اچھا اثر ڈالتی ہے یاد رکھئے بچے جلد بڑے ہوجاتے ہیں اور آپ کو وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوتا ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریئے ان کی معصوم و پیاری حرکات سے لطف اندوز ہوں ان کی ضرورت کے وقت ان کے پاس موجود رہیے یہ ہی زندگی کا حسن ہے۔

کچھ مائیں گو کہ باہر جا کر کام نہیں کرتیں مثلاً کمیونٹی کی خدمت میں رضا کارانہ اتنی مصروف رہتی ہیں کہ اپنے بچوں کو دینے کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہوتا یا وہ اس کی اہمیت نہیں سمجھ پاتیں کہ اولاد کو وقت دینا بھی ایک بڑی خدمت ہے۔ اس کو سمجھئے بچے جیسے جیسے بڑے ہوتے جاتے ہیں ان کی مختلف Activities ہوتی جاتی ہیں پہلے وہ کھلونوں سے بہل جاتے تھے اور انہی میں مشغول رہتے تھے اب ذرا بڑے ہوئے تو ان کو Soccer کی پریکٹس اور جوڈو کراٹے وغیرہ جیسے کھیل کھیلنے ہوتے

ہیں وہ اب اپنی Accon Plish Ment ماں باپ کو وہاں دکھانا چاہتے ہیں والدین کو اپنی مصروفیت میں سے وقت نکال کر ان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنا چاہیئے۔ یادرکھئے گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا پیسے تو پھر بھی کمائے جاسکتے ہیں مگر بچوں کے دل میں احساس تنہائی جڑ پکڑ جائے تو وہ ان کے آئندہ آنے والے دنوں میں Ptession جیسے مرض کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اپنے وقت کا کچھ حصہ ہر روز اپنے بچوں کے ساتھ Share کیجئے۔

ضرورت مندوں کے لئے جب بھی کوئی Meat Drive, Toy Drive, Four Drive چل رہی ہو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے اور بچوں کا حصہ بھی ڈلوایئے مسجد کی فنڈ Fund Raising مہم میں بچوں سے پیسے ڈلوایئے گھر میں صدقہ کا ایک ڈبہ بنایئے ہر روز بچوں سے اس میں پیسے ڈلوایئے تاکہ ان کو خرچ کرنے کی عادت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم پر لوگوں صدقہ کرنا واجب ہے ہر روز صدقہ کیا کرو۔ صدقہ جہنم کی آگ کو بجھاتا ہے۔'' صدقہ سے بخل دل سے نکلتا ہے اور فیاضی کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید سورب التوبہ آیت 3،5 میں فرماتے ہیں:

''وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **''انفق انفق علیکم''**

ترجمہ: ''اے انسان خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا'' یعنی تجھ کو خوب عطا کیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگیوں سے یہ ہی سبق ملتا ہے کہ انہوں نے دل کھول کر خرچ کیا مگر کبھی مفلسی نہ ہوئی۔ اپنا وقت اپنا مال اپنی صلاحیتیں سب چیزیں Share کرنے کی عادت بنایئے اپنی بھی اور اپنے بچوں کی بھی۔

خاندان Family ایک بڑی نعمت ہے جب کچھ لوگ ساتھ رہتے ہیں تو بہت ساری چیزوں کو

Share کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ اپنا وقت اپنی صلاحیتیں اپنی جگہیں اپنے مشاغل وغیرہ جیسے ایک گھر میں رہنے والے باتھ روم Share کرتے ہیں۔ ایک ٹی وی Television Set ہے تو وہ آپس میں شیئر کرتے ہیں بھائی میچ Match یا Game Soccer دیکھ رہا ہے تو بہت اپنا پروگرام اس وقت نہیں دیکھتی ایک کمرہ دو بہنیں شیئر کرتی ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے سونے کے وقت کا پڑھنے کا وقت کا خیال رکھتی ہیں غرض یہ کہ شیئر کرنے کی صفت فیاضی پیدا کرتی ہے جو آگے چل کر زندگی میں بہت کام آتی ہے جب شادی کا مرحلہ آتا ہے اور میاں بیوی ساتھ رہتے ہیں تو دونوں میں اتفاق و یگانگت کا سبب یہ ہی شیئر کرنے کی عادت کام آتی ہے اگر دونوں کو اس کی تربیت ہوئی ہے تو بہت اچھی بنتی ہے ورنہ شادی کے بعد بہت جلد چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں اس لئے اس عادت پر بہت توجہ دی جانے چاہیئے۔

نظم وضبط کی پابندی کروانا

بچہ کو بہت چھوٹی عمر سے چیزوں کو ان کی جگہ پر رکھنے کا عادی بنایئے اور اس غرض کے لئے ان کے کمرے میں مناسب چیزوں کا انتظام ہو۔ مثلاً کچھ Shelves ہوں Chest Of Drawere ہوں یا پھر آج کل Contains مل جاتے ہیں وہ ان کے کمرے میں ہوں گے تو چیزیں اس میں ہی جائیں گی نہ کمرے میں Mess ہوگا اور نہ ڈھونڈنے میں مشکل۔ بچے اپنے کھلونے بجائے ایک بڑے Toybox میں رکھنے کے درازوں والی ٹرالی میں رکھیں ایک میں گاڑیاں ایک میں Stuffed Toy اور ایک میں Pain Live یا Drawing کا سامان وغیرہ اسی طرح کپڑوں کے لئے بھی درازیں ہوں ایک میں موزے ایک میں بنیان ایک میں انڈویئر رکھے جائیں تاکہ نکالنے میں آسانی رہے۔

بچوں کو 5 سال کی عمر ہی سے Goal Sething سکھادیجئے اور اس کی عادت بنا دیجئے کہ اس ہفتہ اسے کون سا کام ضروری کرنا ہے اور ہفتہ کے اختتام پر اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ کام ہوا کہ

نہیں اگر نہیں ہوا تو کیا وجوہ تھیں ان کو دور کرنے کی اگلے ہفتہ کوشش کی جائے مثلاً وہ یہ گول سیٹ کرسکتا ہے کہ اس ہفتہ Skating کرنی ہے اس کو چلانا سیکھنا ہے دھلے ہوئے کپڑے الماری میں سیٹ کرنے ہیں ایک Book پڑھ کر ختم کرنی ہے اس ہفتہ ایک چھوٹی سورت یا بڑی سورۃ کی 7 آیتیں یاد کرنی ہیں وغیرہ وغیرہ بچوں کو اس کی عادت ہوجائے تو زندگی بھر کام آتی ہے تمام پریشانیوں سے نجات ہوجاتی ہے کام بھی سب وقت پر ہوجاتے ہیں اور ایک سکون کی کیفیت رہتی ہے۔

ایک نہایت اہم بات یہ کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کردی جائے جوتے رکھنے کے لئے شیلف بنوا لیجئے یا خرید لیجئے بچے اسکول سے آئیں تو جوتے مقررہ جگہ پر رکھیں اسی طرح اسکول Bag کی بھی جگہ مقرر ہو اور اسکول سے آکر وہیں رکھا جائے وہ کوئی ڈیسک بھی ہوسکتا ہے یا پھر Coset میں بھی رکھا جاسکتا ہے بچے سلام کرکے گھر میں داخل ہوں جوتے جگہ پر اُتار کر رکھیں بستہ جگہ پر رکھیں منہ ہاتھ دھوئیں پھر آپ انہیں کھانا یا Snake جو بھی دینا چاہیں دے سکتی ہیں جوتے موزے بکھرے ہوئے اور بیگ اسکول کا جوتوں میں پڑا ہو تو گندہ منظر پیش کرتا ہے اس سے اپنے بچے کو بچایئے۔

تہوار عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی اہمیت پیدا کرنا

امریکہ میں پبلک اسکولوں میں جانے والے بچے جانتے ہیں خصوصاً Elementry Schools میں جہاں کرسمس کے زمانہ میں مہینہ بھر تک آرٹ ورک کروایا جاتا ہے اس طرح دوسرے تہوار ہیں Halloween اور Thanksgiving جس میں بچے خوب تیاری کرتے ہیں اور خوب اچھی طرح سیکھ جاتے ہیں آپ بحیثیت مسلمان ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے مگر مفت اسکول ہونے کی وجہ سے بھیجنے پر مجبور ہیں آپ کا بچہ ایک Ornanel کرسمس ٹری Tree کے لئے بنا کر لاتا ہے تو آپ اسے Trash میں پھینک دیتے ہیں کہ ہمارا اس سے کیا تعلق مگر بچہ یہ نہیں سمجھتا وہ تو بہت شوق سے اپنے کام کو آپ دکھاتا ہے بچہ پر اس سے منفی اثر پڑے گا اور وہ Discovarge ہوجائے گا صحیح رویہ یہ ہے کہ اگر آپ پسند نہیں کرتیں کہ بچہ Santa کو خط لکھے اور آرٹ ورک پسند

نہیں تو جا کر ٹیچر سے بات کریں کہ میرا بچہ Grand Father کو خط لکھے گا Santa کو نہیں لکھے گا عموماً ٹیچرز مان جاتے ہیں اسی طرح آپ بچہ کو لاکھ سمجھاتے رہیں کہ Santa کچھ نہیں ہوتا مگر بچے نہیں سمجھتے وہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اس وقت ایسی فضا تیار کی اجتی ہے کہ اسکول میں Santa باہر شاپنگ سینٹرز میں Santa ٹیلی ویژن کھولو اس میں بھی وہ ہے Movies اس کے بارے میں آرہی ہیں کارٹون میں بھی وہ ہی وہ۔ یہ ہی حال دوسرے تہواروں کا بھی ہے۔

ہم مسلمانوں کو تو اللہ نے دو تہوار دیئے ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان تہواروں کے دونوں کو خوب اچھی طرح Celebrate کریں اور بچے کے ذہن پر نقش کرنے کی کوشش کریں۔ مثال کے طور پر رمضان کا مہینہ ہے تو خصوصی اہتمام شروع کردیں ایک بڑا Poster Board لے کر بچوں کے ساتھ مل کر آرٹ ورک کریں اس میں 30 ستارے اور ایک چاند بنائیں ستارے پر پہلا روزہ دوسرا روزہ وغیرہ لکھیں مختلف رنگوں کے ستارے ہوں جمعہ کا اسپیشل رنگ ہو ہر روزہ کے بعد ستارہ ہٹاتی جائیں اور آخر میں ہلال عید کے ساتھ غبارہ Draw کریں یا گھر میں بہت سارے Blow کر کے لگادیں۔ تراویح اور افطار وسحر کا اہتمام تو ہوتا ہی ہے رمضان میں بچے کو سکھائیں کہ اسکول کے Lunch پروگرام میں نہ شامل ہوں بلکہ لائبریری میں بیٹھ جایا کریں 7 سال کی عمر سے بچے کو روزہ کی مشق کروانا شروع کردیں اس ماہ کچھ روزے تو رکھ ہی لے بچے کی کلاس میں جا کر رمضان کے بارے میں کوئی Presentation کریں تاکہ دوسرے تمام بچے واقف ہوجائیں عام طور پر ٹیچرز اجازت دے دیتے ہیں چاہے وہ Power Point پر ہو یا کوئی اور صورت ہو۔

فوزیہ ایک 7 سالہ بچے کی ماں ہے انہوں نے اپنا تجربہ بتایا کہ انہوں نے اپنے بچے کی کلاس میں جا کر Poppet Show کر کے رمضان اور عید کا Show کیا ٹیچر نے درخواست کی کہ دوسری کلاسوں میں بھی مسلمان بچے ہیں آپ وہاں بھی کریں انہوں نے اس طرح کئی Shoes کئے اس

طرح عیدالفطر کے موقع پر بچے کو عید کی نماز پڑھانے کے لئے کمیونٹی سینٹر جائیں اور بہت سے مسلمانوں کو ان کے بچوں کو دیکھ کر بچہ کا Vision بڑھے گا اور اس کے لئے جو چھٹی کروائی تھی اسکول سے تو اگلے دن بچہ کو Cup Cakes یا Candy کے ساتھ بھیجیں جو وہ پوری کلاس میں بانٹے۔ چھٹی حاصل کرنے کے لئے ایک Letter خود ٹائپ کریں یا Online مختلف آرگنائزیشن کے لیٹرز نکال کر جا کر ٹیچر کو دے کر آئیں۔

عید بقرعید کے موقع پر بچوں کو گفٹ دینے میں فراخ دلی برتیں۔ باپ الگ دے اور ماں الگ اگر نانا نانی اور دادا دادی ہوں تو وہ بھی دیں اس طرح کرسمس کا تہوار ان کے ذہن سے دھونے کی کوشش کریں یادرکھئے بچے کے لئے اہم چیز گفٹ ہے اس کی قیمت نہیں ضروری نہیں کہ وہ بہت قیمتی ہوں Candy بھی مختلف قسموں کی Wrap کر کے دی جا سکتی ہیں گھر میں لائیں لا کر اس کو سجایا بھی جا سکتا ہے تاکہ بچے کو اس دن کے خاص ہونے کا پتہ چلے بچہ اگر آپ کا 4 سال کا بھی ہے تو ایسا ہی خاص اہتمام کریں بچے خاص باشعور ہوتے ہیں اور ہر چیز سے ان کا ذہن متاثر ہوتا ہے۔

جب عیدالاضحیٰ قریب ہو اور لوگ حج پر جانے کی تیاریاں کر رہے ہوں تو بچے کے ساتھ جا کر ان سے مل کر آئیے حج سے واپسی پر مل لیجئے اگر اس وقت ممکن ہو تو بچہ کو ان سے دعا دلوایئے۔ حاجی کی دعا 4 دن تک مقبول ہوتی ہے حج کا طریقہ بچے کو Explain کیجئے اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت اللہ کے گھر کی محبت پیدا کیجئے آج کل ٹی وی چینلز پر خانہ کعبہ کی نماز وتراویح دکھائی جاتی ہے بچے کو سمجھایئے اور دکھایئے یہ اللہ کا گھر ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے واقعات سنایئے زمزم کے پانی کی اہمیت واضح کیجئے تسبیحات جو عید کی خصوصی ہیں یاد کروایئے اس طرح امید ہے کہ بچہ اپنے تہواروں کو یاد رکھے گا اور منا کر خوشی محسوس کرے گا۔

بچوں کے ساتھ دوستی Frindgship With Kids

بچوں کی پہلی دنیا اس کا گھر ہوتا ہے ہم اپنی روزمرہ زندگی میں ہر روز بچوں کو دانستہ یا نادانستہ کچھ سکھا رہے ہوتے ہیں ہم سے ہی ان کو پتہ چلتا ہے کہ کس انسان کی قدر کرنا ہے اور کس چیز کی اہمیت ہے کون سے رویہ اچھے ہوتے ہیں اور کون سے بُرے کہلاتے ہیں ہم بچوں کو Undetstimate کرتے ہیں وہ اپنے کھیل میں مشغول ہوتے ہیں مگر ہمارے باتوں کو بھی سُن رہے ہوتے ہیں سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم پیار یا نرمی سے بات کرتے ہیں یا چیخ کر بس حکم ہی دیتے رہتے ہیں کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو۔ یا ہم اپنے بچوں کو دوسروں سے Compare کرتے رہتے ہیں اور چاہتے ہیں وہ دوسرے کے بچہ کی طرح بن جائے۔ کیا ہم ان کی دلچسپی کے شعبوں کو جانتے ہیں اور اس میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں؟

یادرکھئے ماں باپ بچے کے لئے Role Model ہوتے ہیں اور ایک خاندان Family ایک Socity کا ماڈل ہوتا ہے ایک گھر میں رہتے ہوئے ہم سب ایک دوسرے پر Depend کرتے ہیں باپ کما کر لاتا ہے ماں گھر کی دیکھ بھال پکانا صفائی ستھرائی کرتی ہے بڑے بہن بھائی چھوٹوں کا کام کرتے ہیں باتھ روم شیئر کرنا، ٹی وی شیئر کرنا، کمپیوٹر شیئر کرنا یہ سب چیزیں دوستانہ طریقہ پر ہونی چاہئیں ان میں جھگڑا نہ ہونا چاہئے ایک اچھے کانہ کا ماحول دوستانہ ہوتا ہے سب ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہیں جھگڑا نہیں کرتے گالم گلوچ اور مار پٹائی نہیں کرتے۔ سمجھا کر بات کرتے ہیں بچوں کو اسی کی تعلیم دینی ہے کیونکہ گھر سے باہر جو ایک بڑی دنیا ہے وہاں بھی سب ایک دوسرے پر Depend کرتے ہیں اور آپ کے بچے جو گھر میں دوستانہ ماحول برقرار رکھنے میں کامیاب ہو چکے ہیں تو وہ باہر کی دنیا میں آسانی Adjust ہو جاتے ہیں ان کے دوست احباب کے لوگ سب ان کو پسند کرتے ہیں پھر وہ ساری انسانیت کے لئے بھی کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ محبت، عفو درگزر اور دوستی کے جذبات میں مندرجہ ذیل تاریخی قصہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت احنف بن قیس رحمہ للہ صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھا کہ اچانک حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا اولاد سے کیسا سلوک روا رکھنا چاہئے؟ انہوں نے جواب دیا امیرالمؤمنین اولاد ہمارے قلوب کا ثمرہ ہیں کمر کی ٹیک ہے ہماری حیثیت ان کے لئے زمین کی طرح ہے جو نہایت نرم اور بے ضرر ہے ہمارے وجود ان کے لئے سایہ فگن آسمان کی طرح ہے اور ہم ان ہی کے ذریعے بڑے بڑے کام انجام دینے کی ہمت کرتے ہیں پس اگر وہ آپ سے کچھ مطالبہ کریں تو ان کو خوب دیجئے اور کبھی دل گرفتہ ہوں تو ان کے دلوں کا غم دور کیجئے نتیجہ میں وہ آپ سے محبت کریں گے آپ کی پدرانہ کوششوں کو پسند کریں گے اور کبھی ان پر ناقابل برداشت بوجھ نہ بنیے کہ وہ آپ کی زندگی سے اُکتا جائیں اور آپ کی موت کے خواہاں ہوں آپ کے قریب آنے سے نفرت کریں۔''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احنف کی یہ باتیں سن کر بہت متاثر ہوئے اور فرمایا ''احنف اللہ کی قسم جس وقت آپ میرے پاس آکر بیٹھے میں اپنے بیٹے یزید کے خلاف غصہ میں بھر بیٹھا تھا آپ کی باتوں سے میرا غصہ ٹھنڈا ہوگیا'' تھوڑی دیر بعد احنفؒ واپس چلے گئے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیٹے سے راضی ہوگئے تو اسی وقت اس کو 200 درہم اور 200 جوڑے بھجوائے۔

بچے کے جذبات کو سمجھئے اور اس کی تعلیمی صلاحیت کو جانچئے اگر اپ کا بچہ انجینئر بننا چاہتا ہے اس کا رجحان میکانیکی چیزوں کے استعمال پر ہے تو اسی صلاحیت کو بڑھانے میں اس کی مدد کیجئے آپ دیکھیں گے کہ اسی شعبہ میں وہ بے انتہا ترقی کرے گا اگر آپ نے برخلاف اس کے یہ چاہا کہ وہ ڈاکٹر بن جائے کیونکہ وہ آپ کی دیرینہ خواہش ہے تو وہ نہ ڈاکٹر بن سکے گا اور انجینئر آپ اسے بننے نہ دیں گے اور وہ ایک معمولی قابلیت کا عام سا انسان بن کر رہ جائے گا اگر کسی بچے کا دین کی طرف رجحان ہے تو اسے عالم دین اور حافظ قرآن بننے میں مدد دیجئے اسے ہرگز کمپیوٹر انجینئر کسی دوسرے شعبہ میں جانے پر مجبور نہ کیجئے آپ کی دیرینہ آرزو اس کی تعلیم کے سلسلہ میں پوری نہ بھی ہوئی مگر اس بات سے آپ ضرور خوش

ہوں گے جب وہ اپنی مطلوبہ فیلڈ میں ترقی کے ڈنکے بجائے گا اس لئے ضروری ہے کہ آپ بچے کو سمجھیں اس سے دوستی کریں اور اس کی خواہشات کو جانیں اور اس میں اس کی مدد کریں۔

بچوں کے ساتھ آپ کا اتنا دوستی کا تعلق ہو کر وہ آپ کو ہر بات بتایئے کوئی بات بتانے میں خوف یا جھجھک محسوس نہ کرے یہ تعلق اسکول کے زمانہ ہی سے مضبوط کرنا شروع کریں ہر روز جب وہ اسکول سے آئے ماں کو چاہئے اسے کچھ وقت دے اس سے پوچھے آج کا دن کیسا گزرا؟ کیا کام ہوا اسکول میں؟ دوسرے بچوں کے ساتھ کیسا وقت گزرا؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟ وہ بہت خوشی سے اپنی کارکردگی آپ کے ساتھ Share کرے گا اور اس بات میں خوشی محسوس کرے گا کہ آپ اس کے معاملات میں دلچسپی رکھتی ہیں اس کے Interaction سے آپ کو اس کی دلچسپیاں دوستیاں اس کی مشکلات اور اس کی صلاحیتوں کا پتہ چلے گا اس کی سوچ کیا ہے اس دوران آپ اس کو اچھے مشورے بھی دے سکتی ہیں اور اس کی مشکلات کو دور کرنے میں مدد بھی کر سکتی ہیں اس کی کامیابیوں کی خوشی کو Share بھی کرتی ہیں وہ ذرا بڑا ہوگا تو آپ سے باتیں چھپانے لگے تو اس میں اس کی خالہ ماموں یا انکل کے ذریعہ مدد لی جا سکتی ہے لیکن اس میں یہ احساس ضرور بیدار کر دیجئے کہ آپ ہر لمحہ ہر گھڑی اس کی مدد کے لئے تیار ہیں۔

ان سے قریب تر ہونے کے لئے ان کے دوستوں کے لئے پارٹیاں ارینج کرنا ان کے لئے کھانے پینے کی اشیاء مہیا کرنے میں مدد کرنا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

آٹھواں باب Chapter 8 صفحہ 85 تا 119

7 سے بارہ سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے تربیت کے مختلف عناصر

1) ماحول کی تبدیلی Change Of Environment

2) بچوں کی جائز خواہشات کا احترام

3) تعلیم کے لئے حوصلہ افزائی

4) شکوہ وشکایات سے والدین کا پرہیز کرنا

5) بچے کو بُرے ماحول سے بچاؤ کے طریقے سکھانا

6) احساس خوشی بیدار کرنا

7) سوچنے Creative Thinking کی عادت ڈالنا

8) Decision Making قوت فیصلہ پیدا کرنا

9) بچوں کی تربیت میں سزا کا عُنصر

10) بچوں کے لباس پر توجہ دینا

نواں باب Chapter 9th

1) ماں باپ کا کہنا نہ ماننا Disobeying The Parents

2) جذباتی صدمے

3) نشہ کا استعمال Drags & Alcihal & Cigrattes

4) دیر تک گھر سے باہر رہنا Staying Out Too Late

5) گالم گلوچ Using Bad Language

6) غنڈہ گردی Bullying

7) عیش کوشی سے بچانا

8) موسیقی Music

Teenagers

جب بچہ 12 سال کی عمر سے تجاوز کرتا ہے تو اس کے اندر جسمانی تبدیلیاں شروع ہوجاتی ہیں ان کے چہرے پر بال اُگنے شروع ہوجاتے ہیں اور Ance یعنی دانے بھی نمودار ہونے لگے ہیں ان کے Biceps بھی Grow کرتے ہیں اور لڑکیوں کے Breast بڑھنے لگتے ہیں ان کو کھانے پینے کا شوق بڑھ جاتا ہے یا یہ کہ چونکہ بڑھ رہے ہوتے ہیں اس لئے خوراک زیادہ استعمال کرنے لگتے ہیں اسی لئے کچھ موٹے بھی نظر آنے لگتے ہیں۔ضروری ہے کہ اس عمر میں ان کی غذا کا خاص خیال رکھا جائے ان کو Junkfood پر نہ پلنے دیا جائے بلکہ حیات بخش اور وہ غذا جوان کی صحت کے لئے بہترین ہو کھانے کی عادت ڈالی جائے تا کہ وہ ایک صحت مند انسان بن سکیں ان کی نیند کے دورانیہ کا بھی خیال رکھا جائے کیونکہ صحت مند جسم کے لئے نیند کے صحیح اوقات ضروری ہیں۔

اس عمر میں چونکہ Hormones بڑھ رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کے اندر جسمانی قوت بڑھ رہی ہوتی ہے اور مخالف Sex کے ساتھ کشش بھی بڑھ جاتی ہے اس وقت ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

Common problem in teenage and their soloutions.

گھبرانے کی بات نہیں بچوں کا Phase 3-4 سال کے عرصہ پر محیط ہوتا ہے اس دوران جو عام رویہ دیکھنے میں آتے ہیں وہ کیا ہیں اور ان کا حل کیا ہے؟

1 ماں باپ کا کہنا نہ ماننا

بلاضرورت چیخ چیخ کر بات کرنا وغیرہ بچے چونکہ اپنے آپ کو بڑا محسوس کر رہے ہوتے ہیں اس لئے وہ ماں باپ کی بات کو Reject کر دیتے ہیں آپ کو نہیں پتہ آپ کے زمانہ میں یہ نہیں ہوتا تھا

حالانکہ آپ ان سے بہت بڑے نہیں ہیں 20 سال ہی بڑے ہیں اور آپ خود بھی اس Stage سے گزر چکے ہیں مگر آپ کو بچے کی ایسی باتیں برداشت کرنی ہوتی ہیں آپ نے ذرا Protect کرنے کی کوشش کی اپنی ہمدردی کا یقین دلایا تو اس سے اور چراغ پا ہوجاتے ہیں I Hate You میں خود یہ کام کرسکتا ہوں یا کرسکتی ہوں جیسے جواب سننا پڑتے ہیں بچے کی کبھی کبھار کی نافرمانی اور چلانا برداشت کیا جاسکتا ہے مگر اگر بچہ مستقل ایسا رویہ رکھے تو اسے سدھانے کی کوشش کیجئے۔ بچے اپنے دوستوں کے ساتھ وقت گزارنا زیادہ پسند کرتے ہیں ان کے کہنا کو اہمیت دیتے ہیں اگر بچہ مسلسل بدتمیزی کرے تو اسے کہیں اگر تم اچھی بات منہ سے نہیں نکال سکتے تو بہتر ہے خاموش ہوجاؤ اور ان کے لئے کوئی سزا بھی رکھی جاسکتی ہے مثلاً یہ کہ ان کی تفریح کے لئے یا دوست کے گھر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

کچھ بچوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ کہنا چاہئے آج کل اکثر بووں کا یہ حال ہے کہ زیادہ وقت Text Messaging یا فون پر بات کرنے میں یا پھر انٹرنیٹ پر Facebook پر گزارتے ہیں انہیں کچھ ہوش نہیں کہ ان کے اردگرد کی دنیا میں کیا ہورہا ہے یعنی ماں باپ سے اور بہن بھائیوں سے ان کے تعلقات کم سے کم تر ہوتے جارہے ہیں گھر کے کاموں میں ان کی دلچسپی ختم ہوگئی ہے کچھ کہو تو بغاوت پر اُتر آتے ہیں۔

ان حالات میں بہترین حل یہ ہے کہ بچوں کے لئے Limits Set کر دی جائیں کہ کھانے کی میز پر Texting نہیں ہوگی۔ گاڑی چلاتے وقت Texting نہیں ہوگی فون کالز بہت لمبی نہیں ہوں گی اس کے لئے ان کو Cell Phones ایسے مہیا کئے جائیں جو Prepaid ہوں اور ان کو بتا دیا جائے کہ ان کا Balance ایک مہینہ کا ہے اگر وہ جلدی ختم کر دیں تو ہرگز اور پیسے نہ ڈلوائے جائیں۔

انٹرنیٹ اور فیس بک پر وقت برباد کرنے پر بھی Limit کر دی جائے کہ آپ 2 گھنٹہ سے

زیادہ اس پر نہیں گزار سکتے اور Check کرنے کے لئے کون سی Website پر گئے ہیں اس کا Software استعمال کیا جائے تاکہ آپ خود Supervise کر سکیں بچوں کے لئے انٹرنیٹ پر جہاں تمام علمی نوعیت کی معلومات حاصل کر جا سکتی ہیں وہاں Trash قسم کی Websites کی بھی کمی نہیں ہے جو آپ کے بچہ کو تباہ کر سکتی ہیں آج کل Prongrophy کی وباء عام ہے اس کی Free Email آتی ہیں Free دکھاتے ہیں پھر چسکہ ڈال کر پیسے وصول کرتے ہیں اس سے اپنے بچے کو بچانا آپ کا فرض ہے اگر بچہ قابو نہیں آ رہا تو اس کو سدھارنے کے لیے فوجی اسکول میں داخل کرایا جا سکتا ہے یعنی کسی Strict ماحول والے اسکول میں داخلہ دلوائیں کیونکہ ماں باپ کمانے میں مصروف رہتے ہیں اور ان کے پاس بچوں پر توجہ دینے کے لئے وقت نہیں ہے۔

جذباتی صدمے

بچوں کو اس عمر میں چاہت اور محبت کی طلب ہوتی ہے اور مخلوط ماحول میں رہنے کی وجہ سے ان میں لڑکے اور لڑکی کی تمیز اُٹھ جاتی ہے اگر ایک لڑکے نے لفٹ کرا کے چھوڑ دیا تو وہ اس غم میں Breakup کے بعد والے ماحول یعنی Depression کا شکار ہو جاتے ہیں والدین کا کام یہ ہے کہ ان سے بات کریں اور ان سے ہمدردی کا اظہار کریں انہیں تسلی دیں تاکہ وہ اس سے نکلیں اور نارمل ہوں۔ یاد رکھیے لڑکے لڑکیوں کی محبت تو عام تھی مگر آج کل تو لڑکے لڑکے سے محبت کر رہے ہیں اور لڑکی لڑکی سے محبت کر رہی ہے گویا Gays اور Lesbians کی شروعات اسی عمر سے ہو جاتی ہیں والدین بچوں پر گہری نظر رکھیں کہ ان کی دوستیاں کس حد تک بڑھی ہوئی ہیں اور ان کی اس معاملہ میں مدد کریں۔

ان پر اپنی توجہ محبت اور محنت صرف کریں خاندان کے لوگوں سے ملنا جلنا رکھیں صحبت صالح کو اپنائیں اچھے بچوں کے گروپس تشکیل دے کر اس کے ممبرز بنوائیں اور ان میں صحت مندانہ Activities اور مقابلہ کروائیں علمی مقابلہ قرأت نعت خوانی اسی طرح Sports کے

Soccer، Cricket یا فٹ بال، Swiming، جوڈو کراٹے وغیرہ تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کر سکیں اور پانی انرجی کو استعمال کر سکیں اور اچھی کارکردگی پر انعامات اور حوصلہ افزائی بھی حاصل کر سکیں۔

نشہ کا استعمال Drags & Alcihal & Cigrattes

سگریٹ نوشی جسے نوجوان نسل ایک فیشن سمجھتی ہے کیونکہ فلموں میں اشتہاروں میں خوبرو لوگ ایک ادا سے سگریٹ کے کش لگاتے نظر آتے ہیں اس معاملے میں عورتیں بھی پیچھے نہیں ہیں وہ بھی سگریٹ کا خوب استعمال کرتی ہیں جبکہ ہلاکت آفرینی میں وہ لوگ شامل ہیں جو خود سگریٹ نہیں پیتے سگریٹ پینے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں اور دھواں اپنے اندر لے جاتے ہیں Inhale کر لیتے ہیں تمباکو سے پیدا شدہ امراض کی وجہ سے ہر سال دنیا میں 42 لاکھ افراد مر جاتے ہیں جبکہ ناگاساکی اور ہیروشیما پر بمباری سے ڈھائی لاکھ افراد ہلاک ہوئے تھے منہ اور حلق کے کینسر پان مصالحہ اور گٹکے استعمال ہوتے ہیں عورتوں میں 1993ء میں 50,000 عورتوں کے اسقاط حمل کی وجہ سگریٹ نوشی تھی۔

شراب خوری اور نشہ آور چیزوں کا استعمال Drags & Alcihal

شراب کا عربی نام خمر ہے جس کے استعمال سے عقل کام کرنا چھوڑ دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُم الخبائث قرار دیا Teens میں اس کا شکار ہونے والوں کی وجہ Peer Pressure ہے بچے مل کر اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں دوستوں کے اصرار پر چند گھونٹ پر کر رفتہ رفتہ وہ اس کے عادی بن جاتے ہیں بچوں کو شروع ہی سے اسے نفرت دلائی جائے اور قرآن کریم کے احکام جو سورہ المائدہ آیت 91-90 میں آئے ہیں ان کو اچھی طرح سے سمجھا کر پڑھا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے فرمان ہیں جن کو یاد کرا دینا چاہیئے۔

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کے دور چلائے جارہے ہوں (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔مسند احمد)

کل مسکر خمر کل خمر حرام (مسلم)

ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر طرح کی شراب حرام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ آئے اس کی قلیل مقدار پینا بھی حرام ہے (ترمذی)

اسی طرح تمام نشہ آور چیزیں چرس افیون بھنگ ہیروئن وغیرہ ان کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے جو اگر ہم حرام سمجھ کر استعمال سے بچ جائیں تو بڑی ذلت وخواری سے محفوظ ہوجاتے ہیں ورنہ بچوں کا وہ حال ہوتا ہے جو اس سچے واقعہ میں بیان ہوا ہے۔

ہیوسٹن Texas میں ایک Singlemother کا واقعہ لوگوں نے TV سیٹ پر دیکھا اکیلی طلاق شدہ عورت نے اپنے اکلوتے بیٹے کو محنت کرکے پالا اس کے مستقبل کے لئے پیسے جمع کئے وہی بچہ نشہ کی عادت کا شکار ہوگیا ابھی ہائی اسکول میں ہی تھا خود پرانی کار چلاتی تھی بیٹے نے ماں سے نئی گاڑی کا مطالبہ کیا ماں نے وہ بھی دلوادی 17 سال کا بچہ پڑھائی پر توجہ نہ دیتا تھا ماں کو پیسے کمانے کی ضرورت تھی اس کے اخراجات اٹھانے کے لئے۔مگر نشہ کی عادت نے نکما کردیا پڑھنا چھوڑ دیا بس پیسوں کو مطالبہ کرتا رہتا جب بار بار اصرار پر ماں نے پیسے دینے سے انکار کیا تو کسی لڑکے کو Hire کیا کہ اس کی ماں کو وہ قتل کردے تو دونوں آدھے پیسے بانٹ لیں گے ایک رات ماں جاب سے واپس آئی تو دوست جو گھر میں چھپا بیٹھا تھا اس نے اس پر چاقو کے پے درپے وار کئے یہاں تک کہ اسے قتل کرڈالا مرنے کا یقین ہونے پر بیٹے نے پولیس کو اطلاع دی پولیس لڑکے اور دوست دونوں کو پکڑ کرلے گئی تھوڑی سی مار پڑنے پر دونوں نے قبول کرلیا اس کی تدفین کے وقت بیٹا زاروقطار رورہا تھا اور کمیونٹی کے لوگ بھی اشکبار تھے عبرت کا مقام تھا۔

Alchol شراب کا ہو نشہ چاہے سگریٹ کا ہو Cocaine کا ہو یا Marijana ہو انسان

کو حیوان کی سطح پر لے آتا ہے سارے اخلاق عالیہ اخلاق رذیلہ میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

آپ کو شاید یہ بات عجیب معلوم ہورہی ہوگی کہ میں نے بچوں میں محبت کا ذکر کیا ہے وہ بھی مسلمان بچوں میں تو یاد رکھئے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے آپ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرکے اس سے بچ نہیں سکتے ہماے بچے ماحول کا اثر قبول کرلیتے ہیں اگر آپ نے پہلے سے اس طوفان پر بند باندھا ہے تو امید ہے کم اثر قبول کریں گے ویسے بھی والدین کو ہر لمحہ محتاط اور چوکنا ہونا کی ضرورت ہے جوش کی نہیں ہوش کی ضرورت ہے مار پیٹ سے آپ بچوں کو بدل نہیں سکتے ان کو روک نہیں سکتے۔وہ کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے ہیں اس لئے افہام وتفہیم کا طریقہ اختیار کیجئے ان کے قریب ہوجایئے خود ان کے رویوں اور لہجوں سے Hurt ہوکر ان کو اکیلا نہ کردیجئے باہر کا ماحول ان کو نگل لے گا اور اللہ نہ کرے آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں۔

دیر تک گھر سے باہر رہنا Staying Out Too Late

اگر آپ نے بچے کے گھر آنے کا وقت 10 بجے مقرر کر رکھا ہے تو اس کو اس کی پابندی کرنا چاہیئے اگر وہ نہیں کرتا اور مسلسل دیر سے گھر آرہا ہے اور آپ کی Limits اور سزائیں اس پر اثر نہیں کررہی ہیں تو ضروری ہے کہ آپ بچے کے ساتھ بیٹھیں اور اس کے ساتھ نرمی سے بات کریں کہ وہ اس فارغ وقت میں کیا کرتا ہے؟ کہاں جاتا ہے؟ اور کیوں دیر تک باہر رہنا چاہتا ہے؟ بہت ممکن ہے گھر کے ماحول میں اسے گھٹن محسوس ہوتی ہو اور وہ باہر رہ کر زیادہ خوش رہنا چاہتا ہے۔آپ گھر کے ماحول کو خوشگوار بنائیں ماں باپ اگر ہر وقت جھگڑتے رہتے ہیں تو وہ ان کو چاہیئے کہ اپنے جھگڑے سمیٹ لیں بچوں کی خاطر تاکہ اچھے ماحول میں بچہ بھی خوش مزاجی سیکھے اور خوش رہے۔

اس کے دوستوں کا والدین کو پتہ ہونا چاہیئے ان کے فون کرکے معلوم کریں کہ اس کی دلچسپیاں کیا ہیں اگر وہ آپ کو خود نہیں بتاتا اور بات کرنے میں جھجک محسوس کرتا ہے تو دوست اور ان کے والدین اور کبھی کبھی ٹیچرز سے بھی یہ معلومات مل جاتی ہیں ضروری ہے کہ اس کے دوستوں کا حلقہ اچھ

بچوں کا ہوا گر وہ کسی نشے کا عادی لڑکوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے تو یہ بڑا خطرناک قدم ہے اور یہ اس کی بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ بچہ اگر دیر تک جاگتا ہے دن میں دیر سے اُٹھتا ہے اسکول Classes بھی Bunk کرتا ہے کبھی جاتا ہے اور کبھی نہیں۔ ماں باپ کو اس کے معمولات کا پتہ ہونا چاہیئے دونوں ماں باپ صبح اٹھ کر جاب پر چلے جائیں پھر لڑیں جھگڑیں کھانا کھائیں اور سو جائیں انہیں پتہ ہی نہ ہو کہ بچے کے کیا معمولات ہیں تو یہ والدین کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے بچہ اگر بُری حرکات کا عادی ہو گیا تو آپ کے صرف پچھتاوے رہ جائیں گے۔ اگر ایسا ہے تو اسے سمجھائیں بُری صحبت سے دور رکھنے کی کوشش کریں ضرورت پڑے تو Civncellor یا Psychiatricts کی مدد بھی لی جاسکتی ہے۔

گالم گلوچ Bad Language

گندی یعنی گفتگو میں گالیوں کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اس عادت کے رواج پانے میں جو چیزیں آتی ہیں وہ 1 والدین کی گفتگو کرنے کا طریقہ 2 بُری صحبت 3 فلموں میں Cartoon Movies میں گالیوں کا استعمال ہے۔

جو والدین خود بات بات پر گالی کا استعمال کرتے ہوں ان کی اولاد بھی ویسی ہی اُٹھتی ہے پھر ایسے دوستوں کی صحبت جو کوئی بھی بُری گالی زبان سے نکالنے پر نہیں ہچکچاتے اور برملا استعمال کرتے ہیں۔

علم و ادب حسن کلام تہذیب و شائستگی سکھانے سے بعض اوقات بچے وہ کارنامے انجام دیتے ہیں جنہیں انجام دینے کی بڑوں میں ہمت نہیں ہوتی تاریخ میں یہ واقعہ ہے ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں سخت قحط پڑا اور مدد مانگنے کے لئے ایک قبیلہ دمشق آیا بادشاہ کے دربار میں حاضری ہوئی تو بڑی عمر کے لوگ رعب وجلال سے دنگ ہو کر رہ گئے تو ایک 14 سالہ بچہ درواس بن حبیب آگے بڑھا ہشام نے کہا اب تو مجھ سے بات کرنے کے لئے بچے آنے لگے بچے نے کہا امیر المومنین مجھ سے بات کرنے میں آپ کو تو کوئی عار نہیں آپ سے بات کرنے میں مجھے شرف حاصل ہو جائے گا کہو" ہم 3 سال سے قحط سالی کا شکار ہیں پہلے سال نے ہماری چربی پگھلا دی دوسرے سال نے ہمارا گوشت کھالیا

اور تیسرے سال نے ہماری ہڈیوں کے گودے کو ختم کر دیا آپ کے پاس زائد مال ہے اگر یہ اللہ کا ہے تو اسے اس کے مستحق بندوں پر خرچ کریں اگر اس کے بندوں کا ہے تو پھر آپ نے اسے کیوں روک رکھا ہے؟ اگر آپ کے ہے تو اسے ان ستم زدہ لوگوں پر صدقہ کر دیں کیونکہ صدقہ کرنے والے کو اجر دیا جاتا ہے اور وہ احسان کرنے والوں کی نیکیاں ضائع نہیں کرتا یہ سن کر ہشام نے کہا اس لڑ نے میرے بچنے کی کوئی راہ نہیں چھوڑی پھر حکم دیا ایک لاکھ درہم اس کے قبیلے کو ایک لاکھ اس لڑکے کو دیئے جائیں بچے نے کہا میری رقم بھی قبیلہ کی رقم میں شامل کر دیں کیونکہ وہ رقم کافی نہیں ہوگی ہشام نے کہا تم اپنی حاجت بیان کرو اس نے کہا میں اس قبیلہ کا فرد ہوں اس سے ہٹ کر میری کوئی حاجت نہیں۔

Teenager والدین کے لئے صرف سردرد ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کی اگر تربیت پر توجہ دی جائے تو وہ بڑے بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں ہماری تاریخ ان کے کارناموں سے بھری پڑی ہے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے Romans سے لڑنے والے لشکر کی کمان کی جبکہ وہ 17 سال کے تھے حالانکہ بڑے بڑے صحابہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما موجود تھے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان سپہ سالار مقرر فرمایا اسی طرح محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا اور لشکر کی کمانڈ کی جگہ وہ اپنے Teens میں تھے صلاح الدین ایوبی بھی اپنے Teenage میں کمانڈر بنائے گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **سباب المسلم فسق و قتاله کفر (متفق علیه)**
مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے۔

ابوداؤد کی حدیث ہے لوگ اوندھے منہ جہنم میں اپنی زبانوں ہی کی وجہ سے گرائے جاتے ہیں۔

مومن طعنے باز، لعنت بھیجنے والا اور فحش گو نہیں ہوتا (ترمذی)

بچے کو تہذیب وادب سے آراستہ کیجئے یہ ان کی دنیا و آخرت میں کامیابی کی کلید ہے ان کو بولنے کے صحت مندانہ اقدام سے روشناس کروائیں Debate Competitions جو اسکول میں

ہوتے ہیں وہ اس کے لئے ایک اچھا ذریعہ ہیں۔ Modesty صرف ساتر لباس پہننے کا نام نہیں ہے باتوں میں بھی اس کا ہونا ضروری ہے گندی زبان سے بچنا بھی حیا ہے۔

غنڈہ گردی Bullying

اپنے بچے کو Bullying سے بچایئے یہ صرف Teenagers کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ فی زمانہ اس کی شروعات Schort Selement سے شروع ہوجاتی ہیں بچے دوسرے بچوں کا مذاق اڑاتے ہیں ان کی کمزور صحت کا ان کی کسی Disability کا لنگڑا اپن یا ہکلا پن یا نظر کے لئے Glasses کا استعمال وغیرہ وغیرہ۔ Bully بچے خاموش اور نیک فطرت بچوں کو بھی نہیں بخشتے۔ Bulling کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ Verbal زبانی 2۔ جسمانی Physical 3۔ معاشرتی Social غنڈے بچے Bullies دوسرے بچوں پر چلاتے ہیں Yell کرتے ہیں پھر ان کو مارتے ہیں اور ان کے خلاف غلط قسم کی افواہیں Rumours پھیلاتے ہیں تا کہ وہ اپنے ساتھی بچوں میں بُرے بن جائیں جیسے کسی لڑکی کی اگر لڑکی سے دوستی ہے اور لڑکے کا اگر لڑکا دوست ہے تو ان کو Gay اور Lesbian مشہور کر دیا۔ اگر کوئی شراب نہیں پیتا تو پارٹی میں بلا کر سب نے مل کر زبردستی اسکے منہ میں شراب انڈیل دی یا لڑکا لڑکیوں سے دوستی نہیں کرتا تو کسی ایسی لڑکی کو اس کی گود میں بٹھا دیا جو بہت ہی کم کپڑے پہنے ہو اور اس کی تصویر کھینچ کر بار بار بچے کو Tease کرتے ہیں کہ اس کو Youtube پر ڈالیں۔

ایک اور مشہور قسم جو Teenager میں مقبول ہے وہ ہے Cyber Bullying جو On Line ہوتی ہے جس میں نازیبا قسم کی Mails بھیجی جاتی ہیں Texet Message کی جاتی ہیں جو نہایت تضحیک آمیز ہوتی ہیں یا پھر Facebook پر کوئی افواہ Rumour کو پوسٹ کر دیا جاتا ہے یا پھر Embrarsing Pictures Or Videos پوسٹ کر دی

جاتی ہیں۔

اپنے بچے کو بچانے کے لئے آپ شروع ہی سے سختی سے نوٹس لیں اگر آپ کا بچہ ابھی Elementry School میں ہے اور اسکول جاتے ہوئے روتا ہے یا جانا نہیں چاہتا تو آپ بچے کو ڈرا دھمکا کر اسکول بھیجنے کی کوشش نہ کریں تو آپ بچے سے سکون سے بات کریں کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے اور آپ اس کی مدد کریں گی اس کی پریشانی کو دور کریں گی۔ تسلی اور ہمدردی کے دو بول اس کی خوف کی کیفیت کو دور کر دیتے ہیں اور وہ آپ پر Trust کر کے صحیح بات بتا دیتا ہے۔ یاد رکھئے اسکول اس معاملہ میں کوئی مدد نہیں کرتا جو کچھ کرنا ہے آپ کو خود کرنا ہے آپ اسکول جا کر اس کی ٹیچر کو بتا سکتی ہیں کہ فلاں بچے سے میرے بچے کو شکایت ہے اور وہ اسے تنگ کرتا ہے آپ خیال رکھیں اب ٹیچر اس بچے پر نظر رکھے گی اور کسی ہنگامی صورت حال پر آپ کے بچے کو قصور وار نہیں ٹھہرائے گی اگر آپ نے بچے کی مدد نہیں کی تو وہ تنہا رہ جائے گا اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرے گا بیمار ہو جائے گا اسکول جانا چھوڑ دے گا یا پھر اگر وہ صحت مند اور ہوشیار ہے تو خود Bully بن جائے گا اور اپنی Power پر خود ہی Proud محسوس کرے گا اس لئے آپ اپنے بچے کی تربیت کریں کہ جو بچے اسے پریشان کرتے ہیں ان کی نشان دہی کرے اسکول میں ٹیچرز کا تعاون اگر حاصل نہ ہو رہا ہو تو بچہ کو اس اسکول سے نکال لیں اور اس کے لئے Home Schooling کا انتظام کریں یہ اس صورت میں ہے جبکہ آپ کسی Private یا بہتر اسکول کا انتظام نہ کر سکتے ہوں۔ اس کو سمجھائیں Power کا مطلب تعلیم میں Smart ہونا ہے اور Popular ہونا ہے Bully ایک بدترین حربہ ہے۔

Teenagers بچے بھی Bully ہوتے ہیں انکو بھی مارا پیٹا جاتا ہے گندی گالیوں سے ان کی تواضع کی جاتی ہے اور اوپر بتائی گئی تمام قسموں کا استعمال ہوتا ہے ان کے ساتھ والدین کا رویہ ہمدردانہ ہونا چاہئے اگر آپ نے ان پر توجہ نہ کی تو آگے چل کر وہ شراب Alcihal اور نشے Drugs اور Gangs کا حصہ بن جاتے ہیں چونکہ وہ Bully کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے ان

کے آلہ کار بن جاتے ہیں لڑائیاں کرتے ہیں اسکول چھوڑ دیتے ہیں آپ کا بچہ صرف Bulling دیکتا ہے اور دوسرے کی مدد کرنے کی ہمت نہیں پاتا تو وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ خیال کرتا ہے اور اسکول جانے سے بھاگتا ہے بچے کو سکھایئے کہ یہ تمام چیزیں Ignore کرنے کی کوشش کریں کیونکہ جتنا بچہ React کرتا ہے اتنا ہی Bullies کو پیٹنے Chance دینا ہے اس کو Saftey Skill Education کے پروگرام میں ڈلوائیں جیسے Ludo وغیرہ

عیش کوشی سے بچنا

والدین کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو عیش وعشرت کا عادت نہ بنائیں ان کے لئے بہترین لباس مہیا کرنا بہترین سواری (کار، ہوائی جہاز وغیرہ) اور بہترین مکانات جو ائیر کنڈیشنڈ ہوتے ہیں یا سرد ممالک میں گرم کرنے کا انتظام رکھا جاتا ہے مسقل جب بچے ان حالات میں رہتے ہیں تو اس طریقہ زندگی Life Style کے عادی ہو جاتے ہیں اور زندگی میں آئندہ کبھی آنے والے شدائد و مشکلات کا جفاکشی سے مقابلہ نہیں کر سکتے وہ جلد ہی نروس Breakdown کا شکار ہو جاتے ہیں یا پھر Depression میں چلے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عیش کوشی سے بچو اس لئے کہ اللہ کے بندے عیش کوش نہیں ہوتے (حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مسند احمد)

بچوں کو پیدل چلنے کی عادت بھی ڈالی جائے ان کو کبھی عام کپڑے بھی پہنائے جائیں اور ان کو جاب کرنے کی بھی عادت ڈالی جائے تاکہ ان کو پتہ چلا پیسے کتنی محنت سے کمائے جاتے ہیں اور اس کے خرچ میں احتیاط سے کام لیا جانا چاہئے ان کو کم پیسے دے کر اس میں Budeting کرنا سکھا دیا جائے اور ان کی ہر ضرورت ان کے کہنے سے ملے یا ان کے کہنے پر فوراً ہی پوری نہ کر دی جائے ان کو کبھی Less Fortunate لوگوں کے بارے میں بھی بتایا جائے۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب مسلمانوں نے اسپین پر 800 سال حکومت کی اور جب وہ

زناوغنا، رقص وسرور اور عیش پرستی میں مبتلا ہوئے تو وہاں سے مٹا دیئے گئے۔ شیخ عبدالرحمٰن الجبرتی نے غرناطہ کے احوال میں لکھا ہے "ایک مراکشی سیاح غرناطہ کی مسجد میں گیا اس نے وہاں اذان سنی تو اس میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کے بعد اشھد ان محمد رسول اللہ کے الفاظ نہیں آئے اس نے موذن سے کہا بھائی کیا تم اذان بھول گئے ہو اس نے کہا میں یہودی ہوں اور چونکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول نہیں مانتا ہوں اس لئے میں نے مسلمانوں کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں یہ الفاظ نہیں کہوں گا انہوں نے کہا ٹھیک ہے کیونکہ ان کو کوئی مسلمان موذن نہیں مل سکا تھا (العبر والتاریخ)

ہندوستان میں جب مسلمانوں کا راج تھا اور انگریزوں نے اودھ کے قلعے پر حملہ کیا تو حکمران نواب واجد علی شاہ بھاگنے کے لئے جوتوں کو پہنانے کے لئے کنیزوں کو پکار رہے تھے وہ ابھی جوتے ہی تلاش کر رہی تھیں کہ انگریزی فوج اندر گھس آئی اور کنیزوں کی فوج کے ساتھ نواب صاحب کو گھسیٹتے ہوئے لے گئی۔

خوشحالی زندگی کا انجام جدوجہد اور حرکت عمل سے تفاعل اور جہاد فی سبیل اللہ سے بچنا اور بہت سی روحانی وجسمانی بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جو والدین بہت زیادہ خوشحال نہیں ہیں وہ رنجیدہ و افسردہ نہ ہوں کیونکہ ان کے بچے جو Tough زندگی گزار رہے ہیں وہ ان کے مستقبل میں ایک بہترین باعمل انسان بنائے گی۔

موسیقی Music

یہ دور موسیقی کا دور ہے کیا بچے اور کیا جوان اور کیا بوڑھے کوئی بھی اس سے لطف اندوز ہونے سے بچ نہیں سکا۔ اس کو روح کی غذا کہا جاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دلوں پر نقش کرا دینا چاہئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سارے جہانوں کے لئے رحمت وہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے گانے بجانے کے آلات، موسیقی کا سامان، شراب اور ان بتوں کو جو زمانہ جاہلیت

میں پوجے جاتے تھے ختم کرنے کا حکم دیا ہے (حارث بن ابی اسامہ۔مسند احمد)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ قومیں ایسی ہوں گی جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال کرلیں گی۔ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالے گا (حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ترمذی)

کمپیوٹر اور ٹی وی پر بار بار ایسے حیا سوز مناظر جن میں ناچ گانے ہو رہے ہوں ایسی فلمیں چل رہی ہوں تو انسان کے دل سے حیا ختم ہو جاتی ہے عربی مقولہ ہے **اذا کثر المساس قل الاحساس** بچوں خصوصاً Teenagers کو ایسے حیا سوز گانے سننے سے روکا جائے جو بے حیائی اور فحاشی کے الفاظ سے بھرپور ہوتے ہیں اور ان میں جو Messege ہوتے ہیں وہ ان کو زنا اور اس جیسی برائیوں کے کرنے پر اُکساتے ہیں اور نوجوان ذہن ان سے متاثر ہو کر گزرتے ہیں یاد رکھئے اگر ہم نے ان کو نہ روکا تو اللہ کے دربار میں ہماری گرفت ہوگی وہ وطن کے ترانے یا نعتیں حمد وسلام یا برائیوں سے پاک گانے سن بھی سکتے ہیں اور گا بھی سکتے ہیں آج کل انٹرنیٹ پر بہترین قاریوں کی قرأت قرآن دستیاب ہے اس کو سننے کی عادت ڈالی جائے اور گھر میں ضرور اس کی اہمیت کا احساس دلایا جائے۔

عرض خاص

جب ساتویں باب تک کتاب لکھی جا چکی تو اس کے اختتامی کلمات لکھتے وقت خیال آیا کہ یہ کتاب ادھوری رہ جائے گی اگر اس میں نوجوانوں Teenagers کا تذکرہ نہ کیا جائے گو کہ جو تربیتی نکتے 12 سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے لکھے گئے ہیں اگر ان سب پر عمل کرلیا جائے تو پھر 13 سے 19 سال تک کے بچے اتنے خودسر اور کنٹرول سے باہر نہ ہوسکیں گے مگر جن والدین کے بچے اب بڑے ہوئے ہیں اور ان کو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا ہے تو ان کی رہبری کے لئے پھر کچھ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ جو عام طور پر اس عمر کے بچوں کو سائل پیش آتے ہیں ان کی نشان دہی کی گئی ہے اور ان کا حل پیش کیا گیا ہے۔

والدین جو صفات اپنے بچے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں وہ اپنے بچے میں Develop کرنے کی کوشش کریں ویسے تو لکھی گئی ساری ہی صفات ضروری اور بچے کی تربیت Personality بنانے میں مددگار ثابت ہوں گی وہ نہ صرف ایک اچھا مسلمان بلکہ ایک اچھا انسان ہمہ جہت کردار کا مالک باشعور اور باعزت فرد بن کر اٹھے گا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہر بچے کے اندر کچھ اچھی صفات ضرور ہی رکھ دی ہیں انہیں پہچان کر صرف بڑھانا ہوتا ہے بعض بچوں میں جوش وجذبہ زیادہ ہوتا ہے جو اگر صحیح سمت اختیار کرلے تو بڑے بڑے کام کرا سکتا ہے اگر غلط رخ اختیار کرلے تو شدید غیض وغضب اور منتقم شخصیت بنا دیتا ہے بعض بچوں میں خدمت ومحبت کا جذبہ ہوتا ہے وہ دھیمے مزاج کے ہوتے ہیں ان کو کچھ اور بننے پر مجبور مت کریں بلکہ ان کی صفات کو پہچان کر صحیح تربیت کیجئے اور معاشرہ کے لئے کامیاب افراد تیار کیجئے۔

ضروری صفات کا انتخاب کریں اور آج ہی سے ان پر کام شروع کر دیں۔ ایک ایک لمحہ قیمت ہے اس کو Prodnction بنایئے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے رہیے بچے صالح

بنیں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور ملک وقوم کے معمار بنیں جس ملک میں بھی رہتے ہوں اور دنیا کے جس والدین کے گھر پیدا ہوئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ آپ کی اولاد آخرت میں آپ کے لئے توشہ بنے اور جہنم کی آگ میں جھلسنے سے بچ جائے۔

ایک مغربی ماہر تعلیم کے مطابق آج کے بچہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ اخلاق تربیت سے محروم ہو چکا ہے۔نوبل انعام یافتہ Alex Kuprol اپنی کتاب ''نامعلوم انسان'' میں لکھتا ہے موجودہ معاشرہ کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ اس نے تربیت کو گھر کی بجائے اسکول پر چھوڑ دیا ہے۔ آج کی ماں اپنے بچے کو نرسری میں اس لئے داخل کرادیتی ہے کہ اسے اپنے عیش کی آزادی حاصل رہے۔

سنگاپور کی حکومت نے چند برس قبل نوجوان نسل میں بگاڑ کے اسباب کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن قائم کیا اس نے رپورٹ پیش کی ''نوجوانوں کے اس بگاڑ کو صرف مذہب اور خدا خوفی روک سکتی ہے اس لئے چاہئے کہ نصاب تعلیم میں اور اسکولوں میں مذہبی رجحان پیدا کیا جائے۔''

یقیناً آپ ان رپورٹس سے اتفاق کریں گی اور مذہبی رجحان تو بحیثیت مسلمان ہمیں بچوں میں پیدا کرنا ہی چاہیے تاکہ ہم خود اپنا مستقبل محفوظ Secure کرسکیں اور بچے ہمارا رتبہ پہچان کر ہمارے ساتھ ویسا ہی اچھا سلوک کریں جیسا ہم ان کے ساتھ کرتے رہیں اور ہمارا آخری زمانہ Old Homes میں نہ گزرے بلکہ بچے ہماری چھاؤں میں شجر سایہ دار کی طرح رہیں ان شاءاللہ۔

آخری صفحات میں ماؤں کیلئے کچھ گھریلو نسخے بھی شامل کئے گئے ہیں اور کچھ دعائیں بھی لکھ دی گئی ہیں جو ان شاءاللہ بہت کام آئیں گی اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے گا تاکہ اس کو اور بہتر بنایا جاسکے۔

آپ کی آراء کی منتظر
نادرہ انصاری
ستمبر 2013ء

دعاؤں کے ذریعہ بچوں کی بیماریوں کا علاج

بچہ اگر بیمار ہے تو دوا کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دعائیں بھی پڑھ کر دم کردیں۔ یا کسی سے دم کروادیں ان شاءاللہ شفاء ہوگی۔

1۔ سورہ الفاتحہ پڑھیں (بخاری ومسلم)

2۔ سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھیں (بخاری ومسلم)

3۔ مریض کے جسم دایاں ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے جائیں۔

اللھم رب الناس اذھب الباس واشفانت الشافی لا شفاء الا شفاء لا یغادر سقما (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اے انسان کے رب بیماری کو دور کردے شفاء عطا فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

نظر بد کا علاج

نظر لگنا سچی بات ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **العین حق (بخاری و مسلم)**

اگر کسی بچہ کو نظر لگ جائے تو والدین درج ذیل دعا 3 بار پڑھیں اور دم کریں ان شاءاللہ شفا ہوگی کیونکہ یہ دعا نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے پڑھی اور وہ شفا پاگئے۔

1. اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شیطان و ھامة و من کل عن الامة

ترجمہ: میں اللہ تعالی کے تمام کلمات کے ذریعہ حفاظت حاصل کرتا ہوں ہر شیطان اور ایذا دینے والے جانور اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے۔

2. بسم اللہ ارقیک من کل شی لوذیک و من شر کل نفس او عین حاسد.

اللھم لیثفیک بسم اللہ ارقیک (مسلم)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر تم پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دے اور ہر شریر نفس کی شرارت سے یا نظر بد کے حسد سے اللہ تمہیں شفا دے میں اللہ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں۔

عام جسمانی تکلیف کا علاج

اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک (ترمذی)

میں اللہ عظمت والے سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تمہیں شفا دے۔

اعوذ باللہ و قدرتہ من شر ما تجدوہ و تحاذر (مسلم. ترمذی)

ترجمہ: میں اللہ کی عظمت وقدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تکلیف سے جو تم محسوس کر رہے ہو اور جس کا تمہیں خوف ہے۔

نیند میں ڈر جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

بچے نیند کی حالت میں روتے ہوئے بیدار ہوں تو درج ذیل دعا پڑھ کر دم کریں

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عقابہ و شر عبادہ

ترجمہ: میں اللہ کے تمام کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب اس کے عقاب اواس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے کے شر سے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے کی دعا:

کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھلوائے جائیں اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھیں اگر دیر میں کھانے کے دوران یاد آ جائے تو اس طرح پڑھ لیں **بسم اللہ اولہ و اخرہ**

کسی کے گھر میں کھانا کھائیں تو یہ دعا پڑھیں

اللھم اطعم منا اطعمنی واسق من سقانی

اللھم بارک لھم فیما رزقتم واغفرلھم وارحمھم

اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا

اے اللہ تو نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں برکت عطا فرما ان کو بخش دے ان پر رحم فرما

کھانے کے بعد کی دعا

الحمدللہ الذی اطعمنا و سقانا واجعلنا من المسلمین

ترجمہ: اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پینے کی دعا

اللھم بارک لنا فیھا و زدنا منہ

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ عطا فرما۔